النَّحْوُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَام

اَلدُّرُوْسُ النَّحْوِيَّةُ

مع

تمرین

برائے طلبۂ سالِ اوّل

مولانا محمد علی صاحب بجنوری

استاذ دار العلوم، دیوبند

اِدَارَۃُ الصِّدِّیْقِ دِیُوْبَنْد

النَّحْوُ فِي الْكَلَامِ كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ

الدُّرُوسُ النَّحْوِيَّةُ

مع

تمرین

برائے طلبۂ سالِ اوّل

مولانا محمد علی صاحب بجنوری

استاذ دار العلوم، دیوبند

إدارۃ الصدیق، دیوبند

رائے گرامی

حضرت مولانا ریاست علی صاحب مدظلہ

استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونستعينه ونصلي علىٰ رسوله الكريم.

مولانا محمد علی صاحب بجنوری زید مجدہم مدرس دارالعلوم دیوبند کو اللہ رب العٰلمین نے نحو وصرف کے قواعد کی مشق وتمرین کا خصوصی ذوق عطا فرمایا ہے۔

"تدریس النحو مع تمرین وطریقۂ اجراء برائے شائقین واساتذۂ نحو" کے نام سے ان کی ایک کتاب طبع ہو چکی ہے، جس میں انھوں نے اپنے طریقۂ تدریس کو تفصیل سے قلم بند کیا ہے، اب انھوں نے "الدروس النحویۃ مع تمرین" برائے طلبۂ سالِ اول، ایک دوسرا رسالہ ترتیب دیا ہے، جس میں "نحو میر" کے مضامین اور ترتیب کی پوری رعایت کرتے ہوئے جامع، مختصر تعریفات کے ساتھ ہر سبق کے اختتام پر قواعد کی مشق کے لیے تمرین دی ہے، جو طلبہ کے لیے مفید تر ہوتی ہے جس کا فائدہ آپ بچشم خود دیکھیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو نافع بنائے اور اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نواز کر اس کتاب کی افادیت کو عام وتام فرمائے، آمین یا رب العٰلمین۔ ریاست علی غفرلہ

خادم تدریس دارالعلوم دیوبند

۲۰ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ

عرض مرتب

عربی تعلیم کا بنیادی مقصد قرآن وحدیث کے مفہوم ومعانی کے صحیح ادراک کی صلاحیت پیدا کرنا ہے، اس مقصد کے حصول کے لیے عربی زبان کے قواعد (نحو وصرف) کلیدی حیثیت کے حامل ہیں، نحو کا آغاز میر سید شریفؒ کے رسالہ نحو میر سے ہوتا ہے؛ لیکن جب سے فارسی زبان کی تعلیم کو ختم یا کم کردیا گیا تو اس کتاب سے طلبہ کی اکثریت کما حقہٗ استفادہ کرنے سے محروم ہوگئی، چوں کہ نحو میر میں مذکورہ تمام اصطلاحات کی تعریفات درج نہیں ہیں، جس کی وجہ سے طلبہ کو تعریفات لکھا کر یاد کرانی ضروری ہیں، بعض مدارس میں تو صرف اردو ترجمہ یا فارسی عبارت حفظ کرانے پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے، نتیجتاً طلبہ کی علمِ نحو سے آشنائی دور کی بات، اصطلاحی تعریفات سے مناسبت بھی پیدا نہیں ہو پاتی ہے۔

الغرض عربی مدارس کے طلبہ گوناگوں وجوہات کی بناء پر اس فن کے تعلق سے تہی دامن نہیں تو کم مایہ ضرور ہوتے ہیں، ان کمزوریوں کے اسباب وعوامل کو سامنے رکھ کر نحو میر کے مضامین اور ترتیب کی پوری رعایت کرتے ہوئے تین چیزوں کا انتخاب کیا ہے، جس سے ابتدائی تعلیم میں چلی آرہی کمزوریاں ان شاء اللہ دور ہوجائیں گی۔

① فنی اصطلاحات کی جامع تعریفات طلبہ کو حفظ کرائی جائیں۔

② طلبہ کی صلاحیتوں کو مدِ نظر رکھ کر آسان ومختصر اور قواعد کی موافق ومخالف مثالوں کے ذریعے تمرین واجراء کرایا جائے۔

③ ترکیب علمِ نحو کی حقیقت میں داخل ہے اور اس کی روح میں سرایت کیے ہوئے ہے، جیسا کہ اس فن کی تعریف سے ظاہر ہے؛ لہٰذا سالِ اول کے طلبہ کو ترکیب سے مستثنیٰ نہ رکھا جائے، ان تینوں مذکورہ باتوں کو سامنے رکھ کر، سالِ اول کے طلبہ کے لیے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے، جس میں مع حوالہ جات، مختصر واضح اور جامع تعریفات کے ساتھ سبق کے اختتام پر تمرین دی گئی ہے،

اگر اہلِ مدارس اس کتاب کو سالِ اول کے نصاب کا جز بنالیں، تو اس کا فائدہ ان شاء اللہ وہ بچشمِ خود دیکھیں گے، سبق پڑھانے سے پہلے طریقۂ تدریس، تدریس النحو مع تمرین واجراء، برائے اساتذہ نحو میں ملاحظہ فرمائیں، اللہ تعالیٰ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور اہلِ تدریس کے درمیان اس کی افادیت کو عام وتام فرمائے، آمین۔

إن كان صوابا فمن الله وإن كان خطأ فمن تلقاء نفسي وما أبرئ نفسي.

محمد علی بجنوری
استاذ دار العلوم دیوبند
۶-ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ.

سبق: ①

علم نحو کی تعریف: علمِ نحو وہ علم ہے جس سے اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کا طریقہ اور معرب و مبنی ہونے کے اعتبار سے ہر کلمہ کے آخری حرف کی حالت معلوم ہو۔

علمِ نحو کا موضوع: کلمہ اور کلام ہیں۔

غرض و غایت: اس علم کی یہ ہے کہ: انسان عربی زبان بولنے اور لکھنے میں لفظی غلطی سے محفوظ رہے۔

لفظ: جو بات انسان کے منہ سے نکلتی ہے اسے "لفظ" کہتے ہیں۔

لفظ کی دو قسمیں ہیں: ۱) موضوع، ۲) مہمل

موضوع: وہ لفظ ہے جو معنیٰ دار ہو، جیسے: زَيْدٌ.

مہمل: وہ لفظ ہے جو معنیٰ دار نہ ہو، جیسے: دَيْزٌ (زید کا الٹا)①۔

تمرین

مندرجۂ ذیل کلمات میں لفظِ موضوع اور مہمل کی شناخت کریں:

مَدْرَسَةٌ، قَلَمٌ، كِتَابٌ، ثَوْبٌ، جَسَقٌ، (ایک بے معنیٰ لفظ ہے) دَارٌ (گھر)، مَسَقٌ ایک بے معنیٰ لفظ ہے۔

① مستفاد از قطر الندی، ص: ۱۱

سبق: ②

کلامِ عرب میں لفظِ موضوع کی دو قسمیں ہیں: ① مفرد ② مرکب

① **مفرد**: وہ اکیلا لفظ ہے، جو ایک معنیٰ پر دلالت کرے اور اس کو "کلمہ" بھی کہتے ہیں، جیسے: رَجُلٌ مرد۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ① اسم ② فعل ③ حرف

① **اسم**: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہوں، اور تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ اس میں نہ پایا جارہا ہو، جیسے: رَجُلٌ.

② **فعل**: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہوں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس میں پایا جارہا ہو، جیسے: ضَرَبَ (اس ایک مرد نے مارا، زمانہ ماضی میں)۔

③ **حرف**: وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہ ہوں، جیسے: مِنْ سے۔

حرف کی دو قسمیں ہیں: ① عامل ② غیر عامل

تمرین

مندرجۂ ذیل کلمات میں اسم، فعل اور حرف کی شناخت کریں:

① زَيْدٌ ② دَخَلَ (وہ داخل ہوا) ③ عَلىٰ (پر) ④ ضَرَبَ (اس نے مارا) ⑤ مَسْجِدٌ ⑥ فِيْ (میں) ⑦ كُرَّاسَةٌ (کاپی)۔

مندرجہ ذیل جملوں میں اسم، فعل اور حرف کی شناخت کریں:

① ذَهَبَ زَيْدٌ مِنَ الْهِنْدِ إِلَى مَكَّةَ (زید ہندوستان سے مکہ گیا) ② دَخَلَ زَيْدٌ اَلْمَسْجِدَ (زید مسجد میں داخل ہوا) ③ خَرَجَ عَمْرٌو مِّنَ الدَّارِ (عمرو گھر سے نکلا) ④ اَلْقُرْآنُ مَحْفُوْظٌ (قرآن محفوظ ہے)۔

سبق: ③

② **مرکب**: وہ لفظ ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنے، جیسے: اَلْقُرْآنُ مَحْفُوْظٌ (قرآن محفوظ ہے)۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں: ① مرکب مفید ② مرکب غیر مفید

① **مرکبِ مفید**: وہ مرکب ہے جب کہنے والا اِس پر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا یا طلب معلوم ہو، خبر کی مثال، جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ (زید عالم ہے)۔ طلب کی مثال، جیسے: اِضْرِبْ زَيْدًا (زید کو مار)۔ مرکبِ مفید کو ''کلام'' اور ''جملہ'' بھی کہتے ہیں۔

جملہ کی دو قسمیں ہیں: ① جملہ خبریہ ② جملہ انشائیہ

① **جملہ خبریہ**: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچّا یا جھوٹا کہہ سکیں، ① جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ (زید عالم ہے)۔

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: ① جملہ اسمیہ ② جملہ فعلیہ

فائدہ: **اسناد**، دو کلموں میں سے ایک کی دوسرے کی طرف نسبت کرنا

① النحو الوافی: ۱/ ۴۷۳۔

اس طور پر کہ مخاطب کو پوری بات معلوم ہو جائے[۱]۔

جملے کے دو جز ہوتے ہیں: ① مسند الیہ ② مسند

① **مسند الیہ**: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم یا فعل کی اسناد کی جائے، جیسے: "زَيْدٌ عَالِمٌ" اور "زَيْدٌ عَلِمَ" میں زید۔

② **مسند**: وہ اسم یا فعل ہے جس کی کسی اسم کی طرف اسناد کی جائے، جیسے: "زَيْدٌ عَالِمٌ" اور "عَلِمَ زَيْدٌ" میں "عَالِمٌ" اور "عَلِمَ"[۲]۔

فائدہ: اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوتا ہے، فعل مسند ہوتا ہے، مسند الیہ نہیں ہوسکتا ہے، اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں میں مفرد و مرکب، مسند اور مسند الیہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں۔

① اَللّٰهُ وَاحِدٌ (اللہ ایک ہے) ② قُفْلٌ (تالا) ③ فَصْلٌ (درسگاہ) ④ خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ (اللہ نے زمین کو پیدا کیا) ⑤ أَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (نماز قائم کرو) ⑥ سَرِيْرٌ (چارپائی) ⑦ نَبِيْلٌ قَائِمٌ (نبیل کھڑا ہے) ⑧ قَدِمَ سَاجِدٌ (ساجد آیا) ⑨ زَاهِدٌ نَامَ (زاہد سویا) ⑩ سُهَيْلٌ طَالِبٌ (سہیل طالبِ علم ہے) ⑪ فَرِحَ حَشِيْمٌ (حشیم خوش ہوا) ⑫ ذَكِيَّةُ عَاقِلَةٌ (ذکیہ عقل مند ہے)۔

---

① ایضاً: ۱/۳۰۰، ہدایۃ النحو: ۷۔ ② النحو الوافی: ۱/۲۸۔

سبق: ④

① **جملہ اسمیہ**: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز اسم ہو، دوسرا جز خواہ اسم ہو یا فعل، جیسے: "زَيْدٌ عَالِمٌ" اور "زَيْدٌ عَلِمَ"، جملہ اسمیہ کا پہلا جز مسند الیہ ہوتا ہے، ترکیب میں اس کو "مبتدا" کہتے ہیں؛ اور دوسرا جز مسند ہوتا ہے، ترکیب میں اس کو "خبر" کہتے ہیں؛ لہٰذا "زَيْدٌ عَالِمٌ" کی ترکیب ہوگی: "زَيْدٌ" مبتدا، "عَالِمٌ" خبر، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

② **جملہ فعلیہ**: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جز فعل ہو، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ.

جملہ فعلیہ کا پہلا جز مسند ہوتا ہے، ترکیب میں اس کو "فعل" کہتے ہیں، اور دوسرا جز مسند الیہ ہوتا ہے ترکیب میں اسے "فاعل" کہتے ہیں: لہٰذا "ضَرَبَ زَيْدٌ" کی ترکیب ہوگی: "ضَرَبَ" فعل "زَيْدٌ" فاعل، فعل فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، جملہ اسمیہ وفعلیہ کی شناخت، مسند اور مسند الیہ کی تعیین کریں:

① اَلسَّاعَةُ جَدِيْدَةٌ (گھڑی نئی ہے) ② أَفْلَحَ سَلِيْمٌ (سلیم کامیاب ہوا) ③ اَلْمُعَلِّمُ مَوْجُوْدٌ (استاذ موجود ہے) ④ أَكَلَ خَالِدٌ (خالد نے کھایا) ⑤ نَصَرَ إِفْتِخَارُ (افتخار نے مدد کی) ⑥ اَلإِنْسَانُ حَاكِمٌ (انسان حاکم ہے) ⑦ اَلْمَاءُ بَرَدَ (پانی ٹھنڈا ہوا) ⑧ سَمِعَ زَيْدٌ (زید نے سنا)۔

سبق:⑤

②**جملہ انشائیہ**: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچّا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں[1]، جیسے: اِضْرِبْ (مارتو)۔اس مثال میں کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہہ سکتے ہیں؛ لہٰذا اس کو ''جملہ انشائیہ'' کہیں گے۔

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں: ① امر ② نہی ③ استفہام ④ تمنی ⑤ ترجی ⑥ عقود ⑦ ندا ⑧ عرض ⑨ قسم ⑩ فعلِ تعجب۔

①**امر**: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے کرنے کو طلب کیا جائے، جیسے: اِضْرِبْ (مارتو)، لِيَضْرِبْ زَيْدٌ (چاہیے کہ مارے زید)[2]۔

②**نہی**: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے نہ کرنے کو طلب کیا جائے، جیسے: لَا تَضْرِبْ (مت مارتو)[3]۔

③**استفہام**: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی نامعلوم شئ کی معرفت کو طلب کیا جائے، جیسے: هَلْ ضَرَبَ زَيْدٌ؟ (کیا زید نے مارا؟)[4]۔

④**تمنّی**: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی محبوب شئ کے حصول کو طلب کیا جائے،[5] جیسے: لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ (کاش! زید حاضر ہوتا!)، لَيْتَ أَيَّامَ الشَّبَابِ تَعُوْدُ (کاش جوانی کا زمانہ لوٹ آتا)۔

---

① جملہ انشائیہ میں کسی شئ کے حصول، عدمِ حصول، اقرار اور عدمِ اقرار کو طلب کیا جاتا ہے؛ اسی لیے صدق وکذب کا احتمال نہیں رکھتا ہے۔(النحو الوافی ۱/ ۳۷۴)۔② النحو الوافی: ۴/ ۳۶۶، الدروس النحویہ: ۳/ ۶۔③ النحو الوافی: ۴/ ۳۶۷۔
④ ایضا: ۴/ ۳۶۸، المعجم المفصل: ۱/ ۸۷۔⑤ النحو الوافی: ۱/ ۶۳۵، درایۃ النحو: ۲۵۶۔

⑤ ترجّی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی ممکن شئ کے حصول کی امید کی جائے،[1] جیسے: لَعَلَّ عَمْرًوا غَائِبٌ (امید ہے کہ عمرو غائب ہووے)۔

سبق: ⑥

⑥ عقود: وہ جملے انشائیہ ہیں جو کسی معاملہ کو ثابت کرنے کے لیے بولے جائیں، جیسے: بِعْتُ (میں نے بیچا)، اِشْتَرَيْتُ (میں نے خریدا)؛ چناں چہ خرید وفروخت کے بعد اگر بولے جائیں تو جملہ خبریہ ہوں گے[2]۔

⑦ ندا: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرفِ ندا کے ذریعہ کسی کو آواز دے کر اپنی طرف متوجہ کیا جائے، جیسے: يَا اَللّٰه (اے اللہ!)[3]۔

⑧ عرض: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ مخاطب سے نرمی کے ساتھ کسی کام کو طلب کیا جائے[4]، جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا (کیا آپ ہمارے پاس نہیں آتے کہ خیر کو پہنچیں؟)۔

⑨ قسم: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرفِ قسم اور مُقسم بہ کے ذریعہ اپنی بات کو پختہ کیا جائے[5]، جیسے: وَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ زَيْدًا (خدا کی قسم! ضرور بالضرور ماروں گا میں زید کو)۔

حرفِ قسم: وہ حرف ہے جس کے ذریعہ قسم کھائی جائے۔

مُقْسَم بہ: وہ اسم ہے جس کی قسم کھائی جائے، جیسے: "وَاللّٰهِ" میں واو کے

---

① النحو الوافی: ۱/ ۶۳۵، درایۃ النحو: ۲۵۷۔ ② النحو الوافی: ۲/ ۲۲۱۔ ③ النحو الوافی: ۱/ ۴۔ ④ النحو الوافی: ۴/ ۳۶۹۔
⑤ المعجم المفصل: ۲/ ۷۹۴۔

ذریعہ اللہ کی قسم کھائی گئی ہے؛ لہٰذا واؤ کو ''حرفِ قسم'' اور اللہ کو ''مُقسم بہ'' کہیں گے۔

⑩ **فعلِ تعجب**: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں ایسے صیغہ کے ذریعہ حیرت ظاہر کی جائے، جو حیرت ظاہر کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو[1]، جیسے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (کیا ہی اچھا ہے زید!)، أَحْسِنْ بِزَيْدٍ (کس قدر حسین ہے زید)!

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں میں جملہ خبریہ و جملہ انشائیہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں، نیز جملہ انشائیہ کی قسم متعین کریں:

① لَعَلَّ الصَّلَاةَ قَائِمَةٌ (امید ہے کہ نماز کھڑی ہووے) ② لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ (کاش جوانی لوٹ آئے!) ③ اَللّٰهُ خَالِقٌ (اللہ پیدا کرنے والا ہے) ④ أَجَاءَ زَيْدٌ؟ (کیا زید آیا؟) ⑤ نَكَحْتُكِ (میں نے تجھ سے نکاح کیا، ''بوقتِ عقد'') ⑥ أَقِمِ الصَّلٰوةَ (نماز کو قائم کر) ⑦ مَرِضَ حَامِدٌ (حامد بیمار رہوا) ⑧ لَا تَذْهَبْ إِلَى السُّوْقِ (تو بازار مت جا) ⑨ أَلَا تَجْتَهِدُ فَتَفُوْزَ؟ (کیا تو محنت نہیں کرتا کہ کامیاب ہوئے؟) ⑩ وَاللّٰهِ لَأَنْصُرَنَّ زَيْدًا (خدا کی قسم میں ضرور بالضرور زید کی مدد کروں گا) ⑪ مَا أَكْرَمَ زَيْدًا (کیا ہی شریف ہے زید!) ⑫ يَا إِبْرَاهِيْمُ (اے ابراہیم!) ⑬ أَنْتِ طَالِقٌ (تو طلاق والی ہے، ''بوقتِ طلاق'')۔

سبق: ⑦

② **مرکبِ غیر مفید**: وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا اِس پر خاموش

---

① کافیہ: ۱۰۹۔

ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔

مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں: ① مرکبِ اضافی ② مرکبِ بنائی ③ مرکبِ منعِ صرف ④ مرکب توصیفی

① **مرکبِ اضافی:** وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں ایک اسم کی اضافت (نسبت) دوسرے اسم کی طرف کی جائے، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ (زید کا غلام)۔

مرکبِ اضافی میں پہلے جز کو ''مضاف'' اور دوسرے جز کو ''مضاف الیہ'' کہتے ہیں۔

فائدہ: **اضافت** ایک اسم کی دوسرے اسم کی طرف اس طرح نسبت کرنا کہ پہلا اسم دوسرے کو جر دے[1]۔

مضاف: وہ اسم ہے جس کی کسی دوسرے اسم کی طرف اضافت کی جائے۔

مضاف الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم کی اضافت کی جائے، مثلاً: ''غُلَامُ زَيْدٍ''، ترکیب ہوگی: ''غُلَامُ'' مضاف، ''زَيْدٍ'' مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر مرکبِ اضافی ہوا۔

تمرین

مندرجۂ ذیل مثالوں کی ترکیب، مضاف اور مضاف الیہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① إِمَامُ الْمَسْجِدِ (مسجد کا امام) ② كِتَابُ اللهِ (اللہ کی کتاب)

---

① النحو الوافی: ۳/۲۱۔

③ رَسُوْلُ اللہِ (اللہ کا رسول) ④ لَوْنُ الْقَلَمِ (قلم کا رنگ) ⑤ ثَمَنُ الْقَلَنْسُوَۃِ (ٹوپی کی قیمت) ⑥ تَعْلِیْمُ الرَّسُوْلِ (رسول کی تعلیم)۔

سبق: ⑧

② **مرکبِ بنائی:** وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں بلا نسبت دو اسموں کو ملا کر ایک کر لیا گیا ہو اور دوسرا اسم کسی حرف کو شامل ہو، (اس سے پہلے کوئی حرف مقدر ہو) جیسے: أَحَدَ عَشَرَ (گیارہ)، اس کی اصل "أَحَدٌ وَّ عَشَرٌ" تھی، مرکب بنائی کے دونوں جز مبنی برفتحہ ہوتے ہیں سوائے "اِثْنَا عَشَرَ" کے، اس کا پہلا جز معرب ہوتا ہے۔

فائدہ: "أَحَدَ عَشَرَ" سے "تِسْعَۃَ عَشَرَ" (انیس) تک کے اعداد مرکب بنائی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بہت سے کلمات مرکب بنائی کے ساتھ لاحق کیے جاتے ہیں، جیسے: صَبَاحَ مَسَاءَ (صبح وشام)، لَیْلَ نَهَارَ (رات دن)، حِیْنَ حِیْنَ (وقت بوقت)، بَیْتَ بَیْتَ (گھر گھر)۔

③ **مرکبِ منعِ صرف:** وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں بلا نسبت دو کلموں کو ملا کر ایک کر لیا گیا ہو، اور دوسرا کلمہ کسی حرف کو شامل نہ ہو، اور اس کے دونوں جزؤں میں سے کوئی جز حرف نہ ہو، جیسے: "بَعْلَبَکُّ"، مرکبِ منعِ صرف کا پہلا جز مبنی برفتحہ ہوتا ہے اور دوسرا جز معرب ہوتا ہے۔

تمرین

مندرجۂ ذیل مثالوں میں مرکبِ اضافی، مرکب بنائی اور مرکبِ منعِ صرف کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

① مَعْدِیْکَرِبُ (ایک شخص کا نام ہے) ② حَضرَ مَوْتُ (ایک شہر کا نام ہے) ③ نَسِیْمَ أَحْمَدُ ④ سَاکِنُ الْبَیْتِ (گھر کا رہنے والا) ⑤ خَمْسَةَ عَشَرَ (پندرہ) ⑥ بَیْنَ بَیْنَ (بیچ بیچ) ⑦ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ⑧ اَلنَّجْمُ (ستارہ) ⑨ بُخْتَ نَصَّرَ (ایک بادشاہ کا نام)۔

سبق: ⑨

④ **مرکبِ توصیفی**: وہ مرکبِ غیر مفید ہے جو دو اسموں سے مل کر بنے، اور دوسرا اسم پہلے اسم کی یا اس کے متعلق کی حالت بیان کرے، جیسے: اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ (عالم مرد)، طَالِبٌ عَطُوْفٌ أَسَاتِذَتُهٗ (ایسا طالبِ علم جس کے اساتذہ مہربان ہیں)۔

مرکب توصیفی کے پہلے جز کو ''موصوف'' اور دوسرے جز کو ''صفت'' کہتے ہیں۔

موصوف: وہ اسم ہے جس کی حالت بیان کی جائے۔

صفت: وہ اسم ہے جو اپنے سے پہلے اسم یا اس کے متعلق کی حالت بیان کرے[1]، جیسے: اَلرَّجُلُ الْعَالِمُ، طَالِبٌ عَطُوْفٌ أَسَاتِذَتُهٗ.

فائدہ: ① مرکبِ غیر مفید ہمیشہ جملے کا ایک جز (مسند یا مسند الیہ) ہوتا ہے، پورا جملہ نہیں ہوتا ہے، جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ قَائِمٌ (زید کا غلام کھڑا ہے)۔

② کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا؛ خواہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں، جیسے: اَلطَّبِیْبُ بَارِعٌ (ڈاکٹر ماہر ہے)، یا کوئی ایک تقدیری یعنی پوشیدہ ہو، جیسے: أُنْصُرْ (مدد کر)، اس جملے میں دوسرا کلمہ ''أَنْتَ'' پوشیدہ ہے اور اس کی اصل

---

① ہدایۃ النحو: ۷۴۔

"اُنْصُرْ أَنْتَ" ہے۔

فائدہ: کلام کا صحیح ترجمہ کرنے کے لیے مسند اور مسند الیہ کا پہچاننا ضروری ہے۔
مسند اور مسند الیہ کو پہچاننے کے لیے تین باتوں کا جاننا ضروری ہے:

① اسم، فعل اور حرف کا ایک دوسرے سے امتیاز۔

② معرب و مبنی کا علم۔

③ عامل اور معمول کی پہچان؛ ان باتوں کے جاننے سے مسند اور مسند الیہ معلوم ہو جاتے ہیں اور کلام کے صحیح معنی متعین ہو جاتے ہیں۔

سبق: ⑩

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، "مرکب غیر مفید" جملے کا کون سا جز واقع ہو رہا ہے اس کی وضاحت، مرکب توصیفی، مسند اور مسند الیہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں) ② حَجُّ الْبَيْتِ فَرْضٌ (کعبہ کا حج فرض ہے) ③ صَوْمُ رَمَضَانَ فَرْضٌ (رمضان کا روزہ فرض ہے) ④ قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ (عبد اللہ کھڑا ہوا) ⑤ خَلِيْلٌ رَجُلٌ نَحْوِيٌّ (خلیل ایک نحوی شخص ہے) ⑥ بَعْلَبَكُّ بَلَدٌ مَعْرُوْفَةٌ (بعلبک ایک مشہور شہر ہے) ⑦ صَلوٰةُ اللَّيْلِ بَهَاءُ النَّهَارِ (رات کی نماز دن کی رونق ہے) ⑧ حَضَرَ مَوْتُ بَلْدَةٌ كَبِيْرَةٌ (حضر موت ایک بڑا شہر ہے) ⑨ جَاءَ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا (گیارہ آدمی آئے) ⑩ سُهِّلَتِ الْهَمْزَةُ بَيْنَ بَيْنَ (تسہیل کی گئی ہمزہ کی درمیان درمیان)

⑪ اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ وَلَدٌ مُجْتَهِدٌ (نیک لڑکا محنتی لڑکا ہے) ⑫ هُوَ يَأْتِيْنَا صَبَاحَ مَسَاءَ (وہ ہمارے پاس صبح وشام آتا ہے) ⑬ اَلرُّمَّانُ حَامِضٌ (انار کھٹا ہے) ⑭ اَلْمَوْسِمُ رَائِعٌ (موسم خوش گوار ہے) ⑮ عَصِيْرُ الْبُرْتُقَالِ بَارِدٌ (سنگترے کا جوس ٹھنڈا ہے) ⑯ اَلْعِنَبُ الطَّازِجُ مَوْجُوْدٌ (تازہ انگور موجود ہے) ⑰ سَعْدٌ ضَحُوْكٌ (سعد ہنس مکھ ہے) ⑱ مُحَمَّدَ حُذَيْفَةُ كَرِيْمٌ (محمد حذیفہ شریف ہے) ⑲ قَرَأَ حَامِدٌ (حامد نے پڑھا)۔ (مثال نمبر: ۹، ۱۰، ۱۲ کی طلبہ سے ترکیب نہ کرائیں)

سبق: ⑪

علاماتِ اسم: اسم کی علامتیں یہ ہیں:

① **الف لام** کا شروع میں ہونا، جیسے: اَلرَّجُلُ.

② **حرفِ جر** کا شروع میں ہونا، جیسے: "بِزَيْدٍ" زید کے ساتھ۔

③ **تنوین** کا آخر میں ہونا، جیسے: رَجُلٌ.

④ **مسند الیہ** ہونا، جیسے: "زَيْدٌ قَائِمٌ" میں "زَيْدٌ".

⑤ **مضاف** ہونا، جیسے: غُلَامُ زَيْدٍ" میں "غُلَامُ".

⑥ **مصغَّر** ہونا، جیسے: قُرَيْشٌ.

⑦ **منسوب** ہونا، جیسے: بَغْدَادِيٌّ (بغداد کا رہنے والا)۔

⑧ **مثنیٰ** تثنیہ ہونا، جیسے: رَجُلَانِ (دو مرد)۔

⑨ **مجموع** جمع ہونا، جیسے: رِجَالٌ (بہت سے مرد)۔

⑩ **موصوف** ہونا، جیسے: "رَجُلٌ عَالِمٌ" میں "رَجُلٌ".

⑪ آخر میں **تائے متحرک** (ة) کا ہونا، جیسے: ظُلْمَةٌ (تاریکی)۔

⑫ **منادیٰ** ہونا، جیسے: "یَا زَیْدُ" میں "زَیْدُ"۔

فائدہ: ① **مصغَّر**: وہ اسم ہے جو "فُعَيْلٌ، فُعَيْعِلٌ" یا "فُعَيْعِيْلٌ" کے وزن پر لایا گیا ہو، (تاکہ کسی چیز کی حقارت، یا چھوٹائی یا محبت وغیرہ پر دلالت کرے)[1]، جیسے: "رَجُلٌ" سے "رُجَيْلٌ" (چھوٹا مرد)، "جَعْفَرٌ" سے "جُعَيْفِرٌ" (چھوٹی نہر)، "قِرْطَاسٌ" سے "قُرَيْطِيْسٌ" (چھوٹا کاغذ)۔

فائدہ: ② **منسوب**: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یائے مشدد ماقبل مکسور زیادہ کردی گئی ہو (اس اسم سے نسبت اور تعلق ظاہر کرنے کے لیے)[2]، جیسے: دِيْوْبَنْدِيٌّ (دیوبند کا رہنے والا)، مَكِّيٌّ (مکہ کا رہنے والا)۔

فائدہ: فعل تثنیہ یا جمع نہیں ہوتا ہے، فعل کے جو صیغے تثنیہ یا جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے ہیں، جیسے: ضَرَبَا (ان دو مردوں نے مارا)، فعل ایک ہی ہے مارنے والے دو ہیں۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب اور علامتِ اسم متعین کریں:

① مَاءُ الْبَحْرِ طَاهِرٌ (سمندر کا پانی پاک ہے) ② فَرِحَ زَيْدٌ (زید خوش ہوا) ③ جَلَسَتْ سَلْمٰى (سلمیٰ بیٹھی) ④ اَلْوَلَدُ ضَاحِكٌ (لڑکا ہنس رہا ہے) ⑤ فِي الْمَدِيْنَةِ مَسَاجِدُ (شہر میں بہت مسجدیں ہیں) ⑥ اَلْمَسْجِدُ الْجَامِعُ كَبِيْرٌ

① النحو الوافی: ۴/ ۶۸۳۔ ② النحو الوافی: ۴/ ۱۳، ۱۴۷۔ کشاف اصطلاحات الفنون: ۲/ ۱۵۷۔

(جامع مسجد بڑی ہے) ⑦ اَلرَّجُلَانِ قَائِمَانِ (دونوں مرد کھڑے ہیں) ⑧ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيٌّ (عبدالرحمٰن مکہ کا رہنے والا ہے) ⑨ يَا يُوْسُفُ! (اے یوسف!) ⑩ نَبِيْلٌ وَلَدٌ فَرِحَ (نبیل ایسا لڑکا ہے جو خوش ہوا)۔ (مثال نمبر:۵-۹ کی ترکیب نہ کرائیں)

سبق: ⑫

علاماتِ فعل: فعل کی علامتیں یہ ہیں:

① "قَدْ" کا شروع میں ہونا، جیسے: قَدْ ضَرَبَ (اس نے مارا ہے)۔

② "س" کا شروع میں ہونا، جیسے: سَيَضْرِبُ (عنقریب مارے گا وہ ایک مرد)۔

③ "سَوْفَ" کا شروع میں ہونا، جیسے: سَوْفَ يَضْرِبُ (ایک مدت کے بعد مارے گا وہ ایک مرد)۔

④ **جازم** کا شروع میں ہونا، جیسے: لَمْ يَضْرِبْ (اس ایک مرد نے نہیں مارا)۔ لِيَضْرِبْ (چاہیے کہ مارے وہ ایک مرد)۔

⑤ **ضمیر مرفوع متّصل بارز** کا آخر میں ہونا، جیسے: ضَرَبْتُ، (تا پر تینوں حرکتوں کے ساتھ)۔

⑥ **تائے تانیث ساکنہ** کا آخر میں ہونا، جیسے: ضَرَبَتْ (اس ایک عورت نے مارا)۔

⑦ **اَمر** ہونا، جیسے: اِضْرِبْ (مار تو ایک مرد)۔

⑧ **نھی** ہونا، جیسے: لَا تَضْرِبْ (مت مار تو ایک مرد)۔

⑨ ایسا مسند ہونا جو مسند الیہ نہ بن سکے، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ (زید نے مارا) میں "ضَرَبَ".

علامتِ حرف: حرف کی علامت اسم اور فعل کی علامتوں سے خالی ہونا ہے، جیسے: مِنْ (سے)۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے متعلق طلبہ سے سوال کریں کہ: اسم، فعل اور حرف میں سے کیا ہے؟ اور کون سی علامت اس میں پائی جارہی ہے؟ مثلاً: "قَدْ ضَرَبَ زَيْدٌ" میں "ضَرَبَ" اسم، فعل اور حرف میں سے فعل ہے: اس لیے کہ علامتِ فعل میں سے اس کے شروع میں لفظ "قَدْ" ہے اور "زَيْدٌ" اسم، فعل اور حرف میں سے اسم ہے؛ اس لیے کہ علامتِ اسم میں سے مسند الیہ ہے اور آخر میں تنوین ہے۔

① سَيَأْكُلُ الْوَلَدُ (لڑکا عنقریب کھائے گا) ② لَمْ يَذُقْ طَلْحَةُ شَيْئًا (طلحہ نے کچھ نہیں چکھا) ③ فَتَحْتُ الْمَدِيْنَةَ (میں نے شہر فتح کیا) ④ ذَهَبَتْ أَطْفَالٌ (چند بچے گئے) ⑤ اِذْهَبْ إِلَى الْفَصْلِ (درسگاہ کی طرف جا)۔

سبق: ⑭

کلماتِ عرب دو قسم پر ہیں: ① معرب ② مبنی

① **معرب:** وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہے، جیسے: "جَاءَنِيْ زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا، مَرَرْتُ بِزَيْدٍ" میں زید، اور "هُوَ يَضْرِبُ، لَنْ يَضْرِبَ، لَمْ يَضْرِبْ" میں "يَضْرِبُ"، "لَمْ يَضْرِبَا" میں "يَضْرِبَانِ"۔

فائدہ: **عامل:** وہ شئی ہے جس کی وجہ سے معرب کے آخر میں رفع، نصب، جر، جزم اور حذف آتا ہے، جیسے: مذکورہ مثالوں میں "جَاءَ، رَأَى" اور "بَاء"، "لَمْ" اور "لَنْ"۔

اعراب: وہ حرکت یا حرف یا سکون یا حذف ہے جس کے ذریعہ معرب کا آخر بدلتا ہے [1]، حرکت کی مثال: جیسے مذکورہ مثال میں زید کا آخر ضمہ، فتحہ اور کسرہ کے ذریعہ بدل رہا ہے؛ حرف کی مثال: جیسے "جَاءَ أَبُوْكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبِيْكَ" میں "أَبٌ" کا آخر واؤ، الف اور یا کے ذریعہ بدل رہا ہے؛ "هُمَا يَضْرِبَانِ" میں نون اعرابی کے ذریعہ بدل رہا ہے؛ سکون کی مثال: جیسے "لَمْ يَضْرِبْ"؛ حذف کی مثال: جیسے "لَمْ يَدْعُ ، لَمْ يَضْرِبَا" میں واو اور نون اعرابی کے حذف کے ذریعہ بدل رہا ہے۔

محلِ اعراب: معرب کا آخری حرف ہے [2]، جیسے: مذکورہ مثالوں میں "زَيْدٌ" کا آخری حرف دال۔

② **مبنی:** وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے، جیسے: "جَاءَ هٰؤُلَآءِ، رَأَيْتُ هٰؤُلَآءِ، مَرَرْتُ بِهٰؤُلَآءِ" میں "هٰؤُلَآءِ".

معرب آں باشد کہ گردد بار بار	❁	مبنی آں باشد کہ ماند بر قرار

سبق: ⑭

کلمہ کی تینوں قسموں: اسم، فعل اور حرف میں سے تمام حروف مبنی ہیں، اور افعال میں: فعلِ ماضی، امرِ حاضر معروف اور مضارع کے دو صیغے: جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر جن کے آخر میں نونِ جمع مؤنث ہے، ہر حال میں مبنی ہیں، جیسے: "يَضْرِبْنَ، تَضْرِبْنَ، لَمْ يَضْرِبْنَ، لَنْ يَّضْرِبْنَ" عامل کے بدلنے سے ان کا آخر نہیں بدل رہا ہے، نیز اگر مضارع کے آخر میں نونِ تاکید (مشدد اور ساکن) آجائے،

---

① ہدایۃ النحو: ۸۔ ② ہدایۃ النحو: ۹۔

تو اس صورت میں مضارع کے پانچ صیغے: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم بھی فتحہ پر مبنی ہو جاتے ہیں، جیسے: "لَيَضْرِبَنَّ، لَيَضْرِبَنْ، لَا يَضْرِبَنَّ، لَا تَضْرِبَنَّ، لَا أَضْرِبَنَّ، لَا نَضْرِبَنَّ" اور اسماء میں "اسمِ غیر متمکن" مبنی ہے[1]۔

کلامِ عرب میں دو چیزیں معرب ہیں:

① **اسم متمکن:**

② **فعلِ مضارع:** جب کہ نونِ جمع مؤنث اور نونِ تاکید سے خالی ہو۔

اسمِ متمکن: وہ اسم ہے جو اپنے علاوہ کے ساتھ مرکب ہو اس طور پر کہ وہاں عامل موجود ہو اور مبنی الاصل سے مشابہت نہ رکھتا ہو، اس کا دوسرا نام "اسمِ معرب" ہے[2]، جیسے: "جَاءَ زَيْدٌ" میں "زَيْدٌ"۔

فائدہ: مبنی الاصل: وہ کلمہ ہے جو اپنی اصل کے اعتبار سے مبنی ہو کسی دوسرے کی مشابہت کی وجہ سے مبنی نہ ہو[3]۔

مبنی الاصل تین ہیں: ① فعلِ ماضی ② امر حاضر معروف ③ تمام حروف۔

اسم غیر متمکن: وہ اسم ہے جو عامل کے ساتھ مرکب نہ ہو یا مبنی الاصل سے مشابہت رکھتا ہو، اس کا دوسرا نام "اسمِ مبنی" ہے، جیسے: "جَاءَ هٰذَا" میں "هٰذَا" اور تنہا "زَيْدْ، عُمَرْ" اور "بَكَرْ" وغیرہ[4]۔

---

① شرح شذور الذہب: ۸۵۔ النحو الوافی: ۱/ ۸۱۔ ② ہدایۃ النحو: ۸۔ کشاف اصطلاحات الفنون: ۲/ ۱۵۷۔
③ غایۃ التحقیق: ۱۶۹۔ المعجم المفصل: ۲/ ۹۳۶۔ ④ ہدایۃ النحو: ۵۴۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، معرب اور مبنی کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① اَللّٰهُ يَسْمَعُ (اللہ تعالیٰ سنتے ہیں) ② لَيَفْرَحَنَّ عَادِلٌ (عادل ضرور بالضرور خوش ہوگا) ③ نَامَ كَلِيْمٌ (کلیم سویا) ④ نَصَرَ عَامِرٌ (عامر نے مدد کی) ⑤ خَدِيْجَةُ حَاضِرَةٌ (خدیجہ حاضر ہے) ⑥ سَمِعَ هٰؤُلَآءِ (ان لوگوں نے سنا) ⑦ اَلنِّسَاءُ يَظْبَحْنَ (عورتیں پکار رہی ہیں) ⑧ جَآءَ خَالِدٌ (خالد آیا) ⑨ إِمَامُ الْمَسْجِدِ (مسجد کا امام) ⑩ جَاءَ هٰذَا (یہ آیا) ⑪ قَالَ هٰؤُلَآءِ (انھوں نے کہا) ⑫ اِضْرِبْ زَيْدًا (زید کو مار تو) ⑬ سَلِيْمٌ فِي الْفَصْلِ (سلیم درسگاہ میں ہے) ⑭ نَبِيْلٌ قَادِمٌ مِنْ دِهْلِيْ (نبیل دہلی سے آرہا ہے)۔

سبق: ⑮

اسمِ غیر متمکن کی آٹھ قسمیں ہیں: ① مضمرات (ضمیریں) ② اسماء اشارات ③ اسماء موصولہ ④ اسماء افعال ⑤ اسماء اصوات ⑥ اسماء ظروف ⑦ اسماء کنایات ⑧ مرکبِ بنائی۔

① **ضمیر**: وہ اسم غیر متمکن ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو، جس کا ذکر لفظاً یا معنیً یا حکماً ہو چکا ہو[1]، جیسے: أَنَا (میں)، أَنْتَ (تو)، هُوَ (وہ)۔

---

① ہدایۃ النحو: ۵۵۔

ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں: ① ضمیر مرفوع متّصل ② ضمیر مرفوع منفصل ③ ضمیر منصوب متّصل ④ ضمیر منصوب منفصل ⑤ ضمیر مجرور متّصل۔

① **ضمیرِ مرفوع متّصل**: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عاملِ رافع یعنی فعل یا شبہ فعل سے ملی ہوئی ہو، یہ چودہ ہیں:

تُ، نَا، تَ، تُمَا، تُمْ، تِ، تُمَا، تُنَّ، هُوَ، أَلِف، وَاوْ، هِيَ، أَلِف، نَ.

یہ ضمیریں فعل کے آخر میں آتی ہیں اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں①، جیسے:

ضَرَبْتُ	ضَرَبْنَا	ضَرَبْتَ	ضَرَبْتُمَا	ضَرَبْتُمْ	ضَرَبْتِ	ضَرَبْتُمَا
ضَرَبْتُنَّ	ضَرَبَ	ضَرَبَا	ضَرَبُوْا	ضَرَبَتْ	ضَرَبَتَا	ضَرَبْنَ

یہ تمام صیغے مجہول کے اعراب کے ساتھ بھی ذکر کیے ہیں۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، مسند اور مسند الیہ کی شناخت کریں:

فَتَحْتَ، سَمِعْتُ، نَصَرَا، أَكَلُوْا، نَصَرْنَا، ضَرَبَ، قَتَلْتُمْ.

سبق: ⑯

② **ضمیر مرفوع منفصل**: وہ ضمیر مرفوع ہے جو عاملِ رافع سے ملی ہوئی نہ ہو، یہ چودہ ہیں:

① بوقتِ ترکیب ضمائر کو اسمِ خاص یا اسمِ عام سے تعبیر کیا جائے گا، مثلاً "ضَرَبْتُ" میں تاء فاعل یا ضمیر فاعل کہا جائے گا، "تُ" فاعل نہیں کہا جائے گا۔ مغني اللبيب: ۲/۲۶۴ زینی زادہ، "مررت بنسوة أربع" کے تحت۔

أَنَا میں	نَحْنُ ہم	أَنْتَ تو	أَنْتُمَا تم دو مرد	أَنْتُمْ تم سب مرد	أَنْتِ تو ایک عورت	أَنْتُمَا تم دو عورتیں
أَنْتُنَّ تم سب عورتیں	هُوَ وہ ایک مرد	هُمَا وہ دو مرد	هُمْ وہ سب مرد	هِيَ وہ ایک عورت	هُمَا وہ دو عورتیں	هُنَّ وہ سب عورتیں

یہ ضمیریں اکثر جملے کے شروع میں آتی ہیں، اور ترکیب میں مبتدا واقع ہوتی ہیں اور مابعد خبر، جیسے: أَنَا مُسْلِمٌ (میں مسلمان ہوں)۔

فائدہ: کبھی کبھی یہ ضمیریں فعل کے بعد واقع ہوتی ہیں اور ترکیب میں فاعل یا نائب فاعل واقع ہوتی ہیں، جیسے: مَا ضَرَبَ إِلَّا أَنَا (نہیں مارا تجھ کو مگر میں نے)، مَا ضُرِبَ إِلَّا أَنَا (نہیں مارا گیا مگر میں)۔

③ ضمیرِ منصوب متّصل: وہ ضمیر منصوب ہے جو عامل ناصب سے ملی ہوئی ہو، یہ چودہ ہیں:

ي (مجھے، مجھ کو)، نَا (ہم کو)، كَ (تجھ ایک مرد کو)، كُمَا (تم دو مردوں کو)، كُمْ (تم سب مردوں کو)، كِ (تجھ ایک عورت کو)، كُمَا (تم دو عورتوں کو)، كُنَّ (تم سب عورتوں کو)، هُ (اس ایک مرد کو)، هُمَا (ان دو مردوں کو)، هُمْ (ان سب مردوں کو)، هَا (اس ایک عورت کو)، هُمَا (ان دو عورتوں کو)، هُنَّ (ان سب عورتوں کو)۔

یہ ضمیریں اگر فعل کے آخر میں آئیں تو ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں، جیسے: ضَرَبَنِيْ (اس نے مجھ کو مارا)، ضَرَبَنَا (اس نے ہم کو مارا)۔

ضَرَبَكَ	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُمْ	ضَرَبَكِ	ضَرَبَكُمَا	ضَرَبَكُنَّ
ضَرَبَهُ	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُمْ	ضَرَبَهَا	ضَرَبَهُمَا	ضَرَبَهُنَّ

اور اگر حروف مشبہ بالفعل کے اخیر میں آئیں تو اُن کا اسم واقع ہوتی ہیں،

جیسے: إِنَّنِيْ ، إِنَّنَا الخ ۔

تمرین

مندرجہٗ ذیل جملوں کی ترکیب اور ضمیر مرفوع متصل، ضمیر مرفوع منفصل اور ضمیر منصوب متصل کی شناخت کریں:

① نَحْنُ مُسْلِمُوْنَ (ہم مسلمان ہیں) ② ضَرَبْتُكَ (میں نے تجھ کو مارا) ③ ضَرَبْتُنَّهَا (تم سب عورتوں نے اس ایک عورت کو مارا) ④ أَنْتَ خَائِفٌ (تو خوف زدہ ہے) ⑤ قَتَلَهُ خَالِدٌ (اس ایک مرد کو خالد نے قتل کیا) ⑥ هُنَّ سَامِعَاتٌ (وہ سب عورتیں سننے والی ہیں) ⑦ مَنَعَهُنَّ أَحْمَدُ (روکا ان سب عورتوں کو احمد نے) ⑧ أَنْتِ ذَاهِبَةٌ (تو جارہی ہے)۔

سبق: ⑰

④ **ضمیرِ منصوب منفصل:** وہ ضمیر منصوب ہے جو عاملِ ناصب سے ملی ہوئی نہ ہو، یہ چودہ ہیں:

إِيَّايَ	إِيَّانَا	إِيَّاكَ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمْ	إِيَّاكِ	إِيَّاكُمَا
إِيَّاكُنَّ	إِيَّاهُ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمْ	إِيَّاهَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُنَّ

یہ ضمیریں ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہیں، جیسے: إِيَّاكَ ضَرَبْتُ (تجھ ہی کو میں نے مارا)۔

⑤ **ضمیر مجرور متصل**: وہ ضمیر مجرور ہے جو عامل جار سے ملی ہوئی ہو، یہ چودہ ہیں:

ي، میرا	نَا ہمارا	كَ	كُمَا	كُمْ	كِ	كُمَا
كُنَّ	هُ	هُمَا	هُمْ	هَا	هُمَا	هُنَّ

یہ ضمیریں اگر اسم کے بعد آئیں تو اس وقت "ضمیر مجرور بہ اضافت" کہلاتی ہیں، اور ترکیب میں مضاف الیہ واقع ہوتی ہیں، جیسے:

قَلَمِيْ	قَلَمُنَا	قَلَمُكَ	قَلَمُكُمَا	قَلَمُكُمْ	قَلَمُكِ	قَلَمُكُمَا
قَلَمُكُنَّ	قَلَمُهُ	قَلَمُهُمَا	قَلَمُهُمْ	قَلَمُهَا	قَلَمُهُمَا	قَلَمُهُنَّ

یہ ضمیریں اگر حرفِ جر کے بعد آئیں تو اس وقت "ضمیر مجرور بہ حرف جر" کہلاتی ہیں، اور ترکیب میں مجرور واقع ہوتی ہیں، جیسے:

لِيْ	لَنَا	لَكَ	لَكُمَا	لَكُمْ	لَكِ	لَكُمَا
لَكُنَّ	لَهُ	لَهُمَا	لَهُمْ	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب اور ضمیر منصوب منفصل اور ضمیر مجرور بہ اضافت وحرفِ جر وغیرہ کی شناخت کریں:

① إِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) ② رَبُّهُ وَاحِدٌ (اس کا

رب ایک ہے)③ اَلْعَذَابُ نَزَلَ عَلَيْهِمْ (عذاب ان پر نازل ہوا)④ إِيَّاكَ نَصَرْتُ (میں نے تیری ہی مدد کی) ⑤ مَسْجِدُكُمْ وَاسِعٌ (تم لوگوں کی مسجد کشادہ ہے) ⑥ سَأَلْتُ عَنْهُ (میں نے اس ایک مرد کے متعلق سوال کیا) ⑦ إِيَّاهُ قَتَلَ خَالِدٌ (اس ہی کو خالد نے قتل کیا)⑧ هُنَّ بَنَاتُكُمْ (وہ تمہاری بیٹیاں ہیں) ⑨ رَغِبْتُ فِيْهِ (میں نے اس میں رغبت کی) ⑩ أَنَا عَرَفْتُكُمَا (میں نے تم دونوں کو پہچان لیا) ⑪ قَدْ نَصَرْتَهُمْ (تو نے ان کی مدد کی ہے)⑫ خَلَقَ اللهُ أَوْلَادَكُمْ (اللہ تعالیٰ نے تمہاری اولاد کو پیدا کیا) ⑬ غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ (اللہ تعالیٰ ان پر ناراض ہوا) ⑭ أَكَلْتُمْ طَعَامَهُنَّ (تم لوگوں نے ان عورتوں کا کھانا کھایا)⑮ إِيَّاهُمَا طَلَبَ الْأَمِيْرُ (ان ہی دونوں کو امیر نے طلب کیا)⑯ مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے نبی ہیں) ⑰ عِبَادَتُهُ وَاجِبَةٌ عَلَيْنَا (اس کی عبادت ہم پر واجب ہے)⑱ اِسْمِيْ نَبِيْلٌ (میرا نام نبیل ہے) ⑲ أَنَا ذَهَبْتُ إِلَيْهَا (میں اس ایک عورت کے پاس گئی) ⑳ غَسَلْتُنَّ ثِيَابَكُنَّ (تم سب عورتوں نے اپنے کپڑے دھوئے)㉑ هُوَ يَسْمَعُ دُعَاءَنَا (وہ ہماری دعا سنتا ہے)۔

سبق:⑱

② **اسمِ اشارہ:** وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو[1]۔

---

① کافیہ، کشاف اصطلاحات الفنون: ۲/۱۹۷۔

مشارٌ الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف اشارہ حسّیہ کیا جائے، جیسے: هٰذَا الْقَلَمُ (یہ قلم)۔

اسمِ اشارہ کی دو قسمیں ہیں:

① اسمِ اشارہ برائے قریب ② اسمِ اشارہ برائے بعید۔

اسمائے اشارہ برائے قریب یہ ہیں:

هٰذَا یہ، واحد مذکر قریب کے لیے۔

هٰذَانِ، هٰذَيْنِ تثنیہ مذکر قریب کے لیے۔

هٰذِهِ، تَا، تِيْ، تِهْ، ذِهِيْ، تِهِيْ واحد مؤنث قریب کے لیے۔

هَاتَانِ، هَاتَيْنِ تثنیہ مؤنث قریب کے لیے۔

هٰؤُلَآءِ، أُولَآءِ جمع مذکر و مؤنث قریب کے لیے۔

اسمائے اشارہ برائے بعید یہ ہیں:

ذٰلِكَ (وہ، واحد مذکر بعید کے لیے)۔

ذَانِكَ، ذَيْنِكَ (تثنیہ مذکر بعید کے لیے)۔

تِلْكَ (واحد مؤنث بعید کے لیے)۔

تَانِكَ، تَيْنِكَ (تثنیہ مؤنث بعید کے لیے)۔

أُولٰئِكَ (جمع مذکر و مؤنث بعید کے لیے)۔

فائدہ: مشارٌ الیہ مذکور اور جامد ہونے کی صورت میں اسمِ اشارہ کو "مبدل منہ" اور مشارٌ الیہ کو "بدل" کہیں گے، جیسے: هٰذَا الْقَلَمُ نَفِيْسٌ، اور مشتق ہونے کی صورت میں اسمِ اشارہ کو "موصوف" اور مشارٌ الیہ کو "صفت" کہیں گے، جیسے: هٰذَا الْعَالِمُ

جَيِّدٌ، اور مشارٌ الیہ مذکور نہ ہونے کی صورت میں محل وقوع کے اعتبار سے ترکیب ہوگی، کبھی مبتدا ہوگا اور مابعد خبر ①، جیسے: هٰذَا رَجُلٌ اور کبھی فاعل ہوگا، جیسے: قَالَ هٰذَا.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب اور اسمِ اشارہ قریب وبعید کی شناخت کریں:

① ذٰلِكَ الطِّفْلُ صَالِحٌ (وہ بچہ نیک ہے) ② هٰذَا ابْنُ الْمَلِكِ (یہ شہزادہ ہے) ③ هَاتَانِ الْبِنْتَانِ ذَكِيَّتَانِ (یہ دونوں لڑکیاں ذہین ہیں) ④ أُولٰئِكَ طُلَّابُ الْمَدْرَسَةِ (وہ مدرسہ کے طلبہ ہیں) ⑤ هٰؤُلَاءِ تَلَامِيْذُ (یہ شاگرد ہیں) ⑥ تِلْكَ فَاطِمَةُ (وہ فاطمہ ہے) ⑦ هٰذَانِ الْوَلَدَانِ مُجْتَهِدَانِ (یہ دونوں لڑکے محنتی ہیں)۔

سبق: ⑲

③ اسمائے موصولہ: وہ اسمِ غیر متمکن ہے جو بغیر صلہ کے جملہ کا جز تام نہ بن سکے ②۔

صلہ: وہ جملہ خبریہ یا شبہ جملہ ہے جو اسمِ موصول کے بعد اس کے معنیٰ پورا کرنے کے لیے لایا جائے، صلہ میں اسمِ موصول کی طرف لوٹنے والی ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے ③، جیسے: جَاءَ الَّذِيْ أَبُوْهُ عَالِمٌ (آیا وہ شخص جس کا باپ عالم ہے)۔

---

① حل ترکیب کافیہ: ۱۳۳۔ النحو الوافی: ۱/۳۳۹۔

فائدہ: مشار الیہ ہمیشہ اسم جنس معرف باللام یا اسم موصول ہوتا ہے، اس صورت میں مشار الیہ مذکور ہوتا ہے، جیسے: "هٰذا الرَّجُلُ عَالِمٌ بهذا الذي قال هٰكذا" باقی صورتوں میں محذوف ہوتا ہے، جیسے: "هٰذه ديوبند أي هٰذه البلدة ديوبند"۔ ② ہدایۃ النحو: ۵۷۔ ③ المعجم المفصل فی النحو: ۱/۵۷۹۔ کافیہ: ۷۰۔

فائدہ: صدرِ صلہ: وہ اسم یا فعل ہے جو صلہ کے شروع میں ہو خواہ مسند ہو یا مسند الیہ، جیسے: مثالِ مذکور میں "أَبُوْهُ".

اسمائے موصولہ یہ ہیں:

اَلَّذِيْ وہ ایک مرد جو کہ	اَللَّذَانِ وہ دو مرد جو کہ	اَللَّذَيْنِ وہ دو مرد کہ	اَلَّذِيْنَ وہ سب مرد جو کہ	اَلَّتِيْ وہ ایک عورت جو کہ	اَللَّتَانِ وہ دو عورتیں جو کہ
اَللَّتَيْنِ وہ دو عورتیں جو کہ	اَللَّاتِيْ وہ سب عورتیں جو کہ	اَللَّوَاتِيْ وہ سب عورتیں جو کہ	مَا وہ چیز جو کہ	مَنْ وہ شخص جو کہ	أَيٌّ أَيَّةٌ کون، جو کہ، کون سا، کس کا

"الف لام" بمعنیٰ "اَلَّذِيْ"، اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے شروع میں، جیسے: "اَلضَّارِبُ، اَلْمَضْرُوْبُ"، یہ "اَلَّذِيْ ضَارِبٌ" اور "اَلَّذِيْ مَضْرُوْبٌ" کے معنیٰ میں ہے، قبیلۂ بنی طے کی لغت میں "ذُوْ" بمعنیٰ "اَلَّذِيْ"، جیسے: جَاءَ ذُوْ ضَرَبَكَ (آیا وہ شخص جس نے مارا تجھ کو)، یہ "جَاءَ الَّذِيْ ضَرَبَكَ" کے معنیٰ میں ہے۔

"أَيٌّ" اور "أَيَّةٌ" مضاف ہوں اور صدرِ صلہ مبتدا ضمیر محذوف معنوی (لفظوں سے حذف دل میں موجود) ہو تو اسمِ موصول مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں؛ ورنہ معرب، جیسے: أَيُّهُمْ اٰخِذٌ مَالَكَ (ان میں کا وہ شخص جو لینے والا ہے تمہارے مال کو)، اس کی اصل "أَيُّهُمْ هُوَ اٰخِذٌ مَالَكَ" ہے[1]۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، "ذُوْ، أَيٌّ" اور "أَيَّةٌ" کے معرب اور مبنی ہونے کی شناخت، صلہ اور صدرِ صلہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

---

① شرح شذور الذہب: ۲۹، ۱۲۸۔ رضی شرح کافیہ: ۳/ ۱۴۳۔

① أَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ (خرچ کرو اس مال میں سے جو عطا کیا ہم نے تم کو) ② لَا تُطِعْ مَنْ عَصَى اللهَ (نہ اطاعت کر اس شخص کی جس نے نافرمانی اللہ کی) ③ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمُ النَّارُ (وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا، ان کے لیے جہنم ہے) ④ قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا (سن لی اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی بات جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑ رہی تھی) ⑤ جَاءَ الْقَائِمُ أَبُوْهُ (وہ شخص آیا جس کا باپ کھڑا ہے) ⑥ رَأَيْتُ ذَا مَدْرَسَةٍ (میں نے مدرسہ والے کو دیکھا) ⑦ بِئْرِيْ ذُوْ حَفَرْتُهَا عَمِيْقَةٌ (میرا وہ کنواں ہے جس کو میں نے کھودا گہرا ہے) ⑧ أَنْصُرُ أَيَّهُمْ هُوَ قَارِئٌ (مدد کروں گا میں ان میں کے اس شخص کی جو پڑھنے والا ہے) ⑨ لَتَعْلَمُنَّ أَيُّنَا أَشَدُّ عَذَابًا (تم لوگ ضرور جان لوگے ہم میں کس کا عذاب سخت ہے) ⑩ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكٰى طَعَامًا (پھر دیکھے کون سا کھانا حلال ہے)۔

سبق: ⑳

④ **اسمِ فعل**: وہ اسم غیر متمکن ہے جو فعل کے معنیٰ، زمانہ اور عمل کو متضمن ہو، فعل کی علامتوں کو قبول نہ کرتا ہو[1]۔

اس کی دو قسمیں ہیں: ① بمعنیٰ امر حاضر ② بمعنیٰ فعلِ ماضی۔

اسمائے افعال بمعنیٰ امر حاضر کی مثال، جیسے: "رُوَيْدَ" بمعنیٰ "أَمْهِلْ" امر حاضر، (چھوڑ)۔ "بَلْهَ" بمعنیٰ "أُتْرُكْ" امر حاضر، (چھوڑ)۔ "حَيَّهَلْ" بمعنیٰ "خُذْ" امر حاضر، (پکڑ)۔ "عَلَيْكَ" بمعنیٰ "أَلْزِمْ" امر حاضر، (لازم پکڑ)۔

---

① النحو الوافی: ۴/ ۱۴۲۔ المعجم المفصل فی النحو: ۱/ ۱۱۸۔

’’ھَا‘‘ بمعنیٰ ’’خُذْ‘‘ امر حاضر، (پکڑ)۔

اسمائے افعال بمعنیٰ فعلِ ماضی کی مثال، جیسے: ’’ھَیْھَاتَ‘‘ بمعنیٰ ’’بَعُدَ‘‘ فعلِ ماضی (وہ دور ہوا)۔ ’’شَتَّانَ‘‘ بمعنیٰ ’’اِفْتَرَقَ‘‘ فعلِ ماضی (وہ جدا ہوا)۔ ’’سَرْعَانَ‘‘ بمعنیٰ ’’سَرِعَ‘‘ فعلِ ماضی (اس نے جلدی کی)۔

سبق: ㉑

⑤ **اسمِ صوت:** وہ اسم غیر متمکن ہے جس کے ذریعہ کسی چیز کی آواز نقل کی جائے یا کسی چوپائے کو آواز دی جائے[1]، اول کی مثال جیسے: أُحْ أُحْ (کھانسی کی آواز)، أُفْ أُفْ (درد کی آواز)، بَخْ بَخْ (خوشی کی آواز)، غَاقِ غَاقِ کوّے کی آواز؛ دوسرے کی مثال، جیسے: نَخْ نَخْ (اونٹ بٹھانے کے لیے)۔

⑥ **اسمِ ظرف:** وہ اسم غیر متمکن ہے جو کسی کام کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے[2]۔

اس کی دو قسمیں ہیں: ① ظرفِ زمان ② ظرفِ مکان

① **ظرفِ زمان:** وہ اسم ہے جو کسی کام کے وقت پر دلالت کرے، جیسے:
إِذْ، إِذَا، مَتٰی، کَیْفَ، أَیَّانَ، أَمْسِ، مُذْ[3]، مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ.

---

① کافیہ: ۴۳۔ ② النحو الوافی: ۲/ ۳۸۲۔ المعجم المفصل: ۱/ ۶۰۷۔ ③ ’’مذ، منذ‘‘ کے بعد اگر فعلِ ماضی ہو یا جملہ اسمیہ ہو تو یہ ترکیب میں اپنے مابعد جملے کی طرف مضاف ہو کر اپنے سے پہلے فعل کے مفعول فیہ ہوتے ہیں، جیسے: ’’جِئْتُ مُذْ دَعَاهُ‘‘، ’’جِئْتُ مُذْ زَیْدُ قَائِمٌ‘‘؛ اور اگر ان کے بعد اسمِ مرفوع ہو تو یہ ترکیب میں مبتدا اور مابعد خبر سے مل کر مستقل جملہ ہوتے ہیں، جو اپنے سے پہلے جملہ کی تفسیر کرتے ہیں، جیسے: ’’مَارَأَیْتُهُ مُذْ یَوْمُ الْجُمُعَةِ‘‘. (النحو الوافی: ۲/ ۵۴۵۔ شرح ابن عقیل: ۲۸۸۔ رضی ۳/ ۲۹۲، ۲۹۹)۔

④ **ظرفِ مکان**: وہ اسم ہے جو کسی کام کی جگہ پر دلالت کرے، جیسے: حَيْثُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، تَحْتُ، فَوْقُ.

فائدہ: "قَبْلُ، بَعْدُ، عَوْضُ، قُدَّامُ، خَلْفُ، تَحْتُ" اور "فَوْقُ" یہ مضاف ہوتے ہیں، اگر ان کا مضاف الیہ محذوف منوی ہو تو یہ مبنی بر ضمہ ہوتے ہیں؛ ورنہ معرب۔ مبنی کی مثال: جیسے: صَعِدَ عَمْرٌو فَوْقُ (عمرو اوپر چڑھا)، معرب کی مثال: جیسے: صَعِدَ عَمْرٌو فَوْقَ الشَّجَرَةِ (عمرو درخت کے اوپر چڑھا)۔

(اسمائے ظروف کی ترکیب "تدریس النحو" میں ملاحظہ ہو)۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، معرب، مبنی اور ظرفِ زمان و مکان کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① مَتَىٰ تَقُوْمُ السَّاعَةُ؟ (قیامت کب قائم ہوگی؟) ② جَاءَ زَيْدٌ أَمْسِ (زید کل آیا) ③ جَاءَ رَشِيْدٌ قَبْلَ وَحِيْدٍ (رشید وحید سے پہلے آیا) ④ قَامَ النَّاسُ خَلْفَ زَيْدٍ (لوگ زید کے پیچھے کھڑے ہوئے) ⑤ جَلَسَ زَيْدٌ تَحْتُ (زید نیچے بیٹھا) ⑥ مَتَىٰ تَقْعُدْ أَقْعُدْ (جب تُو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)۔

سبق: ⑭

⑦ **اسمِ کنایہ**: وہ اسم غیر متمکن ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو، اور یہ چار ہیں: "كَمْ" اور "كَذَا" مبہم عدد پر بولے جاتے ہیں، جیسے: كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ (کتنے درہم ہیں تیرے پاس؟)، كَذَا

دِرْهَمًا عِنْدِيْ (اتنے درہم ہیں میرے پاس)۔ "کَیْتَ" اور "ذَیْتَ" یہ مبہم بات پر بولے جاتے ہیں، جیسے: قَالَ زَیْدٌ ذَیْتَ وَذَیْتَ (زید نے ایسا ویسا کہا)۔

فائدہ: "کَیْتَ" اور "ذَیْتَ" ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتے ہیں؛ لہٰذا "قَالَ زَیْدٌ ذَیْتَ وَذَیْتَ" کی ترکیب ہوگی: "قَالَ" فعل "زَیْدٌ" فاعل، "ذَیْتَ وَذَیْتَ" معطوف علیہ معطوف سے مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا[۱]۔

⑧ **مرکب بنائی:** اس کی تعریف مرکب غیر مفید کے بیان میں آچکی ہے۔

تمرین

مندرجۂ ذیل ان جملوں کی ترکیب کریں جن میں "کَیْتَ وَذَیْتَ" کا استعمال کیا گیا ہے، اور اسمِ کنایہ کے متعلق تعیین کریں کہ مبہم بات پر بولا جارہا ہے یا مبہم عدد پر؟:

① أَنْتَ قُلْتَ ذَیْتَ وَ ذَیْتَ ② صَنَعَ الْعَامِلُ کَیْتَ وَکَیْتَ ملازم نے ایسا ویسا کردیا ③ کَمْ یَوْمًا صُمْتَ (تم نے کتنے دن روزے رکھے؟) ④ کَذَا ثَوْبًا فِي الْمَتْجَرِ (مارکیٹ میں اتنے کپڑے ہیں)۔

سبق: ۲۳

اسم کی عموم اور خصوص کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: ① معرفہ ② نکرہ

---

① "کیت وذیت" کے استعمال کے لیے تکرار شرط ہے، چناں چہ "کیت وکیت" یا "ذیت وذیت" استعمال ہوگا (النحو الوافی: ۴/ ۵۸۳)۔

① **معرفہ**: وہ اسم ہے جو کسی معین یعنی خاص چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے: ثَنَاءُ الرَّحْمٰنِ.

معرفہ کی سات قسمیں ہیں: ضمیر، علم، اسمِ اشارہ، اسمِ موصول، معرفہ بالف ولام، مضاف الی المعرفہ، (ان پانچوں میں سے کسی کی طرف مضاف) معرفہ بندا۔

عَلَم: وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو اور اس وضع میں وہ کسی دوسرے کو شامل نہ ہو①، جیسے: خَالِدٌ، مَكَّةُ الْمُكَرَّمَةُ، زَمْزَمُ.

معرفہ بالف ولام: وہ اسم ہے جس پر الف ولام داخل کر کے معرفہ بنالیا گیا ہو، جیسے: رَجُلٌ (کوئی مرد) نکرہ سے اَلرَّجُلُ (مرد) معرفہ بنالیا گیا ہے۔

مضاف الی المعرفۃ: وہ اسم ہے جو معرفہ بندا کے علاوہ معرفہ کی پانچوں قسموں میں سے کسی کی طرف مضاف ہو، جیسے: غُلَامُهُ، قَلَمُ مَاجِدٍ، قَلَمُ هٰذَا (اس کا قلم)، قَلَمُ الرَّجُلِ، قَلَمُ الَّذِيْ عِنْدَكَ (اس شخص کا قلم جو تمھارے پاس ہے)۔

معرفہ بندا: وہ اسم ہے جو حرفِ ندا کے ذریعہ پکارے جانے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہو، جیسے: يَا رَجُلُ! (اے مرد!)۔

فائدہ: (ا) ضمیر، اسم اشارہ اور اسمِ موصول کی تعریفیں گزر چکی ہیں، اسماء اشارات وموصولات کو "مبہمات" بھی کہتے ہیں؛ اس لیے کہ اسمِ اشارہ مشارٌ الیہ کے بغیر اور اسمِ موصول صلہ کے بغیر مبہم ہوتا ہے۔

② **نکرہ**: وہ اسم ہے جو غیر معین یعنی عام چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے: رَجُلٌ (کوئی مرد)۔

---

① کافیہ: ۷۸۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، معرفہ، نکرہ اور اقسامِ معرفہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① ضَرَبْتُ ② هٰذَا أَخِيْ (یہ میرا بھائی ہے) ③ حِلْمُ الرَّجُلِ كَرَامَةٌ (مرد کی بردباری کرامت ہے) ④ كَلَامُ اللهِ دَوَاءُ الْقَلْبِ (اللہ کا کلام دل کی دوا ہے) ⑤ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ (اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم کرتے ہو) ⑥ غُلَامُ مُحَمَّدٍ سَعِيْدٌ (محمد کا غلام نیک بخت ہے) ⑦ يَا وَلَدُ! (اے لڑکے!)۔

سبق: ㉔

اسم کی جنس کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: ① مذکر ② مؤنث

① **مذکر**: وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث لفظی یا تقدیری نہ ہو، جیسے: رَجُلٌ.

② **مؤنث**: وہ اسم ہے جس میں علامتِ تانیث لفظی یا تقدیری ہو، جیسے: زَكِيَّةٌ، عَيْنٌ.

علاماتِ تانیث چار ہیں:

① **تائے مدوّرہ**: (ۃ، بشکلِ ہاء) جیسے: طَلْحَةُ.

② **الفِ مقصورہ**، جیسے: سَلْمٰى.

③ **الف ممدودہ**، جیسے: حَمْرَآءُ.

④ تاءِ مُقَدَّرہ، جیسے: "أَرْضٌ" اصل میں "أَرْضَةٌ" تھا، دلیل اس کی یہ ہے

کہ اس کی تصغیر "أُرَیْضَۃٌ" آتی ہے اور تصغیر سے اسم کی اصل حالت معلوم ہو جاتی ہے[۱]۔

فائدہ: ① تاء بہ شکلِ ہاء کسی بھی معنیٰ کے لیے استعمال ہو؛ لفظاً اسم کے مؤنث ہونے پر دلالت کرتی ہے[۲]۔

② **الف مقصورہ:** وہ الف لازمہ ہے جو اسم معرب کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے الف زائدہ نہ ہو، جیسے: سَلْمیٰ[۳]۔

الف ممدودہ: وہ الف یعنی ہمزہ زائدہ ہے جو اسم معرب کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے الف ہو، جیسے: حَمْرَآءُ[۴]۔

سبق: ۲۵

ذات کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ① مؤنثِ حقیقی ② مؤنثِ لفظی

① **مؤنث حقیقی:** وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں کوئی جاندار مذکر ہو[۵]، جیسے: "اِمْرَأَۃٌ" اس کے مقابلہ میں جاندار مذکر "رَجُلٌ" ہے اور "نَاقَۃٌ" (اونٹنی)، اس کے مقابلہ میں جاندار مذکر "جَمَلٌ" (اونٹ) ہے۔

② **مؤنث لفظی:** وہ مؤنث ہے جس کے مقابلہ میں جاندار مذکر نہ ہو[۶]، جیسے: "طَلْحَۃُ" "ظُلْمَۃٌ" (تاریکی) "قُوَّۃٌ" (طاقت)۔

---

① درایۃ النحو: ۱۸۰۔ الاشباہ والنظائر فی النحو: ۱/ ۱۳۳۔ ② درایۃ النحو: ۱۸۸۔ غایۃ التحقیق: ۲۱۵۔ النحو الوافی: ۴/ ۵۹۱۔ ③ النحو الوافی: ۴/ ۶۰۴۔ درایۃ النحو: ۱۹۰۔ شرح شذور الذہب: ۷۹۔ ④ النحو الوافی: ۴/ ۶۱۰۔ ⑤ المعجم المفصل فی النحو: ۲/ ۹۲۲۔ ⑥ المعجم المفصل فی النحو: ۲/ ۹۲۴۔

فائدہ: علامت کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: ① مؤنث قیاسی ② مؤنث سماعی

① **مؤنث قیاسی**: وہ مؤنث ہے جس میں علامتِ تانیث لفظوں میں موجود ہو، جیسے: خَالِدَةٌ[1]۔

② **مؤنث سماعی**: وہ مؤنث ہے جس میں علامتِ تانیث لفظوں میں موجود نہ ہو، محض اہلِ عرب سے سننے کی وجہ سے اس کو مؤنث مان لیا گیا ہو[2]، جیسے: عَيْنٌ (آنکھ)۔ اس کو "مؤنث معنوی" بھی کہتے ہیں۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، مذکر، مؤنث، مؤنث حقیقی، مؤنث لفظی، مؤنث قیاسی اور مؤنث سماعی کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① هٰذِهِ نَاقَةُ اللهِ (یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی ہے) ② أَرْضُ اللهِ وَاسِعَةٌ (اللہ کی زمین کشادہ ہے) ③ نَصَرَ أُسَامَةُ حَمْزَةَ (اسامہ نے حمزہ کی مدد کی) ④ قَالَ زَكَرِيَّاءُ لِزَيْنَبَ (زکریا نے زینب سے کہا) ⑤ فَرِحَتِ الْمُؤْمِنَاتُ (مؤمن عورتیں خوش ہوئیں) ⑥ أَكَلَتْ سَلْمٰى تُفَّاحًا (سلمیٰ نے ایک سیب کھایا)۔

سبق: ۲۶

اسم کی عدد کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں: ① واحد ② تثنیہ ③ جمع

---

① المعجم المفصل فی النحو: ۲/ ۹۲۳۔ ② المعجم المفصل فی النحو: ۲/ ۹۲۴۔

① **واحد**: وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے، جیسے: رَجُلٌ، اِمْرَأَۃٌ.

② **تثنیہ**: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے، اور اس کے مفرد کے اخیر میں الف اور نونِ مکسور، یا یاء ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور زیادہ کر دیا گیا ہو، جیسے: رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ (دو مرد)۔

③ **جمع**: وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، اور اس کے واحد میں کوئی لفظی یا تقدیری تغیر کیا گیا ہو، تغیرِ لفظی کی مثال، جیسے: "رَجُلٌ" سے "رِجَالٌ" (بہت سے مرد)۔

تغیرِ تقدیری کی مثال، جیسے: "فُلْكٌ" بروزنِ "أُسْدٌ" جمع ہے، اور "فُلْكٌ" بروزنِ "قُفْلٌ" واحد ہے۔

لفظوں کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: ① جمع تکسیر ② جمع التصحیح

① **جمع تکسیر**: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت نہ رہے، یعنی مفرد کے حروف کی ترتیب یا حرکات وسکنات میں لفظی یا تقدیری تغیر ہوا ہو، جیسے: "رِجَالٌ، فُلْكٌ" اور "أُسْدٌ"[1]۔ جمع تکسیر کے اوزان اسمِ ثلاثی میں سماعی ہیں، قاعدہ کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے، اور اسمِ رباعی وخماسی میں "فَعَالِلُ" کے وزن پر آتی ہے، جیسے: "جَعْفَرٌ" سے "جَعَافِرُ" (نہریں)، "جَحْمَرِشٌ" خماسی سے پانچواں حرف حذف کر کے "جَحَامِرُ" (بوڑھی عورتیں)۔

فائدہ: **اسمِ جمع** وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اور اس کا اس کے لفظ اور معنیٰ کے اعتبار سے کوئی مفرد نہ ہو، جیسے: نَاسٌ (لوگ)، رَهْطٌ (قبیلہ)۔

---

① الصرف التعلیمی: ۲۷۷۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں میں واحد، تثنیہ اور جمع کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:
① أَخَذْتُ الْقَلَمَيْنِ مِنْ وَّلَدٍ (میں نے ایک لڑکے سے دونوں قلم لیے) ② ضَرَبْتُ الطُّلَّابَ بِالْخَشَبَةِ (میں نے طلبہ کو لکڑی سے مارا) ③ اَلْأُسْتَاذَانِ خَرَجَا مِنَ الْفَصْلِ (دونوں استاذ درس گاہ سے نکلے) ④ لَعِبَ الْأَطْفَالُ بِالْكُرَاتِ (بچے گیندوں سے کھیلے)۔

سبق: ۲۷

②**جمع تصحیح:** وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت رہے، یعنی مفرد کے حروف کی ترتیب یا حرکات وسکنات میں لفظی یا تقدیری تغیر نہ ہوا ہو[1]، جیسے: ''مُسْلِمٌ'' سے ''مُسْلِمُوْنَ''، اس کو ''جمع سالم'' بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: ① جمع مذکر سالم ② جمع مؤنث سالم

①**جمع مذکر سالم:** وہ جمع سالم ہے جس کے واحد کے آخر میں ''واؤ'' ماقبل مضموم اور ''نونِ مفتوح'' یا ''یا'' ماقبل مکسور اور ''نونِ مفتوح'' زیادہ کر دیا گیا ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِيْنَ.

②**جمع مؤنث سالم:** وہ جمع سالم ہے جس کے واحد کے آخر میں ''الف'' اور لمبی ''تا'' زیادہ کر دی گئی ہو، جیسے: مُسْلِمَاتٌ.

---

① النحو الوافی: ۲/ ۷ / ۱۳۔

معنیٰ کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: ① جمع قلت ② جمع کثرت

① **جمع قلت:** وہ جمع ہے جو دس سے کم پر بولی جائے[1]۔

جمع قلت کے چھ اوزان ہیں:

① أَفْعَالٌ جیسے: أَقْوَالٌ (قَوْلٌ کی جمع)

② أَفْعُلٌ جیسے: أَكْلُبٌ (كَلْبٌ کی جمع) بمعنیٰ: کتا

③ أَفْعِلَةٌ جیسے: أَعْوِنَةٌ (عَوَانٌ کی جمع) بمعنیٰ: درمیانی سال

④ فِعْلَةٌ جیسے: غِلْمَةٌ (غُلَامٌ کی جمع)

⑤ جمع مذکر سالم بغیر الف ولام، جیسے: مُسْلِمُوْنَ.

⑥ جمع مؤنث سالم بغیر الف ولام، جیسے: مُسْلِمَاتٌ.

② **جمع کثرت:** وہ جمع ہے جو دس یا دس سے زیادہ پر بولی جائے[2]۔

جمع قلت کے اوزان کے علاوہ تمام وازان جمع کثرت کے ہیں۔ جیسے: اَلْمُسْلِمُوْنَ.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، جمع سالم، جمع مذکر سالم، جمع مؤنث سالم، جمع قلت اور جمع کثرت کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① حَمَلْنَا الْحَقَائِبَ، (حَقِيْبَةٌ) کی جمع، (ہم نے بیگ اٹھائے) ② وَضَعَ الْأَوْلَادُ الْأَحْذِيَةَ، (حِذَاءٌ) کی جمع (لڑکوں نے جوتے رکھے)، ③ لَبِسْتُ الْمَلَابِسَ (میں نے کپڑے پہنے) ④ صَحِبْتُ صَالِحِيْنَ (میں نیک لوگوں کے ساتھ رہا)

① ہدایۃ النحو: ۴۷۔ ② نحو میر وغیرہ۔

⑤ رَأَيْتُ الدَّكَاكِيْنَ، (دُكَّانٌ) کی جمع، (میں نے دکانیں دیکھیں) ⑥ زَرَعَ الْفَلَّاحُوْنَ (کسانوں نے بویا) ⑦ عَلِمْتُ أَلْسُنًا، (لِسَانٌ) کی جمع، (میں نے زبانیں جانیں) ⑧ زَجَرْتُ الْغِلْمَةَ (میں نے غلاموں کو ڈانٹا) ⑨ هُنَّ بَنَاتُكُمْ، (بِنْتٌ) کی جمع، (وہ تمہاری بیٹیاں ہیں) ⑩ أَنْتُنَّ أَخَوَاتِيْ، (أُخْتٌ) کی جمع، (تم میری بہنیں ہو)۔

سبق: ㉘

اسمِ معرب کی دو قسمیں ہیں: ① منصرف ② غیر منصرف

① **منصرف**: وہ اسم معرب ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو؛ نہ پایا جائے، جیسے: نَبِيْلٌ.

منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس کے آخر میں تینوں حرکتیں تنوین کے ساتھ آتی ہیں، جیسے: جَاءَنِيْ نَبِيْلٌ، رَأَيْتُ نَبِيْلاً، مَرَرْتُ بِنَبِيْلٍ.

② **غیر منصرف**: وہ اسم معرب ہے جس میں اسبابِ منع صرف میں سے دو سبب یا ایک ایسا سبب جو دو سببوں کے قائم مقام ہو؛ پایا جائے، جیسے: عُمَرُ، مَسَاجِدُ.

غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہیں آتی ہے؛ بلکہ کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے، جیسے: جَاءَنِيْ عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ.

اسبابِ منعِ صرف نو ہیں:

① عدل ② وصف ③ تانیث ④ معرفہ ⑤ عجمہ ⑥ جمع ⑦ ترکیب ⑧ وزنِ فعل ⑨ الف نون زائدتان۔

① **عدل**: اسم کا بغیر کسی قاعدۂ صرفیہ کے اپنے اصلی صیغے سے نکل کر دوسرے

صیغے کی طرف چلے جانا اس طرح کہ مادے کے حروف باقی رہیں [1]، جیسے: ثُلَاثُ (تین تین)، یہ اپنے اصلی صیغے "ثَلَاثَۃٌ ثَلَاثَۃٌ" سے بغیر کسی قاعدۂ صرفیہ کے نکل کر "ثُلَاثُ" کی طرف چلا گیا، اور "عُمَرُ" یہ اپنے اصلی صیغے "عَامِرٌ" سے بغیر کسی قاعدۂ صرفیہ کے نکل کر "عُمَرُ" کی طرف چلا گیا؛ لہٰذا "ثُلَاثُ" اور "عُمَرُ" میں عدل ہوگا۔

فائدہ: عدل کے چھ اوزان ہیں: فَعَلُ جیسے: سَحَرُ (رات کا آخری حصہ)، فَعَالُ جیسے: قَطَامُ (ایک عورت کا نام)، فُعَالُ جیسے: ثُلَاثُ، مَفْعَلُ جیسے: مَثْلَثُ (تین تین)، فُعَلُ جیسے: أُخَرُ (دوسرے)، فَعْلُ جیسے: أَمْسُ جب کہ بمعنیٰ گزشتہ متعین ہو۔

تمرین

مندرجۂ ذیل کلمات میں "عدل" کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① "کُتَعُ، بُصَعُ" دونوں تاکید کے لیے استعمال ہوتے ہیں [2] ② رَجَبُ، صَفَرُ (دونوں عربی مہینے کے نام ہیں) ③ أُوَلُ (پہلے) ④ أُخَرُ (دوسرے) ⑤ نُعَلُ (ایک شخص کا نام ہے) ⑥ قَطَامُ، غَلَابُ (ایک عورت کا نام ہے) ⑦ سُدَاسُ (چھ چھ)۔

سبق: ㉙

② **وصف:** اسم کا ایسی ذاتِ مبہم پر دلالت کرنا جس میں اس کی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو [3]، جیسے: أَحْمَرُ (سرخ)۔

---

① المعجم المفصل فی النحو: ۲/ ۶۳۸۔ ہدایۃ النحو: ۱۴۔ ② النحو الوافی: ۴/ ۲۵۶۔ المعجم المفصل فی النحو: ۲/ ۶۳۸۔ ③ شرح جامی: ۴۱۔

وصف کی دو قسمیں ہیں: ① وصفِ اصلی ② وصفِ عارضی۔

① **وصفِ اصلی**: ایسا وصف ہے جو کلمے کے وضع کیے جانے کے وقت ہی اس میں موجود ہو، بعد میں باقی رہا ہو یا نہ رہا ہو[1]، جیسے: أَسْوَدُ (کالا)۔

② **وصفِ عارضی**: ایسا وصف ہے جو کلمے کے وضع کیے جانے کے وقت تو اس میں موجود نہ ہو؛ لیکن استعمال میں اس کے اندر معنیٔ وصفی پیدا ہو گئے ہوں، جیسے: "أَرْبَعٍ" "مَرَرْتُ بِنِسْوَةٍ أَرْبَعٍ" (میں گذرا میں چار عورتوں کے پاس سے)۔ وصف کی دونوں قسموں میں سے وصفِ اصلی غیر منصرف کا سبب ہوتا ہے۔

③ **تانیث**: اسم میں علامتِ تانیث لفظی یا تقدیری کا ہونا، جیسے: "طَلْحَةُ" اور "دَارٌ"، علامت کے اعتبار سے تانیث کی چاروں قسمیں غیر منصرف کا سبب ہوتی ہیں: تانیث بالتاء اور تانیث معنوی کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو، جیسے: "طَلْحَةُ" اور "زَيْنَبُ"، تانیث بالف مقصورہ اور تانیث بالف ممدودہ میں سے ہر ایک تنہا دو سبب کے قائم مقام ہوتی ہے۔

④ **معرفہ**: اسم کا معین شئ پر دلالت کرنا[2]، معرفہ کی ساتوں قسموں میں سے غیر منصرف کا سبب صرف علم ہوتا ہے۔

تمرین

مندرجۂ ذیل کلمات میں وصف، تانیث اور معرفہ یعنی علم کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

---

① شرح جامی: ۱/۴۱۔ ② شرح جامی: ۱/۴۱۔

اسبابِ منع صرف میں سے کون سا سبب پایا جارہا ہے اس کو متعین کریں، وصف اور تانیث کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط پائی جارہی ہے یا نہیں؟ اس کی وضاحت کریں:

① أَبْيَضُ (سفید) ② مَكَّةُ ③ رُقَيَّةُ ④ أَحْوَجُ (زیادہ محتاج) ⑤ أَكْثَرُ ⑥ كُوْفَةُ ⑦ خَالِدَةُ ⑧ نِسَاءُ ⑨ عُظْمٰى ⑩ غَزَالَةُ ⑪ بَيْضَاءُ ⑫ سَمَاءُ ⑬ صُغْرٰى ⑭ نِسْوَةُ ⑮ أَسْفَلُ " (نیچا) ⑯ أَنْوَرُ ⑰ أَكْرَمُ ⑱ زَكِيَّةُ.

سبق: ⑳

⑤ **عجمہ**: عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان کا لفظ ہونا[1]، جیسے: "إِبْرَاهِيْمُ"۔

عجمہ کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دو شرطیں ہیں:

① عجمی زبان میں علم ہو، جیسے: إِسْمَاعِيْلُ، قَالُوْنُ.

② دو باتوں میں سے ایک بات ہو: کلمے میں یا تو تین حرف سے زائد ہوں، جیسے: إِبْرَاهِيْمُ، یا تین حرف ہوں اور درمیانی حرف متحرک ہو، جیسے: شَتَرُ (دیارِ بکر کے ایک قلعہ کا نام ہے)۔

⑥ **جمع**: اسم کا دو سے زائد پر دلالت کرنا، اپنے واحد میں لفظی یا تقدیری تغیر کی وجہ سے، جیسے: مَسَاجِدُ.

جمع کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دو شرطیں ہیں: ① جمع، منتہی الجموع کے وزن پر ہو۔

جمع منتہی الجموع: وہ جمع تکسیر ہے جس میں الف جمع کے بعد

---

① شرح جامی: ۴۴۔

دو حرف ہوں، جیسے: "مَسَاجِدُ"، "دَوَابُّ"، "دَابَّةٌ" کی جمع بمعنیٰ: (جانور)، یا تین حرف ہوں اور درمیانی حرف ساکن ہو، "مَصَابِیْحُ" مِصْبَاحٌ کی جمع بمعنیٰ: (چراغ)۔

④ اس کے آخر میں تا بشکلِ "ہا" نہ ہو، اگر آخر میں تا بشکل ہا ہوگی تو کلمہ منصرف ہوگا، جیسے: "صَيَاقِلَةٌ" صَيْقَلٌ" کی جمع، بمعنیٰ: تلواریں تیز کرنے والا۔

الفِ جمع: وہ الف ہے جس سے پہلے دو حرف متحرک اور مفتوح ہوں[1]۔

⑦ **ترکیب**: دو یا دو سے زائد کلموں کا ایک کرلینا، اس طور پر کہ کوئی حرف جز نہ ہو[2]۔

ترکیب کے غیر منصرف کا سبب بننے کی دو شرطیں ہیں: ① ترکیب اضافی اور اسنادی نہ ہو ② علم ہو، جیسے: بَعْلَبَكُ، حَضَرَمَوْتُ.

تمرین

مندرجۂ ذیل کلمات میں عجمہ، جمع اور ترکیب کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں، نیز ان کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط پائی جا رہی ہے یا نہیں؟ اس کی وضاحت کریں، اور ہر اسم غیر منصرف میں دو سبب متعین کریں:

① "مَضَاجِعُ" مَضْجَعٌ کی جمع، بمعنیٰ (خواب گاہ) ② "عَصَافِيْرُ" عُصْفُوْرٌ کی جمع، بمعنیٰ (چڑیا) ③ اِسْحَاقُ ④ آدَمُ ⑤ مُحَمَّدَ عَامِرُ ⑥ حَضَرَمَوْتُ ⑦ عُبَيْدِ الرَّحْمٰنِ ⑧ إِبْلِيْسُ ⑨ يَعْقُوْبُ ⑩ فَوَارِهُ" فَارِهَةٌ کی جمع، بمعنیٰ (خوبصورت لڑکی) ⑪ "فَرَازِنَةٌ" فِرْزَانٌ کی جمع، بمعنیٰ (شطرنج کی رانی)

---

① غایۃ التحقیق: ۴۔ فیوضاتِ ہادی شرح فارسی ہدایۃ النحو: ۶۳۔ ② شرح جامی: ۵۰۔

⑫ "قَنَادِيْلُ" "قِنْدِيْلٌ" کی جمع، بمعنیٰ (چراغ، فانوس) ⑬ مُسْلِمُوْنَ ⑭ مَعْدِيْكَرِبُ (ایک بادشاہ کا علم) ⑮ بِصْرِيٌّ (بصرہ کا رہنے والا) ⑯ لُوْطٌ ⑰ بَرَامِكَةٌ (ایک خاندان ہے) ⑱ صَيَارِفَةٌ صَرَّافٌ کی جمع، بمعنیٰ (خزانچی) ⑲ أَشَاعِرَةٌ "اَشْعَرِی" کی جمع (ابوالحسن اشعری کے عقائد کو ماننے والا)۔

سبق: ۳۱

⑧ **وزنِ فعل:** اسم کا فعل کے وزن پر ہونا، وزنِ فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ وزن یا تو فعل کے ساتھ خاص ہو اور اسم میں فعل سے منقول ہو کر استعمال ہو، مثلاً: بابِ تفعیل کی ماضی معروف "فَعَّلَ" جیسے: شَمَّرَ (حجاج بن یوسف کے گھوڑے کا علم)، اور ثلاثی مجرد کی ماضی مجہول "فُعِلَ" وغیرہ، جیسے: دُئِلَ (ایک قبیلہ کا علم)، یا اس وزن کے شروع میں حروف "أَتَيْنَ" میں سے کوئی حرف زائد ہو[1]، اور اس کے آخر میں "ۃ" بشکلِ ہا نہ آتی ہو، جیسے: "أَحْمَدُ، يَشْكُرُ، تَغْلِبُ" (بحالتِ علمیت)۔

فائدہ: وزنِ فعل کے غیر منصرف کا سبب بننے کے لیے مذکورہ دونوں شرطوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے، دونوں شرطیں جمع بھی ہو سکتی ہیں، اول کی مثال، جیسے: "شَمَّرَ"، دوسرے کی مثال، جیسے: "أَحْمَدُ"، تیسرے کی مثال، جیسے: "يَشْكُرُ"؛ یہ وزن فعل کے ساتھ خاص ہے اور اس کے شروع میں "أَتَيْنَ" میں سے "یا" زائد بھی ہے۔

---

① اگر اس وزن کے شروع میں حروفِ "أتین" میں سے کوئی حرف زائد نہیں ہے؛ بلکہ اصلی ہے تو وہ وزن غیر منصرف کا سبب نہیں بنے گا؛ لہٰذا "نَهْشَلٌ" (بمعنیٰ بہت بوڑھا) بروزن نَفْعَلُ، اور "ألوق" بروزنِ "أفعل"، جو "الوقة" بمعنیٰ جنون سے ماخوذ ہے، بحالتِ علمیت منصرف ہوں گے؛ اس لیے کہ اوّل میں "نون" دوسرے میں "ہمزہ" اصلی ہے۔

سبق: (۳۲)

(۹) **الف نون زائدتان:** اسم کے اخیر میں الف ونون کا زائد ہونا[1]، جیسے: عُثْمَانُ۔ الف ونون زائدتان اگر اسمِ ذات کے آخر میں ہوں تو الف ونون زائدتان کے غیرِ منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ وہ علم ہو، جیسے: "عُثْمَانُ"، اور اسمِ صفت کے آخر میں ہو تو الف ونون زائدتان کے غیر منصرف کا سبب بننے کی شرط یہ ہے کہ اس کی مؤنث "فَعْلَانَةٌ" کے وزن پر نہ آتی ہو، جیسے: "سَكْرَانُ" اس کی مؤنث "سَكْرَى" ہے، بمعنیٰ: (مدہوش)۔

اسمِ ذات: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اس کی کسی صفت کا لحاظ نہ کیا گیا ہو، جیسے: عِمْرَانُ[2]

اسمِ صفت: وہ اسم ہے جو کسی ذات پر دلالت کرے اور اس کی کسی صفت کا لحاظ کیا گیا ہو[3]، جیسے: سَكْرَانُ.

فائدہ: ہر اسم غیر منصرف جب اس پر الف ولام داخل ہو جائے یا وہ مضاف ہو جائے تو حالتِ جری میں اس پر کسرہ آجاتا ہے، تنوین نہیں آتی، جیسے: دَخَلْتُ فِيْ الْمَسَاجِدِ، فِيْ مَسَاجِدِكُمْ.

تمرین

مندرجۂ ذیل کلمات میں منصرف، غیر منصرف کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں اور غیر منصرف میں پائے جانے والے دو سبب کو متعین کریں، بعض کلمات

(۱) شرح جامی: ۵۱۔ رضی ۱/۵۱۔ (۲) شرح جامی: ۵۱، رضی: ۱/۴۷۔ (۳) المعجم المفصل فی النحو: ۱/۱۱۲۔

وزنِ فعل اور علم دوسبب پائے جانے کے باوجود منصرف ہیں، اس کی وجہ بیان کریں، اور بعض کلمات الف ونون زائدتان اور دوسرا سبب پائے جانے کے باوجود منصرف ہیں، اس کی وجہ بیان کریں:

① عَطْشَانُ اس کی مؤنث ہے عَطْشیٰ بمعنیٰ (پیاسا) ② أَبْیَضُ ③ أَحْمَدُ ④ رَحْمٰنُ اس کی مؤنث نہیں ہے ⑤ فَرْحَانٌ اس کی مؤنث ہے فَرْحَانَةٌ بمعنیٰ (خوش) ⑥ غَضْبَانُ اس کی مؤنث ہے غَضْبیٰ بمعنیٰ (غضبناک) ⑦ عُرْیَانٌ اس کی مؤنث ہے عُرْیَانَةٌ بمعنیٰ (ننگا) ⑧ نَدْمَانٌ اس کی مؤنث نَدْمَانَةٌ ہے بمعنیٰ: (ہم نشیں) ⑨ حَسَّانٌ اس کی مؤنث حَسَّانَةٌ آتی ہے بمعنیٰ (خوبصورت) ⑩ شَیْطَانٌ علم نہیں ہے اسمِ جنس ہے، اور مادہ "شَطَنٌ" ہے ⑪ نُعْمَانٌ ⑫ فَوْزَانٌ ⑬ غُفْرَانُ ⑭ تَغْلِبُ (بحالتِ علمیت) ⑮ بَذَّرُ (چاہِ زمزم کا علم) ⑯ عَثَّرُ (ایک ٹیلہ کا علم ہے) ⑰ خَضَّمُ (عبوس بن عمر تیمی کا نام ہے) ⑱ سَمِعَ (بحالتِ علمیت) ⑲ أَكْرَمُ ⑳ أَمْجَدُ ㉑ أَفْضَلُ.

تمرینی سبق: ㉝

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، منصرف اور غیر منصرف کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں، نیز غیر منصرف میں پائے جانے والے دوسببوں کی تعیین کریں:

① دَرَّسَتْ فَوْزِيَّةُ صُوْفِيَةَ (فوزیہ نے صوفیہ کو پڑھایا) ② نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ ③ عُثْمَانُ ثَالِثُ الْخُلَفَاءِ (عثمان تیسرے خلیفہ ہیں) ④ أَمَرْتُ أَحْمَدَ (میں نے احمد کو حکم دیا) ⑤ قُلْتُ لِأَحْمَدِكُمْ، نَظَرْتُ إِلىٰ بَذَّرَ (میں نے چاہِ زمزم دیکھا)

⑥ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللهِ (حضرت ابراہیم اللہ کے دوست ہیں) ⑦ خَيْرُ الْأَمَاكِنِ مَسَاجِدُ (بہترین جگہ مساجد ہیں) ⑧ ذَهَبْتُ إِلَى الْمَقَابِرِ (میں قبروں پہ گیا) ⑨ فَشِلَ أَسْجَدُ (اسجد فیل ہو گیا) ⑩ هَلْ أَسْمَاءُ عَالِمَةٌ (کیا اسماء عالمہ ہے؟) ⑪ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ أَزْنَبَ (گذرا میں ایک ذلیل آدمی کے پاس سے) ⑫ هٰذَا قَلْبٌ صَفْوَانٌ (یہ سخت دل ہے) ⑬ قَالَ اِبْنُ نَشْهَلٍ (نون اصلی ہے)۔ (تدریس النحو سے تعاون لیں)

سبق: ۳۴

اعراب کی کیفیت کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں:

① اعرابِ لفظی ② اعرابِ تقدیری ③ اعرابِ محلی

① **اعرابِ لفظی**: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود ہو، جیسے: جَاءَ نَبِيلٌ، رَأَيْتُ نَبِيلًا، مَرَرْتُ بِنَبِيلٍ.

② **اعرابِ تقدیری**: وہ اعراب ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو؛ بلکہ پوشیدہ ہو، جیسے: جَاءَتْ سَلْمٰی، رَأَيْتُ سَلْمٰی، مَرَرْتُ بِسَلْمٰی.

③ **اعرابِ محلی**: وہ اعراب ہے جو اسم مبنی پر آتا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اسم مبنی ایسی جگہ واقع ہے کہ اگر اس کی جگہ کوئی اسم معرب ہوتا تو لفظاً یا تقدیراً اس پر اعراب آجاتا ہے[1]، جیسے: "جَاءَ هٰؤُلَاءِ" میں "هٰؤُلَاءِ".

فائدہ: **حالتِ رفعی**: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسم مرفوع واقع ہو۔

حالتِ نصبی: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسمِ منصوب واقع ہو۔

---

① النحو الوافی: ۱ / ۸۴۔

حالتِ جری: اسم کی وہ حالت ہے جس میں اسمِ مجرور واقع ہو۔

سبق: ۳۵

اسمِ متمکن کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسمیں ہیں:

① **مفرد منصرف صحیح:** وہ اسم ہے جو تثنیہ، جمع اور غیر منصرف نہ ہو اور اس کا آخری حرف، حرفِ علت نہ ہو، جیسے: خَالِدٌ .

② **مفرد منصرف قائم مقام صحیح:** وہ اسم منصرف ہے جس کے آخر میں واو یا یاء ماقبل ساکن ہو[1]، جیسے: دَلْوٌ (ڈول)، مَدَنِيٌّ (مدینہ منورہ کا رہنے والا)۔

③ **جمع مکسر منصرف:** وہ جمع مکسر ہے جو منصرف ہو، جیسے: رِجَالٌ .

ان تینوں کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ، حالتِ نصبی میں فتحہ اور حالتِ جری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ خَالِدٌ ، وَمَدَنِيٌّ ، وَرِجَالٌ ، رَأَيْتُ خَالِدًا ، وَمَدَنِيًّا ، وَرِجَالًا ، مَرَرْتُ بِخَالِدٍ ، وَمَدَنِيٍّ ، وَرِجَالٍ .

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب اور خط کشیدہ الفاظ میں اسمِ متمکن کی سولہ قسموں میں سے کون سی قسم ہے؟ اس کو متعین کرنے کے بعد اس کا اعراب بیان کریں:

① سَجْدَةُ السَّهْوِ وَاجِبَةٌ (سجدہ سہو واجب ہے) ② أَقْلَامُ مِصْرِيٍّ نَفِيْسَةٌ (مصری شخص کے قلم عمدہ ہیں) ③ خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ ﷺ (بہترین سیرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت ہے) ④ صِدْتُ ظَبْيًا (میں نے ایک ہرن کا شکار کیا)

① النحو الوافی: ۱/ ۱۸۷۔ ہدایۃ النحو: ۹۔

⑤ شَاهَدَ النَّاسُ الْهِلَالَ (لوگوں نے ''پہلی رات کا'' چاند دیکھا) ⑥ سَمِعْنَا الْأَخْبَارَ (ہم نے خبریں سنیں)۔

سبق: ㊱

④ **جمع مؤنث سالم:** اس سے مراد وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف اور لمبی تاء زائد ہو، اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ اور حالتِ نصبی وجری میں کسرہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَتْ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ .

⑤ **غیر منصرف:** (اس کی تعریف گذر چکی) اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ اور حالتِ نصبی وجری میں فتحہ کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ.

⑥ **اسمائے ستہ مکبرہ:** یعنی یہ چھ اسم: أَبٌ (والد)، أَخٌ (بھائی)، حَمٌ (دیور)، هَنٌ (شرمگاہ)، فَمٌ (منھ) اور ذُوْ (والا)؛ جب کہ اسمِ جنس کی طرف مضاف ہو، جب کہ حالتِ تصغیر میں نہ ہوں، تثنیہ اور جمع نہ ہوں یاء متکلم کے علاوہ کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب حالتِ رفعی میں واو، حالتِ نصبی میں الف اور حالتِ جری میں یاء کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ أَبُوْكَ، رَأَيْتُ أَبَاكَ، مَرَرْتُ بِأَبِيْكَ .

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب اور خط کشیدہ الفاظ میں اسمِ متمکن کی سولہ قسموں میں سے کون سی قسم ہے؟ اس کو متعین کر کے اس کا اعراب بیان کریں:

① أَبُوْنَا آدَمُ ② وَهَبْتُ لِأَخِيْكَ (میں نے تمہارے بھائی کو ہدیہ کیا)
③ قَالَ زَيْدٌ لِأَخِيْهِ (زید نے اپنے بھائی سے کہا) ④ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ذِيْ لُبٍّ
(میں ایک عقل والے مرد کے پاس سے گزرا) ⑤ هُوَ ذُوْ عِلْمٍ (وہ علم والا ہے)
⑥ رَأَيْتُ حَمَاكِ (میں نے تیرے دیور کو دیکھا) ⑦ أُسْتُرْ هَنَاكَ (اپنی شرمگاہ چھپا)
⑧ اَلْحَسَنَاتُ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ (نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں) ⑨ مَرَرْتُ
بِالصَّالِحَاتِ (میں نیک عورتوں کے پاس سے گزرا) ⑩ كَتَبْتُ فِي السِّجِلَّاتِ
(میں نے رجسٹروں میں لکھا) ⑫ بَعَثَ اللهُ فِيْكُمْ أَنْبِيَاءَ (اللہ نے تم میں نبیوں کو
بھیجا) ⑬ قَالَتْ عَائِشَةُ ⑭ جِئْتُ بِيَزِيْدَ (میں یزید کو لے آیا)۔

سبق: ۳۷

⑦ **تثنیہ**: وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے اور اس کے واحد کے آخر میں الف یا یائے ماقبل مفتوح اور نونِ مکسور زیادہ کر دیا گیا ہو، جیسے: رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ.

⑧ **اِثْنَانِ، اِثْنَيْنِ، اِثْنَتَانِ، اِثْنَتَيْنِ**.

⑨ "**كِلَا**" اور "**كِلْتَا**" جب کہ ضمیر کی طرف مضاف ہوں۔

ان تینوں کا اعراب حالتِ رفعی میں الف اور حالتِ نصبی وجری میں یاء ماقبل مفتوح کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ رَجُلَانِ وَاثْنَانِ وَكِلَاهُمَا، رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَكِلَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِرَجُلَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَكِلَيْهِمَا .

فائدہ: "كِلَا" اور "كِلْتَا" اگر اسمِ ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اعراب تینوں حالتوں میں تقدیری ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ كِلَا الرَّجُلَيْنِ، رَأَيْتُ كِلَا الرَّجُلَيْنِ،

مَرَرْتُ بِكِلَا الرَّجُلَيْنِ.[1]

⑩ **جمع مذکر سالم:** وہ اسم ہے جو دو سے زائد پر دلالت کرے، اور اس کے واحد کے آخر میں واو ماقبل مضموم یا یائے ماقبل مکسور اور نونِ مفتوح زیادہ کردیا گیا ہو، جیسے: مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِيْنَ.

⑪ "**عِشْرُوْنَ، عِشْرِيْنَ**" بیس سے، "**تِسْعُوْنَ، تِسْعِيْنَ**" نوے تک، "سِنُوْنَ، سِنِيْنَ" (سَنَةٌ" کی جمع بمعنیٰ: سال) وغیرہ۔

⑫ "**أُولُوْ**" والے، یہ ہمیشہ اسمِ جنس کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: أُوْلُوْ مَالٍ مال والے۔ ان تینوں کا اعراب حالتِ رفعی میں واو ماقبل مضموم اور حالتِ نصبی وجری میں یائے ماقبل مکسور کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ مُسْلِمُوْنَ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا وَأُولُوْ مَالٍ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا وَأُولِيْ مَالٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ وَعِشْرِيْنَ رَجُلًا وَأُولِيْ مَالٍ.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور خط کشیدہ الفاظ میں تثنیہ اور جمع متعین کرنے کے بعد اعراب بیان کریں:

① يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ (عقل والے نصیحت حاصل کرتے ہیں) ② اَللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ (اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مددگار ہے) ③ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ (ایک۔آدمی۔ کا کھانا دو کو کافی ہوتا ہے) ④ هٰذَانِ سَاحِرَانِ

---

[1] درایۃ النحو: ۴۸۔ غایۃ التحقیق: ۳۰۔ الکواکب الدریۃ: ۳۰۔

(یہ دونوں جادوگر ہیں) ⑤ کِلَا الطِّفْلَيْنِ ذَكِيَّانِ (دونوں بچے ذہین ہیں) ⑥ وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلَاثِيْنَ لَيْلَةً (اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا) ⑦ لَعِبَ أَرْبَعُوْنَ وَلَدًا (چالیس لڑکے کھیلے) ⑧ أَخَذْتُ كِلَيْهِمَا (میں نے وہ دونوں لیے)۔

سبق: ۳۸

⑬ **اسمِ مقصور**: وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو[1]، جیسے: اَلْعَصَا، وَعَصًا۔

⑭ **غیر جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم**: وہ اسم ہے جو جمع مذکر سالم کے علاوہ ہو اور یائے متکلم کی طرف مضاف ہو، جیسے: غُلَامِيْ، ان کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصبی میں فتحہ تقدیری، حالتِ جری میں کسرہ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ الْعَصَا وَغُلَامِيْ، رَأَيْتُ الْعَصَا وَغُلَامِيْ، مَرَرْتُ بِالْعَصَا وَغُلَامِيْ۔

⑮ **اسمِ منقوص**: وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء لازمہ ماقبل مکسور ہو[2]،

---

① درایۃ النحو: ۵۱۔ خواہ الف لفظوں میں باقی رہے، جیسے: "اَلْعَصَا" اس کی اصل "اَلْعَصَوُ" ہے واو متحرک ماقبل مفتوح ہے واو کو الف سے بدل دیا "اَلْعَصَا" ہوگیا، خواہ الف ساقط ہو جائے، جیسے: "عَصًا" اس کی اصل "عَصَوٌ" ہے واو متحرک ماقبل مفتوح ہے واو کو الف سے بدل دیا "عَصَانْ" ہوگیا، الف اور تنوین (نون ساکن) دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو حذف کر دیا "عَصًا" ہوگیا۔ ② خواہ وہ یاء لفظوں میں باقی رہے، جیسے: "اَلْقَاضِيْ" اس کی اصل "اَلْقَاضِيُ" ہے، کسرے کے بعد یاء پر ضمہ دشوار ہوتا ہے یاء کو ساکن کر دیا "اَلْقَاضِيْ" ہوگیا، خواہ وہ یاء لفظوں سے ساقط ہو جائے، جیسے: "قَاضٍ" اس کی اصل "قَاضِيٌ" ہے، کسرے کے بعد یاء پر ضمہ دشوار ہوتا ہے یاء کو ساکن کر دیا "قَاضِيْنْ" ہوگیا، یاء اور تنوین دو ساکن جمع ہوگئے، اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا "قَاضٍ" ہوگیا۔ (النحو الوافی: ۴/ ۱۶۳۔ شرح شذور الذہب: ۸۰۔ الدروس النحویۃ: ۳/ ۲۹)۔

جیسے: اَلْقَاضِيْ وَ قَاضٍ۔ اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ تقدیری، حالتِ نصبی میں فتحہ لفظی اور حالتِ جری میں کسرۂ تقدیری کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ الْقَاضِيْ، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ.

⑯ جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم: جیسے: مُسْلِمِيَّ اس کا اعراب حالتِ رفعی میں واو تقدیری، حالتِ نصبی وجری میں یاء لفظی کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: جَاءَ مُسْلِمِيَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ.

فائدہ: ''مُسْلِمِيَّ'' (بحالتِ رفعی) کی اصل ''مُسْلِمُوْنَ يَ'' تھی، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا، ''مُسْلِمُوْيَ'' ہوگیا، واو اور یاء ایک کلمے میں جمع ہو گئے، ان میں سے پہلا ساکن ہے، بقاعدۂ ''سَيِّدٌ'' واو کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا اور یاء کی مناسبت سے میم کے ضمے کو کسرے سے بدل دیا، ''مُسْلِمِيَّ'' ہوگیا۔ اور حالتِ نصبی وجری میں اس کی اصل ''مُسْلِمِيْنَ يَ'' تھی، نون اضافت کی وجہ سے گر گیا ''مُسْلِمِيْ يَ'' ہوگیا، یاء کا یاء میں ادغام کر دیا، ''مُسْلِمِيَّ'' ہوگیا[1]۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور خط کشیدہ الفاظ میں اسمِ متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے قسم متعین کرنے کے بعد اعراب بیان کریں:

① اِسْمُهُ يَحْيٰى (اس کا نام یحییٰ ہے) ② هٰذَا كِتَابِيْ (یہ میری کتاب ہے) ③ أَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرٰى (اس نے اس کو بڑی نشانی دکھائی) ④ ضَاقَ صَدْرِيْ

① ہدایۃ النحو: ۱۳۔

(میرا سینہ تنگ ہوگیا) ⑤ اَلدَّاعِيْ زَيْدٌ (دعوت دینے والا زید ہے) ⑥ لَقِيْتُ مُكْرِمِيَّ (میں نے اپنے اکرام کرنے والوں سے ملاقات کی) ⑦ نَزَلْتُ الْوَادِيَ (میں وادی میں اترا) ⑧ مَرَرْتُ بِمَخْدُوْمِيَّ (میں اپنے مخدومین کے پاس سے گزرا) ⑨ نَظَرْتُ إِلَى الرَّاعِيْ (میں نے چرواہے کی طرف دیکھا) ⑩ قَالَ مُوْسىٰ لِفَتَاهُ (موسیٰ نے اپنے جوان (خادم) سے کہا) ⑪ اَلْمَعَاصِيْ مُهْلِكَةٌ (معاصی ہلاک کرنے والے ہیں) ⑫ كَسَبَتْ أَيْدِيْكُمْ (کمایا تمھارے ہاتھوں نے)۔

سبق: ۳۹

فائدہ: فعل کی اعراب کے اعتبار سے تین حالتیں ہیں:

① **حالتِ رفعی**: وہ حالت ہے جس میں فعلِ مضارع مرفوع واقع ہو؛ یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ فعلِ مضارع عاملِ ناصب وجازم سے خالی ہو، جیسے: يَضْرِبُ.

② **حالتِ نصبی**: وہ حالت ہے جس میں فعلِ مضارع منصوب واقع ہو، یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ فعلِ مضارع پر عاملِ ناصب (لَنْ، أَنْ وغیرہ) داخل ہوں، جیسے: لَنْ يَضْرِبَ.

③ **حالتِ جزمی**: وہ حالت ہے جس میں فعلِ مضارع مجزوم واقع ہو، یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ فعلِ مضارع پر عاملِ جازم (لَمْ، لَمَّا وغیرہ) داخل ہوں، جیسے: لَمْ يَضْرِبْ[1].

---

① النحو الوافی: ۴/۲۷۷۔

فعلِ مضارع کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے چار قسمیں ہیں:

① **فعلِ مضارع صحیح مجرد از ضمیر بارز مرفوع:** وہ فعلِ مضارع ہے جس کے آخر میں حرفِ علت نہ ہو، تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو، جیسے: یَضْرِبُ۔ اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمہ، حالتِ نصبی میں فتحہ اور حالتِ جزمی میں سکون کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: هُوَ یَسْمَعُ، لَنْ یَّسْمَعَ، لَمْ یَسْمَعْ.

② **مضارع مفرد معتل واوی ویائی:** وہ فعلِ مضارع ہے جس کے آخر میں حرفِ علت واو یا یاء ہو، تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو، جیسے: یَدْعُوْ وَیَرْمِيْ.

اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمۂ تقدیری، حالتِ نصبی میں فتحۂ لفظی اور حالتِ جزمی میں لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: هُوَ یَغْزُوْ وَیَرْمِيْ وہ جہاد کرتا ہے، وہ پھینکتا ہے۔ لَنْ یَغْزُوَ وَلَنْ یَّرْمِيَ، لَمْ یَغْزُ وَلَمْ یَرْمِ.

سبق: ۴۰

③ **مضارع مفرد معتل الفی:** وہ فعل مضارع ہے جس کے آخر میں حرفِ علت الف ہو، تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمیر بارز مرفوع سے خالی ہو، جیسے: "یَرْضیٰ" اس کا اعراب حالتِ رفعی میں ضمۂ تقدیری، حالتِ نصبی میں فتحۂ تقدیری اور حالتِ جزمی میں لام کلمہ کے حذف کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے: هُوَ یَرْضیٰ، لَنْ یَرْضیٰ، وَلَمْ یَرْضَ.

④ مضارع صحیح یا معتل باضمائر بارزہ مرفوعہ ونونِ نسائی

مذکورہ: وہ فعلِ مضارع، صحیح یا معتل ہے جس کے آخر میں نون کے ساتھ تثنیہ، جمع مذکر غائب وحاضر اور واحد مؤنث حاضر کی ضمائر بارزہ مرفوعہ میں سے کوئی ایک ہو، جیسے:

يَضْرِبَانِ، يَضْرِبُوْنَ وَتَضْرِبِيْنَ.

اس کا اعراب حالتِ رفعی میں اثباتِ نون اور حالتِ نصبی اور جزمی میں حذفِ نون کے ساتھ ہوتا ہے۔

تثنیہ حالتِ رفعی: هُمَا يَضْرِبَانِ، وَيَغْزُوَانِ، وَيَرْمِيَانِ، وَيَرْضَيَانِ.

جمع حالتِ رفعی: هُمْ يَضْرِبُوْنَ، وَيَغْزُوْنَ، وَيَرْمُوْنَ، وَيَرْضَوْنَ.

واحد مؤنث حاضر حالتِ رفعی: أَنْتِ تَضْرِبِيْنَ، وَتَغْزِيْنَ، وَتَرْمِيْنَ، وَتَرْضَيْنَ.

تثنیہ حالتِ نصبی اور جزمی: لَنْ يَضْرِبَا، وَلَنْ يَغْزُوَا، وَلَنْ يَرْمِيَا، وَلَنْ يَرْضَيَا، وَلَمْ يَضْرِبَا وَلَمْ يَغْزُوَا، وَلَمْ يَرْمِيَا، وَلَمْ يَرْضَيَا.

جمع حالتِ نصبی وجزمی: لَنْ يَضْرِبُوْا، وَلَنْ يَغْزُوْا، وَلَنْ يَرْمُوْا، وَلَنْ يَرْضَوْا، وَلَمْ يَضْرِبُوْا، وَلَمْ يَغْزُوْا، وَلَمْ يَرْمُوْا، وَلَمْ يَرْضَوْا.

واحد مؤنث حاضر حالتِ نصبی اور جزمی: لَنْ تَضْرِبِيْ، وَلَنْ تَغْزِيْ، وَلَنْ تَرْمِيْ، وَلَنْ تَرْضَيْ، وَلَمْ تَضْرِبِيْ، وَلَمْ تَغْزِيْ، وَلَمْ تَرْمِيْ، وَلَمْ تَرْضَيْ.

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب، اور خط کشیدہ کلمات میں مضارع کی وجوہِ اعراب کے اعتبار سے قسم متعین کرنے کے بعد اعراب بیان کریں:

① لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ (جس کی تم عبادت کرتے ہو میں عبادت نہیں کرتا)
② سَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ (عنقریب تمھارا رب تمھیں عطا کرے گا) ③ يُرِيْدَانِ أَنْ يُخْرِجَاكُمْ (وہ دونوں تم کو نکالنا چاہتے ہیں) ④ أَلَمْ تَرَ مَدْرَسَتِيْ (کیا تم نے میرا مدرسہ نہیں دیکھا؟) ⑤ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ (ہرگز یہود آپ سے راضی نہ ہوں گے)
⑥ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ (وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے) ⑦ لَنْ يَّنَالُوْا خَيْرًا (ہرگز وہ خیر کو نہ پائیں گے) ⑧ إِنْ تَأْتِنِيْ، آتِكَ (اگر تو میرے پاس آئے گا تو میں تیرے پاس آؤں گا) ⑨ لَمْ تَدْعِيْ لَنَا (تو نے ہمارے لیے دعا نہیں کی) ⑩ أَلَمْ تَخَافُوْا أَحَدًا فِي الْغَابَةِ (کیا تم جنگل میں کسی سے نہیں ڈرے؟)۔

سبق: (۴۱)

عامل کی دو قسمیں ہیں: ① عاملِ لفظی ② عاملِ معنوی

① **عاملِ لفظی:** وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود ہو۔

② **عاملِ معنوی:** وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو۔

عاملِ لفظی کی تین قسمیں ہیں: ① **حروف** ② **افعال** ③ **اسماء**

حروفِ عاملہ کی دو قسمیں ہیں: ① حروفِ عاملہ در اسم ② حروفِ عاملہ در فعل

① **حروفِ عاملہ در اسم:** وہ حروفِ عاملہ ہیں جو اسم میں عمل کرتے ہیں ان کی پانچ قسمیں ہیں: ① حروفِ جر ② حروفِ مشبہ بالفعل ③ ما و لا مشابہ بلیس ④ لائے نفی جنس ⑤ حروفِ ندا۔

① **حروفِ جر:** وہ حروف ہیں جو فعل یا شبہ فعل یا معنیٔ فعل کا اپنے مابعد اسم

کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں[۱]۔

فعل کی مثال، جیسے: مَرَرْتُ بِعَامِرٍ، شبہ فعل کی مثال، جیسے: أَنَا مَارٌّ بِزَيْدٍ، (میں زید کے پاس سے گذرنے والا ہوں)، معنئ فعل کی مثال، جیسے: هٰذَا فِي الدَّارِ أَبُوْهُ.

حروفِ جر سترہ ہیں: بَا، تَا، کَافْ، لَامْ، وَاوُ الْقَسَم، مُنْذُ، مُذْ، خَلَا، رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، عَلٰى، حَتّٰى، إِلٰى. یہ حروف اسم کو جر دیتے ہیں، جیسے: "فِي الدَّارِ" اس مثال میں "فِيْ" نے "اَلدَّارِ" اسم کو جر دے دیا۔

سبق: ۴۲

② **حروفِ مشبہ بالفعل**: وہ حروف ہیں جو فعلِ متعدی سے لفظاً، معنیً اور عملاً مشابہت رکھتے ہوں[۲]، یہ چھ ہیں:

① إِنَّ (بے شک) ② أَنَّ (کہ) ③ كَأَنَّ (گویا کہ) ④ لٰكِنَّ (لیکن) ⑤ لَيْتَ (کاش کہ) ⑥ لَعَلَّ (شاید کہ)۔

یہ جملہ اسمیہ، یعنی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، ان کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو "ان کا اسم" اور خبر کو "ان کی خبر" کہتے ہیں، یہ اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، جیسے: إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ (بے شک زید کھڑا ہے)، "إِنَّ" اور "أَنَّ" تحقیق (کلام کو ثابت کرنے) کے لیے، "كَأَنَّ" تشبیہ (اسم کو خبر کے ساتھ ایسے معنی میں تشبیہ دینے کے لیے جس میں خبر مشہور ہے) کے لیے، "لٰكِنَّ" استدراک (کلامِ سابق سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے) کے لیے، "لَيْتَ" تمنی (کسی کام کی آرزو ظاہر

---

① ہدایۃ النحو: ۱۰۱۔ کافیہ: ۱۱۲۔ ② غایۃ التحقیق: ۲۸۳۔ درایۃ النحو: ۲۴۹۔ رضی شرح کافیہ: ۴/۲۴۷۔

کرنے) کے لیے، اور "لَعَلَّ" ترجی (کسی کام کی امید ظاہر کرنے) کے لیے استعمال ہوتا ہے [۱]۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، نیز حروفِ جر اور حروفِ مشبہ بالفعل کی شناخت کرکے ان کا عمل بیان کریں، جن مثالوں کا اعراب غلط ہے اُن کو درست کریں:

① خَرَجْتُ مِنَ الْمَسْجِدِ، ② يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللهِ ③ زَيْدٌ كَالْقَمَرِ ④ إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ فَائِزُوْنَ (بے شک مسلمان کامیاب ہیں) ⑤ عَلِمْتُ أَنَّ اللهَ وَاحِدٌ (میں نے اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا یقین کرلیا) ⑥ ذَهَبْتُ إِلَى الْمَطَارِ (میں ہوائی اڈے گیا) ⑦ لَيْتَ أَخَا عَمْرٍو حَاضِرٌ (کاش کہ عمرو کا بھائی حاضر ہوتا!) ⑧ عَرَفْتُ أَنَّ الْوَلَدَيْنِ ذَكِيَّانِ (میں نے دونوں لڑکوں کے ذہین ہونے کو جان لیا) ⑨ سَلَّمْتُ عَلَى الأُسْتَاذِ (میں نے استاذ کو سلام کیا) ⑩ كَأَنَّ الْجَمَلُ فِيْلاً (گویا کہ اونٹ ہاتھی ہے) ⑪ لَعَلَّ أَبُوْ خَالِدٍ مُهَنْدِسًا (شاید کہ خالد کا باپ انجینیر ہے)۔

سبق: ۴۳

③ **ما و لا مشابہ بلیس:** وہ حروف ہیں جو نفی میں اور مبتدا خبر پر داخل ہونے میں لیس (فعلِ ناقص) کے مشابہ ہوں، یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، جیسے: مَا سَعِيْدٌ جَاهِلًا (سعید جاہل نہیں ہے)، لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ (ایک یا کوئی شخص تم سے افضل نہیں ہے)۔

---

① قطر الندیٰ: ۱۴۸۔ النحو الوافی ۱/ ۶۳۲۔

فائدہ: "لَا" کے عمل کرنے کی شرط یہ ہے کہ اسم نکرہ ہو[1]۔

④ **لائے نفی جنس**: وہ حرف ہے جو جنس سے صفت کی نفی کے لیے وضع کیا گیا ہو[2]، یہ اکثر اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے، جیسے: لَا كِتَابَ رَجُلٍ جَيِّدٌ (کسی مرد کی کوئی کتاب عمدہ نہیں ہے)، اس مثال میں "لَا" کے ذریعہ جنسِ کتاب سے صفت جودت (عمدگی) کی نفی کی گئی ہے۔ (ترکیب تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)

باعتبارِ عمل لائے نفی جنس کے بعد آنے والے اسم کی چار صورتیں ہیں:

① **معرب منصوب**: جب کہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ، مضاف یا مشابہ مضاف بلا فصل واقع ہو، مضاف کی مثال: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِي الدَّارِ (مرد کا کوئی غلام ہوشیار گھر میں نہیں ہے)۔ مشابہ مضاف کی مثال، جیسے: لَا طَالِعًا جَبَلًا غَافِلٌ (کوئی پہاڑ پر چڑھنے والا غافل نہیں ہے)۔

② **مبنی بر فتحہ**: جب کہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفردہ (جو مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو) بلا فصل واقع ہو، جیسے: لَا رَجُلَ فِي الدَّارِ (گھر میں کوئی مرد نہیں ہے)۔

سبق: (۴۴)

③ **معرب مرفوع**: جب کہ لائے نفی جنس کے بعد اسم معرفہ ہو یا ایسا نکرہ ہو کہ اس کے اور "لائے نفی جنس" کے درمیان کسی اسم کا فاصلہ لایا گیا ہو، واضح رہے کہ

---

① ہدایۃ النحو: ۱۳۱۔ النحو الوافی: ۱/ ۸۸۔ ② لا مشابہ بلیس ایک یا ایک سے زائد افرادِ جنس سے صفت کی نفی کا احتمال رکھتا ہے، جیسے: لا كتابٌ في الحقيبة، بیگ میں ایک یا کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔ لا نفی جنس افرادِ جنس سے صفت کی نفی کرتا ہے، جیسے: لا كتابَ في الحقيبة، بیگ میں کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔

ایسی صورت میں "لَا" کو دوسرے اسم (مسندالیہ) کے ساتھ مکرر لانا ضروری ہوگا، اس وقت لا ملغیٰ ہوگا یعنی عمل نہیں کرے گا، اور وہ اسم ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہوگا، جیسے: لَا زَيْدٌ عِنْدِيْ وَلَا عَمْرٌو (میرے پاس نہ زید ہے اور نہ عمرو ہے)، لَا فِي الدَّارِ رَجُلٌ وَلَا اِمْرَأَةٌ (گھر میں نہ کوئی مرد ہے اور نہ عورت)۔

فائدہ: مشابہ مضاف: وہ اسم ہے جو مضاف نہ ہو؛ لیکن مضاف کی طرح دوسرے کلمے کے ملائے بغیر اس کے معنیٰ مکمل نہ ہوں[1]، جیسے: قَارِئٌ كِتَابًا (کتاب کو پڑھنے والا) میں "قَارِئٌ" اسماء عدد ناصبہ بھی مشابہ مضاف ہوتے ہیں، جیسے: عِشْرُوْنَ رَجُلًا میں عِشْرُوْنَ.

④ **پانچ صورتوں کا جواز:** جب کہ لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفردہ بلا فصل واقع ہو اور بغیر فصل کے دوسرے نکرہ مفردہ کے ساتھ "لَا" کو مکرر لایا گیا ہو، پانچ صورتیں یہ ہیں:

① دونوں کا فتحہ، جیسے: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، اس صورت میں دونوں جگہ لائے نفی جنس کا اسم ہوگا، (اللہ کے سوا کوئی طاقت اور قوت نہیں ہے)۔

② دونوں کا رفع، جیسے: لَاحَوْلٌ وَلَاقُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ، اس وقت پہلا "لَا" ملغیٰ، اور دوسرا برائے تاکیدِ نفی زائد ہوگا، لائے نفی جنس کے بعد آنے والے دونوں اسم ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہوں گے۔

③ پہلے کا فتحہ، دوسرے کا رفع، جیسے: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةٌ إِلَّا بِاللّٰهِ،

---

① درایۃ النحو: ۱۱۳۔ قطر الندی: ۲۰۳۔ النحو الوافی: ۱/۶۹۱۔

اس صورت میں پہلا لائے نفی جنس کا اسم ہوگا، اور دوسرے کا پہلے کے محل پر عطف ہوگا، اور "لَا" برائے تاکیدِ نفی زائد ہوگا۔

④ پہلے کا فتحہ دوسرے کا نصب، جیسے: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةً إِلَّا بِاللّٰهِ، اس صورت میں پہلا لائے نفی جنس کا اسم ہوگا، اور دوسرے کا پہلے کے لفظ پر عطف ہوگا اور "لَا" برائے تاکیدِ نفی زائد ہوگا۔

⑤ پہلے کا رفع دوسرے کا فتحہ، جیسے: لَاحَوْلٌ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، اس صورت میں پہلا "لَا" مشابہ بلیس کا اسم ہوگا اور دوسرا لائے نفی جنس کا اسم ہوگا۔ (ترکیب تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، ما اور لا مشابہ بلیس اور لائے نفی جنس کی تعین کے بعد ان کا عمل بیان کریں، نیز لائے نفی جنس کے عمل کی صورت متعین کریں:

① لَا ابْنَ رَجُلٍ عَالِمٌ (مرد کا کوئی بیٹا عالم نہیں ہے) ② لَاسَيَّارَةٌ مَوْجُوْدَةً (ایک یا کوئی کار موجود نہیں ہے) ③ لَاثَمَرَ عَلَى الشَّجَرِ (درخت پر کوئی پھل نہیں ہے) ④ لَامَالٌ بَاقِيًا ⑤ لَاحَيَّةَ فِيْ بَيْتِنَا وَلَاعَقْرَبَ (ہمارے گھر میں نہ کوئی سانپ ہے اور نہ بچھو)، اس میں پانچ صورتیں بیان کریں ⑥ لَاخَيْرَ فِي الْجَهْلِ (جہالت میں کوئی خیر نہیں ہے) ⑦ لَاسَعِيْدٌ فِي الْفَصْلِ وَلَاخَالِدٌ ⑧ مَا الْحَقُّ مَغْلُوْبًا (حق مغلوب نہیں ہے) ⑨ لَاخَائِنِيْ وَطَنٍ سَالِمُوْنَ (وطن کی خیانت کرنے والے محفوظ نہیں ہیں) ⑩ لَاحَارِسِيْنَ بِاللَّيْلِ نَائِمُوْنَ (رات کے پہرہ دار سونے والے نہیں ہیں) ⑪ لَاسَمَكٌ فِي الْحَوْضِ وَلَاضِفْدَعٌ (حوض میں نہ مچھلی ہے اور نہ مینڈک) ⑫ مَا الْجَوُّ لَطِيْفًا (موسم خوشگوار نہیں ہے) ⑬ لَارَيْبَ فِيْهِ (اس میں کوئی شک نہیں ہے)۔

سبق: ۴۵

⑤ **حروفِ ندا:** وہ حروف ہیں جو کسی کو متوجہ کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں[1]، یہ "أَدْعُوْا" فعل کے قائم مقام ہوتے ہیں۔ حروفِ ندا پانچ ہیں:

① یَا ② أَیَا ③ هَیَا ④ أَيْ ⑤ ہمزہ مفتوحہ (أَ)

منادیٰ: وہ اسم ہے جس کو حرفِ ندا کے ذریعہ متوجہ کیا جائے، جیسے: یَا زَیْدُ! میں "زَیْدُ"۔ حروفِ ندا منادیٰ کو نصب دیتے ہیں۔

جب کہ منادیٰ مضاف ہو، جیسے: یَا عَبْدَ اللّٰهِ!، یا مشابہ مضاف ہو، جیسے: یَا طَالِعًا جَبَلًا!، یا نکرہ غیر معین ہو، جیسے: یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِيْ جب کہ اندھا کہے (اے مرد! میرا ہاتھ پکڑ)۔

اور اگر منادیٰ مفرد معرفہ ہو (مضاف اور مشابہ مضاف نہ ہو) تو علامت رفع پر مبنی ہوتا ہے، جیسے: یَا زَیْدُ، یَا زَیْدَانِ، یَا زَیْدُوْنَ. (ترکیب تدریس النحو میں دیکھیں)

فائدہ: علاماتِ رفع تین ہیں:

① ضمہ، مفرد منصرف صحیح، مفرد قائم مقام صحیح، جمع مکسر منصرف، غیر منصرف اور جمع مؤنث سالم وغیرہ میں ② الف، تثنیہ وغیرہ میں ③ واو، جمع مذکر سالم اور اسمائے ستہ مکبرہ وغیرہ میں۔

علاماتِ نصب چار ہیں: ① فتحہ، مفرد منصرف صحیح، مفرد قائم مقام صحیح، جمع مکسر منصرف، غیر منصرف اور اسمِ منقوص وغیرہ میں ② الف، اسمائے ستہ مکبرہ وغیرہ میں ③ یاء، تثنیہ اور جمع مذکر سالم وغیرہ میں ④ کسرہ، جمع مؤنث سالم وغیرہ میں۔

---

① کتاب سیبویہ: ۱/۳۸۰۔

علاماتِ جر تین ہیں: ① کسرہ، مفرد منصرف صحیح، مفرد قائم مقام صحیح، جمع مکسر منصرف اور جمع مؤنث سالم میں ② یاء اسمائے ستہ مکبرہ، تثنیہ اور جمع مذکر سالم وغیرہ میں ③ فتحہ، غیر منصرف میں۔

"أَيْ" اور "هَمْزَہ" منادیٰ قریب کے لیے، "أَيَا" اور "هَيَا" منادیٰ بعید کے لیے اور "يَا" منادیٰ قریب، بعید اور متوسط کے استعمال ہوتا ہے[1]۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اور حروفِ ندا کا عمل متعین کرنے کے بعد اس کی وجہ بیان کریں، نیز جن مثالوں میں اعراب غلط ہو اس کی تصحیح کریں:

① يَا اللّٰهُ ② يَا رَفِيعَ الْقَدْرِ ③ هَيَا نَاشِرًا عِلْمًا (اے علم کو پھیلانے والے) ④ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ ⑤ أَيَا آكِلًا مَالَ غَيْرِهِ ⑥ أَمُسَافِرُوْنَ جَاءَتِ الطَّيَّارَةُ (اے مسافرو! جہاز آگیا) ⑦ أَيْ رَجُلًا أُنْصُرْنِيْ (اے کوئی مرد میری مدد کر!) جب کہ مصیبت زدہ ایسی جگہ سے فریاد کرے جہاں وہ کسی کو نہ دیکھ رہا ہو، ان مثالوں میں اعراب صحیح کریں ⑧ يَا مَعْشَرُ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ⑨ هَيَا مُسْلِمِيْنَ ⑩ أَيْ ذُو الْمَالِ ⑪ أَعَبْدُ اللّٰهِ ⑫ أَيَا ضَارِبٌ وَلَدًا.

سبق: ۴۶

حروفِ عاملہ در فعل: وہ حروفِ عاملہ ہیں جو فعل میں عمل کرتے ہیں، ان کی دو قسمیں ہیں: ① حروفِ ناصبہ ② حروفِ جازمہ۔

---

① ہدایۃ النحو: ۱۱۵۔

حروفِ ناصبہ: وہ حروف ہیں جو فعلِ مضارع پر داخل ہوکر اس کو نصب دیتے ہیں۔

یہ چار ہیں: "أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ".

"أَنْ" کی مثال، جیسے: أَرِيْدُ أَنْ تَقُوْمَ میں تمہارے کھڑے ہونے کو چاہتا ہوں۔

"أَنْ" فعل کو مصدر کے معنیٰ میں کر دیتا ہے اسی لیے اس کو "أَنْ مصدريه" بھی کہتے ہیں؛ لہٰذا "أُرِيْدُ أَنْ تَقُوْمَ، أُرِيْدُ قِيَامَكَ" کے معنیٰ میں ہے۔

"لَنْ" کی مثال، جیسے: لَنْ يَّخْرُجَ عَامِرٌ (عامر ہرگز نہیں نکلے گا)۔

"لَنْ" زمانۂ مستقبل میں نفی کی تاکید کے لیے آتا ہے[1]، ترکیب ظاہر ہے۔

"كَيْ" کی مثال، جیسے: أَسْلَمْتُ؛ كَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا؛ تاکہ جنت میں داخل ہوجاؤں)، "كَيْ" کا ماقبل مابعد کا سبب ہوتا ہے[2]۔

"إِذَنْ" کی مثال، جیسے: إِذَنْ أُكْرِمَكَ (اس وقت میں آپ کا اکرام کروں گا)، اس شخص کے جواب میں جو کہے: أَنَا آتِيْكَ غَدًا (میں کل تمہارے پاس آؤں گا)، "إِذَنْ" کا استعمال کسی جملہ کے جواب میں ہوتا ہے۔

سبق: ٤٧

"أَنْ" چھ لفظوں کے بعد مقدر ہوتا ہے، اور فعلِ مضارع کو نصب دیتا ہے:

---

[1] یہ امام زمخشری کا مذہب ہے، جمہور کے نزدیک "لن" صرف نفی کے لیے استعمال ہوتا ہے، تاکید وتابید کے لیے استعمال نہیں ہوتا ہے، جیسے: "لن أكلم اليوم إنسيا، لن يتمنوه أبدا" (تفصیل مغنی اللبیب، النحو الوافی وغیرہ میں ملاحظہ ہو)۔ [2] درایۃ النحو: ٢١٥۔ حاشیہ فارشی بر شرح مأۃ عامل: ٣٨۔

① "حَتّٰی" (حرفِ جر) کے بعد، جیسے: سِرْتُ حَتّٰی أَدْخُلَ الْبَلَدَ (چلا میں شہر میں داخل ہونے تک)۔

② **لامِ جحد** کے بعد، جیسے: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ (اللہ ہرگز نہ عذاب دیتا ان کو)۔ لامِ جحد وہ لام ہے جو کان منفی کی خبر پر آتا ہے[1]۔

③ اس "أَوْ" کے بعد جو "إِلٰی" یا "إِلَّا" کے معنیٰ میں ہو، جیسے: لَأَلْزِمَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِيْ حَقِّيْ (میں ضرور تم سے چمٹا رہوں گا یہاں تک کہ تم مجھ کو میرا حق دے دو)۔

فائدہ: **نونِ وقایہ**: وہ نون ہے جو فعل اور حرف کے آخر کو کسرہ سے بچانے کے لیے لایا جائے، جیسے: ضَرَبَنِيْ، يَضْرِبُنِيْ،[2] إِنَّنِيْ، لَيْتَنِيْ۔

④ **واوِ صرف** کے بعد، جیسے: لَا تَأْكُلِ السَّمَكَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ (مچھلی نہ کھاؤ دودھ پینے کے ساتھ)۔

واوِ صرف: ایسا واؤ عاطفہ ہے جس کے بعد فعلِ مضارع "أَنْ" مقدرہ کی وجہ سے منصوب ہو، اور اس سے پہلے نفی محض یا طلب یعنی امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی اور عرض میں سے کوئی ایک ہو، اس کو "واوِ معیت" بھی کہتے ہیں[3]۔

⑤ "**لامِ كَيْ**" کے بعد، جیسے: أَسْلَمْتُ لِأَدْخُلَ الْجَنَّةَ (اسلام لایا میں تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں)۔

"لامِ كَيْ" وہ حرفِ جر ہے جس کا ماقبل مابعد کا سبب ہو[4]۔

⑥ اس "ف" کے بعد جو چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو۔

---

① غایۃ التحقیق: ۲۵۴۔ درایۃ النحو: ۲۱۶۔ الدروس النحویۃ: ۲/ ۱۲۔ ② النحو الوافی: ۱/ ۲۸۰۔ آسان نحو حصہ دوم: ۱۳۱۔ ③ المعجم المفصل فی النحو: ۲/ ۱۱۶۶۔ مغنی اللبیب: ۲/ ۳۶۱۔ قطر الندی: ۶۱۔ ④ قطر الندی: ۶۶۔ غایۃ التحقیق: ۲۵۶۔ درایۃ النحو: ۲۱۵۔

① **امر**، جیسے: زُرْنِي، فَأُكْرِمَكَ (آپ مجھ سے ملاقات کریں تو میں آپ کا اکرام کروں گا)۔

② **نھی**، جیسے: لَا تَشْتِمْنِي فَأُهِينَكَ (تم مجھے گالی نہ دو؛ کہ میں تمہیں ذلیل کروں گا)۔

③ **نفی**، جیسے: مَا تَأْتِينَا فَتُحَدِّثَنَا (آپ ہمارے پاس نہیں آئیں کہ ہم سے بات کریں)۔

④ **استفهام**، جیسے: أَيْنَ بَيْتُكَ؟ فَأَزُوْرَكَ (کہاں ہے آپ کا گھر کہ میں آپ کی زیارت کروں)۔

⑤ **تمنی**، جیسے: لَيْتَ لِيْ مَالًا فَأُنْفِقَ مِنْهُ (کاش! کہ میرے لیے کچھ مال ہوتا تو میں اس سے خرچ کرتا)۔

⑥ **عرض**، جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا (آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ بھلائی کو پہنچے)۔ (ترکیب تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، نیز بعض افعال بظاہر حروفِ ناصبہ کے نہ ہونے کے باوجود منصوب ہیں، اس کی وجہ بیان کریں اور مضارع کو نصب دینے والا عامل متعین کریں:

① حَضَرْتُ لِأَعُوْدَ الْمَرِيْضَ (میں حاضر ہوا؛ تا کہ بیمار کی عیادت کروں)

② إِذَنْ تَبْلُغَ الْمَجْدَ (اب تو بزرگی کو پہنچ جائے گا) اس شخص کے جواب میں جو کہ کہے: ذَكَرْتُ اللّٰهَ ③ يُرِيْدُ اللّٰهُ أَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ (اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے تخفیف کرنا

چاہتا ہے)۴ جِئْتُ لِأَتَعَلَّمَ (میں علم حاصل کرنے کے لیے آیا)۵ رَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا (ہم نے اس کو اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا؛ تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو جائے)۶ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ (اللہ تعالیٰ ہرگز ان پر ظلم نہ کرتا)۷ لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ (اللہ تعالیٰ ہرگز ان کی مغفرت نہ کرتا)۸ اِجْتَهِدْ أَوْ تَصِلَ إِلَى الْمَقْصُوْدِ (محنت کر یہاں تک کہ مقصود تک پہنچ جائے)۹ يُحْبَسُ الْمُتَّهَمُ أَوْ يُظْهِرَ بَرَائَتُهُ (متہم کو قید کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی براءت ظاہر ہو جائے)۱۰ لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِيَ مِثْلَهُ (نہ روک تو لوگوں کو برے کام سے اس کے ارتکاب کے ساتھ)
۱۱ مَا كُنْتُ لِأُخْلِفَ الْعَهْدَ (میں ہرگز وعدہ خلافی نہ کرتا)۱۲ لَنْ أُسَافِرَ إِلَىٰ أُسْتُرَالِيَا (میں ہرگز آسٹریلیا کا سفر نہیں کروں گا)۱۳ لَمْ يَأْمُرُوْا بِالْخَيْرِ، وَيَنْسَوْا أَنْفُسَهُمْ (نہیں حکم کیا انھوں نے بھلائی کا اپنے آپ کو فراموش کر کے)۱۴ سَافَرْتُ إِلَى الْحِجَازِ لِأَحُجَّ (میں نے حجاز پاک کا سفر کیا تاکہ حج کروں)۱۵ لَمْ يَجُوْدُوْا فَيَسُوْدُوْا (انھوں نے سخاوت نہیں کی کہ سردار ہوتے)۱۶ جُوْدُوْا فَتَسُوْدُوْا (سخاوت کرو تو سردار ہو جاؤ گے)۱۷ هَلْ كَتَبْتَ إِلَىٰ أَخِيْكَ فَيَحْضُرَ (کیا آپ نے اپنے بھائی کو لکھا کہ وہ حاضر ہو جائے؟)۱۸ لَيْتَ أَخِيْ حَاضِرٌ فَأَنْصَحَهُ (کاش کہ میرا بھائی حاضر ہوتا کہ میں اس کو نصیحت کرتا)۱۹ لَعَلِّيْ أَمْلِكُ نِصَابًا فَأُزَكِّيَ (شاید کہ میں نصاب کا مالک ہو جاؤں تو زکوۃ ادا کروں)، ترجی تمنی میں داخل ہے۔

سبق: ۴۸

حروفِ جازمہ: وہ حروف ہیں جو فعلِ مضارع کو جزم دیتے ہیں، وہ پانچ ہیں:

① لَمْ ② لَمَّا ③ لامِ امر ④ لائے نہی ⑤ إِنْ شرطیہ۔

① "**لَمْ**" اور ② "**لَمَّا**": یہ دونوں فعلِ مضارع کو ماضی منفی کے معنیٰ میں کر دیتے ہیں، جیسے: لَمْ یَضْرِبْ (اس نے نہیں مارا)، لَمَّا یَضْرِبْ (اس نے اب تک نہیں مارا)۔

③**لامِ امر**: وہ لام مکسور ہے جو فعل میں طلب کے معنیٰ پیدا کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو[1]، جیسے: لِیَضْرِبْ زَیْدٌ (چاہیے کہ زید مارے)۔

④**لائے نہی**: وہ "لا" ہے جو فعل کو نہ کرنے کی طلب کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے: لَا تَضْرِبْ (مت مار تو)[2]۔

⑤ "**إِنْ**" **شرطیہ**: دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، ترکیب میں پہلے جملہ کو "شرط" اور دوسرے کو "جزا" کہتے ہیں، جیسے: إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا)۔

① "إِنْ" شرطیہ فعل کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو، جیسے: إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا)، اس وقت جزم محلاً ہوگا؛ اس لیے کہ ماضی مبنی ہے معرب نہیں ہے۔

② کبھی کبھی جزا پر "فا" لے آتے ہیں، ان کی چند صورتیں یہ ہیں:

① جزا جملہ اسمیہ ہو، جیسے: إِنْ تَأْتِنِيْ فَأَنْتَ مُكْرَمٌ (اگر آپ میرے پاس آئیں گے تو آپ کا اکرام کیا جائے گا)۔

---

① قطر الندی: ۸۴۔ کافیہ: ۱۰۱۔ ② الدروس النحویہ: ۲۱/۳۔ کافیہ: ۱۰۱۔

④ جزا امر ہو، جیسے: إِنْ رَأَيْتَ زَيْدًا فَأَكْرِمْهُ (اگر آپ زید کو دیکھیں تو اس کا اکرام کریں)۔

③ جزا نہی ہو، جیسے: إِنْ أَتَاكَ عَمْرٌو فَلَا تُهِنْهُ (اگر آپ کے پاس عمرو آئے تو اس کی توہین نہ کریں)۔

④ جزا جملہ دعائیہ ہو، جیسے: إِنْ أَكْرَمْتَنِي فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا (اگر آپ میرا اکرام کرو گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے گا)۔ (ترکیب تدریس النحو میں دیکھیں)

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، عاملِ جازم کی شناخت کر کے وجوہِ اعراب کے اعتبار سے فعل مضارع کی حالت کو بیان کریں:

① وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ (تم دونوں اس درخت کے قریب مت جانا) ② لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (اللہ کی رحمت سے مایوس مت رہو) ③ إِنْ تُسَافِرْ بِالْقِطَارِ السَّرِيْعِ، تَصِلْ بِسُرْعَةٍ (اگر تو تیز رفتار ٹرین سے سفر کرے گا تو جلدی پہنچ جائے گا) ④ إِنْ فَشِلْتَ فِي الْاِمْتِحَانِ فَأَنَا أَضْرِبُكَ (اگر تم امتحان میں ناکام ہوئے تو میں تمہیں ماروں گا) ⑤ لَمَّا أَزُرْ مَكَّةَ (میں نے اب تک مکہ کی زیارت نہیں کی) ⑥ لِيَتَأَدَّبْ سَعِيْدٌ (چاہیے کہ سعید ادب حاصل کرے)۔

سبق: (۴۹)

مرفوعات آٹھ ہیں: ① فاعل ② نائبِ فاعل ③ مبتدا ④ خبر ⑤ حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر ⑥ افعالِ ناقصہ کا اسم ⑦ ما و لا مشابہ بلیس کا اسم ⑧ لائے نفی جنس کی خبر۔

منصوبات بارہ ہیں: ① مفعول بہ ② مفعول مطلق ③ مفعول لہ ④ مفعول معہ ⑤ مفعولِ فیہ ⑥ حال ⑦ تمیز ⑧ حروفِ مشبہ بالفعل کا اسم ⑨ ماولا مشابہ بلیس کی خبر ⑩ لائے نفی جنس کا اسم ⑪ افعالِ ناقصہ کی خبر ⑫ مستثنیٰ۔

مجرورات دو ہیں: مضاف الیہ اور وہ اسم جس پر حرفِ جر داخل ہو۔

فعل کی دو قسمیں ہیں: ① فعلِ ناقص ② فعلِ تام

① **فعلِ ناقص**: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو؛ بلکہ فاعل کی خبر یعنی صفت بیان کرنے کی ضرورت ہو، جیسے: "كَانَ، صَارَ" وغیرہ[1]۔

② **فعلِ تام**: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے، یعنی فاعل کی صفت بیان کرنے کی ضرورت نہ ہو، جیسے: "خَرَجَ، نَصَرَ" وغیرہ[2]۔

تمام فعل عامل ہوتے ہیں، عمل کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں:

① فعلِ معروف ② فعلِ مجہول

① **فعلِ معروف**: وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو یعنی اس کا فاعل معلوم ہو[3]، جیسے: "ضَرَبَ زَيْدٌ" میں "ضَرَبَ".

② **فعلِ مجہول**: وہ فعل ہے جس کی نسبت نائب فاعل کی طرف ہو، جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ (زید مارا گیا)، جُلِسَ أَمَامُكَ (تیرے سامنے بیٹھا) میں "ضُرِبَ" اور "جُلِسَ"[4].

فعلِ معروف: اگر لازم ہو تو وہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے: قَعَدَ عَمْرٌو.

---

① النحو الوافی: ۲/۱۵۰۔ ② النحو الوافی: ۲/۱۵۰۔ ③ المعجم المفصل فی النحو: ۲/۷۷۹۔ ④ المعجم المفصل فی النحو: ۲/۹۵۶۔

(عمرو بیٹھا)، اور سات اسموں: مفعولِ مطلق، مفعولِ لہ، مفعولِ معہٗ، مفعولِ فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔ اور اگر فعلِ متعدی ہے تو اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے: "ضَرَبَ زَیْدٌ" اور آٹھ اسموں: مفعول بہ، مفعولِ مطلق، مفعول لہ، مفعولِ معہٗ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

سبق: ۵۰

فعلِ لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا ہو جائے [1]، جیسے: "ذَھَبَ زَیْدٌ" میں "ذَھَبَ".

فعلِ متعدی: وہ فعل ہے جو صرف فاعل پر پورا نہ ہو؛ بلکہ مفعولِ بہ کی بھی ضرورت ہو [2]، جیسے: فَتَحَ سَالِمُ الْبَابَ (سالم نے دروازہ کھولا)، میں "فَتَحَ".

فاعل: وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا شبہ فعل ہو اور فعل یا شبہ فعل کی نسبت اس اسم کی طرف اس طور پر کی گئی ہو کہ وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ساتھ قائم ہے، اس پر واقع نہیں ہے [3] فعل کی مثال، جیسے: قَامَ زَیْدٌ، شبہ فعل کی مثال، جیسے: زَیْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْہُ عَمْرًوا (زید مارنے والا ہے اس کا باپ عمرو کو)۔

مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، جیسے: ضَرَبَ عَمْرٌو زَیْدًا (مارا عمرو نے زید کو)۔

مفعولِ مطلق: وہ مصدر ہے جو فعل یا شبہِ فعل کے بعد واقع ہو اور وہ مصدر اسی فعل یا شبہِ فعل کے معنیٰ میں ہو، جیسے: قَعَدْتُ قُعُوْدًا، جَلَسْتُ قُعُوْدًا

---

[1] المعجم المفصل: ۲/۷۶۷۔ النحو الوافی: ۲/۱۵۱۔ [2] النحو الوافی: ۲/۱۵۰۔ [3] ہدایۃ النحو: ۱۹۔

(میں اچھی طرح بیٹھ گیا)، أَنَا قَاعِدٌ قُعُوْدًا (میں اچھی طرح بیٹھنے والا ہوں)۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں اور فاعل، مفعول بہ اور مفعول مطلق کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کرنے کے بعد مسند اور مسند الیہ کو متعین کریں:

① حَفِظَ مُحَمَّدٌ الْكِتَابَ ② وَقَفَ الْجُنْدُ (لشکر کھڑا ہوا) ③ اِصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا (آپ ایسا صبر کیجیے جس میں شکایت نہ ہو) ④ كَلَّمَ اللهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ⑤ خَلَقَ اللهُ الْأَرْضَ ⑥ لَا تَعْمَلْ عَمَلَ السُّفَهَاءِ (بے وقوفوں کا کام مت کرو) ⑦ أَرْشَدَ الْأَنْبِيَاءُ النَّاسَ إِرْشَادًا (انبیاء نے لوگوں کی مکمل رہنمائی کی) ⑧ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ⑨ سَمِعَ الْأَوْلَادُ كَلَامَ اللهِ ⑩ ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے خوب پٹائی کی)۔

سبق: ۵۱

مفعول فیہ: وہ اسمِ زمان ومکان ہے جس میں فاعل کا فعل کیا گیا ہو[۱]، جیسے: صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھا)، مفعولِ فیہ کا دوسرا نام "ظرف" ہے۔

ظرف کی دو قسمیں ہیں: ① زمان ② مکان

ظرفِ زمان کی دو قسمیں ہیں: ① مبہم ② محدود

① **ظرفِ زمان مبہم:** وہ اسم ہے جو ایسے وقت پر دلالت کرے جس کی کوئی حد معین نہ ہو، جیسے: حِيْنٌ (وقت)۔

① النحو الوافی: ۲/ ۲۵۲۔ ہدایۃ النحو: ۳۶۔

۲ **ظرفِ زمان محدود:** وہ اسم ہے جو ایسے وقت پر دلالت کرے جس کی کوئی حد معین ہو، جیسے: لَيْلٌ (رات)۔

ظرفِ مکان کی دو قسمیں ہیں: ۱ مبہم ۲ محدود

۱ **ظرفِ مکان مبہم:** وہ اسم ہے جو ایسی جگہ پر دلالت کرے جس کی کوئی حد معین نہ ہو، جیسے: خَلْفٌ (پیچھے)۔

۲ **ظرفِ مکان محدود:** وہ اسم ہے جو ایسی جگہ پر دلالت کرے جس کی کوئی حد معین ہو، جیسے: مَسْجِدٌ (عبادت کرنے کی جگہ)[۱]۔

مفعولِ لہ: وہ اسم یعنی مصدر ہے جس کی وجہ سے فعلِ مذکور کیا گیا ہو[۲]، جیسے: قُمْتُ إِكْرَامًا لِزَيْدٍ (میں زید کے اکرام کے لیے کھڑا ہوا)۔

مفعولِ معہ: وہ اسم ہے جو واؤ بمعنیٰ "مَعَ" کے بعد واقع ہو، تا کہ فعل کے معمول یعنی فاعل یا مفعول بہ کے ساتھ ساتھ ہونے پر دلالت کرے[۳]، جیسے: جَاءَ الْبَرْدُ وَالْجُبَّاتِ (سردی جبوں کے ساتھ آئی)۔ "جَاءَ الْبَرْدُ مَعَ الْجُبَّاتِ" کے معنی میں ہے، كَفَاكَ وَزَيْدًا دِرْهَمٌ (کافی ہے تجھ کو اور زید کو ایک درہم) یہ "كَفَاكَ مَعَ زَيْدٍ دِرْهَمٌ" کے معنی میں ہے۔ (ترکیب تدریس النحو میں دیکھیں)

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، مفعول فیہ، مفعول لہ اور مفعولِ معہ کی شناخت اور وجہ شناخت بیان کریں:

---

۱ ہدایۃ النحو: ۷۳۔ ۲ ہدایۃ النحو: ۷۳۔ ۳ ہدایۃ النحو: ۷۳۔

① اِسْتَرَحْتُ حِيْنًا (میں نے کچھ دیر آرام کیا) ② أَكَلَ الْوَالِدُ وَالْأَبْنَاءَ (والد نے اولاد کے ساتھ کھایا) ③ لَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ (نہ قتل کرو اپنی اولاد کو فاقہ کے ڈر سے) ④ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ (میں مسجدِ حرام میں داخل ہوا) ⑤ نَزَلْتُ الْقَرْيَةَ (میں اترا گاؤں میں) ⑥ جَلَسَ الْأَبُ وَالْأُسْرَةَ (باپ خاندان کے ساتھ بیٹھا) ⑦ حَجَّ النَّاسُ طَلَبًا لِمَرْضَاةِ اللهِ (حج کیا لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے) ⑧ سَافَرْتُ شَهْرًا (میں نے ایک مہینہ سفر کیا) ⑨ أَضَاءَ الْقَمَرُ وَالنُّجُوْمَ (روشن ہوا چاند ستاروں کے ساتھ) ⑩ وَقَفَ الْجُنْدُ إِجْلَالًا لِلْأَمِيْرِ (کھڑا ہوا لشکر امیر کی تعظیم کے لیے) ⑪ تَصَدَّقْتُ اِبْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللهِ (میں نے صدقہ کیا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے) ⑫ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ رِضًا لِلّٰهِ (میں نے قرآن پڑھا اللہ کی رضا کے لیے) ⑬ مَكَثْتُ عِنْدَكَ سَاعَةً (ٹھہرا میں تمہارے پاس تھوڑی دیر) ⑭ سَارَ الْأَمِيْرُ وَالْجُنْدَ امیر لشکر کے ساتھ چلا۔

سبق: ۵۲

حال: وہ اسمِ نکرہ ہے جو بوقتِ صدورِ فعل فاعل کی یا بوقتِ وقوعِ فعل مفعول بہ کی یا دونوں کی حالت بیان کرے[1]، فاعل کی مثال، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا (آیا زید سوار ہونے کی حالت میں)، مفعول بہ کی مثال، جیسے: ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا (مارا میں نے زید کو بندھا ہوا ہونے کی حالت میں)، دونوں کی مثال، جیسے: لَقِيْتُ عَمْرًوا رَاكِبَيْنِ (ملاقات کی میں نے عمرو سے اس حال میں کہ دونوں سوار تھے)۔

① النحو الوافی: ۲/ ۳۶۳۔

ذو الحال: وہ فاعل یا مفعول بہ ہے جس کی حالت بیان کی جائے،
جیسے: "جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا" اور "ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا" میں "زَيْد".

ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے، اگر ذوالحال نکرہ ہوتو ایسی صورت میں حال کو ذوالحال پر مقدم کرنا واجب ہے، جیسے: جَاءَنِيْ رَاكِبًا رَجُلٌ (آیا میرے پاس ایک آدمی سوار ہونے کی حالت میں)، کبھی جملہ خبریہ بھی حال ہوتا ہے، جیسے: رَأَيْتُ الْأَمِيْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ (دیکھا میں نے امیر کو اس حال میں کہ وہ سوار تھا)۔

تمیز: وہ اسمِ نکرہ ہے جو ابہام (پوشیدگی) کو دور کرے عدد سے یا وزن سے یا پیمانہ سے یا پیمائش سے یا مقیاس (اندازہ) سے یا نسبت سے، عدد کی مثال، جیسے: عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا (میرے پاس گیارہ درہم ہیں)۔ وزن کی مثال، جیسے: عِنْدِيْ رَطْلٌ زَيْتًا (میرے پاس ایک رطل زیتون کا تیل ہے)۔ پیمانہ کی مثال، جیسے: عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا (میرے پاس دو قفیز گیہوں ہیں)۔ پیمائش کی مثال، جیسے: مَافِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا (نہیں ہے آسمان میں ایک ہتھیلی کے بقدر بادل)۔
مقیاس کی مثال، جیسے: عِنْدِيْ مِلْؤُهُ عَسَلًا (میرے پاس برتن بھر شہد ہے)۔
نسبت کی مثال، جیسے: طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا (اچھا ہوگیا زید ذات کے اعتبار سے)۔

مميّز: وہ اسم ہے جس سے پوشیدگی دور کی جائے، جیسے: "عِنْدِيْ رَطْلٌ زَيْتًا" میں "رَطْلٌ".

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، حال وتمیز کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان

کریں، نیز تمیز، عدد، وزن، پیمانہ، پیمائش وغیرہ میں سے کس سے ابہام کو دور کر رہی ہے؟ اس کی وضاحت کریں:

① قَرَأْتُ الْقُرْآنَ نَاظِرًا ② دَخَلْتُمُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ آمِنِيْنَ (داخل ہوئے تم لوگ مسجدِ حرام میں امن کی حالت میں) ③ وَهَبْتُ كَيْلًا قُمْحًا (ہدیہ دیا میں نے ایک کیل گیہوں) ④ اِشْتَرَيْتُ أَوْقِيَةً ذَهَبًا (خریدا میں نے ایک اوقیہ سونا) ⑤ رَكِبْتُ الْفَرَسَ مُسْرَجًا (سوار ہوا میں گھوڑے پر زین کسا ہوا ہونے کی حالت میں) ⑥ حَضَرَ وَالِدِيْ يَضْحَكُ (حاضر ہوئے میرے والد ہنستے ہوئے) ⑦ صَافَحَ زَيْدٌ خَالِدًا وَاقِفِيْنَ (مصافحہ کیا زید نے خالد سے اس حال میں کہ دونوں کھڑے تھے) ⑧ عِنْدِيْ مِتْرٌ ثَوْبًا (میرے پاس ایک میٹر کپڑا ہے) ⑨ مَا عِنْدِيْ قَدْرُ شِبْرٍ أَرْضًا (نہیں ہے میرے پاس ایک بالشت زمین) ⑩ زَادَ الْمُتَعَلِّمُ أَدَبًا (زیادہ ہوگیا طالب علم ادب کے اعتبار سے) ⑪ عِنْدِيْ خَمْسَةٌ وَّخَمْسُوْنَ قَلَمًا (میرے پاس پچپن قلم ہیں) ⑫ رَأَيْتُ خَالِدًا يَدْعُوْ إِلَى الْفَلَاحِ (دیکھا میں نے خالد کو کامیابی کی دعوت دیتے ہوئے) ⑬ طَارَتْ مُسْرِعَةً عُصْفُوْرَةٌ (اڑی ایک چڑیا تیزی کی حالت میں) ⑭ فَحَصَ الطَّبِيْبُ الْمَرِيْضَ جَالِسِيْنَ (جانچ کی ڈاکٹر نے بیمار کی اس حال میں کہ دونوں بیٹھے ہوئے تھے) ⑮ اِشْتَرَيْتُ إِرْدَبًّا شَعِيْرًا (خریدا میں نے ایک اِردب جو)۔

سبق: ۵۳

ہر فعل کے لیے فاعل کا ہونا ضروری ہے، فاعل کی دو قسمیں ہیں:

① **اسمِ ظاہر:** جیسے: ''سَمِعَ زَيْدٌ'' میں ''زَيْدٌ''.

② **اسمِ ضمیر:** اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) ضمیر مستتر (پوشیدہ)، جیسے: ''زَيْدٌ سَمِعَ'' میں ''هُوَ''، (۲) ضمیر بارز (ظاہر)، جیسے: ''ضَرَبْتُ'' میں ''تَا'' ضمیر۔

فائدہ: فاعل کا فعل کبھی مذکر ہوتا ہے، کبھی مؤنث ہوتا ہے، دو صورتوں میں فعل مؤنث ہوتا ہے: ① فاعل اسمِ ظاہر مؤنث حقیقی ہو اور فعل و فاعل کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو، جیسے: قَامَتْ هِنْدٌ ② فاعل مؤنث کی ضمیر ہو، (یعنی مؤنث کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو)، جیسے: هِنْدٌ قَامَتْ، اَلرَّحْمَةُ نَزَلَتْ (رحمت نازل ہوئی)۔

اور دو صورتوں میں مذکر اور مؤنث لانا جائز ہوتا ہے: ① فاعل اسمِ ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو، جیسے: طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ ② فاعل اسمِ ظاہر جمع مکسر ہو، جیسے: قَالَ الرِّجَالُ، قَالَتِ الرِّجَالُ.

فائدہ: فعل کا فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد لایا جائے گا، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ، ضَرَبَ الزَّيْدَانِ، ضَرَبَ الزَّيْدُوْنَ اور اگر فعل کا فاعل اسم ضمیر ہو تو فعل ہمیشہ فاعل کے موافق واحد، تثنیہ اور جمع لایا جائے گا، جیسے: زَيْدٌ ضَرَبَ، الزَّيْدَانِ ضَرَبَا، الزَّيْدُوْنَ ضَرَبُوْا.

فعلِ مجہول کا عمل: فعل متعدی بیک مفعول ہونے کی صورت میں فاعل کی جگہ مفعول بہ کو رفع دیتا ہے، اور مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے، اس کو ''فِعْلُ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ'' بھی کہتے ہیں، اور اس کے مرفوع کو ''نائب فاعل'' کہتے ہیں، جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَمَامَ الْأَمِيْرِ ضَرْبًا شَدِيْدًا فِيْ دَارِهِ تَادِيْبًا وَالْخَشَبَةَ (مارا گیا زید جمعہ کے دن امیر کے

سامنے سخت مار، اس کے گھر میں ادب سکھانے کے لیے لکڑی کے ساتھ)، اور متعدی بدو مفعول یا بسہ مفعول ہونے کی صورت میں فاعل کی جگہ ایک مفعول بہ کو رفع اور باقی مفعول بہ وغیرہ کو نصب دیتا ہے، جیسے: زُعِمَتِ الشَّمْسُ مُنْكَشِفَةً.

نائب فاعل: ہر ایسا مفعول ہے جس کے فاعل کو حذف کر کے اس کو فاعل کی جگہ رکھ دیا گیا ہو، جیسے: نُصِرَ عَابِدٌ (مدد کیا گیا عابد)۔ فعل کے مذکر اور مؤنث لانے میں نائبِ فاعل کا حکم فاعل کی طرح ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، فاعل اور نائب فاعل کے فعل کو مذکر اور مؤنث لانے کی وجہ بیان کریں، نیز فاعل و نائب فاعل اسمِ ظاہر ہے یا اسم ضمیر اس کی وضاحت کریں:

① قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ (کہا فرشتوں نے) ② قَالَتْ رُسُلُهُمْ ③ كَرَّتْ عَاطِفَةُ كَالْأَسَدِ (حملہ کیا عاطفہ نے شیر کی طرح) ④ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ (قائم کی گئی نماز) ⑤ طَلَعَ الْهِلَالُ (طلوع ہوا پہلی رات کا چاند) ⑥ قُتِلَ عَدُوُّكَ عِنَادًا (قتل کیا گیا تیرا دشمن بغض کی وجہ سے) ⑦ يُحَرَّكُ الْغُصْنُ (حرکت دی جاتی ہے ٹہنی) ⑧ تُسَافِرُ عَائِشَةُ غَدًا (سفر کرے گی عائشہ کل) ⑨ شُتِمَ الْخَلِيْفَةُ ظُلْمًا (گالی دی گئی بادشاہ کو ظلم کی وجہ سے) ⑩ طَارَتِ الْحَمَامَةُ (اڑی کبوتری)۔

ان مثالوں کی تصحیح کیجیے: فَرِحَتِ الْمُؤْمِنُوْنَ بِالزَّهْرَةِ، اَلظُّلْمَةُ كَثُرَ، يُسَافِرُ آمِنَةُ، أُدْخِلَتْ عَبْدُ اللهِ.

سبق: ۵۴

فعلِ متعدی کی چار قسمیں ہیں:

① **فعلِ متعدی بیک مفعول:** (جس کو ایک مفعول بہ ضرورت ہو)، جیسے: ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا.

② **وہ فعل متعدی بدو مفعول:** جس کے ایک مفعول پر اقتصار جائز ہو، ایسا ان افعال میں ہوتا ہے جن کا مفعولِ ثانی مفعولِ اول کا غیر ہو، مثلا: "أَعْطٰى"، اور اس کے ہم معنیٰ "سَأَلَ، مَنَحَ، كَسَا، أَلْبَسَ" وغیرہ، جیسے: "أَعْطَيْتُ زَيْدًا دِرْهَمًا" یہاں "أَعْطَيْتُ زَيْدًا" بھی جائز ہے۔

③ **وہ فعل متعدی بدو مفعول:** جس کے ایک مفعول بہ پر اقتصار جائز نہ ہو، (دونوں کا ذکر کرنا یا دونوں کا حذف کرنا ضروری ہو) ایسا ان افعال میں ہوتا ہے، جن کا مفعولِ ثانی مفعولِ اول کا عین ہو، مثلاً: افعالِ قلوب: "عَلِمَ" اور "رَأٰى" وغیرہ، جیسے: عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل جانا)۔

افعالِ قلوب: وہ افعال ہیں جن کا تعلق دل سے ہو[1]، یہ افعال مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں۔ یہ سات ہیں: "عَلِمْتُ، رَأَيْتُ، وَجَدْتُّ برائے یقین، خِلْتُ، حَسِبْتُ، ظَنَنْتُ برائے ظن، زَعَمْتُ برائے ظن ویقین استعمال ہوتے ہیں۔

④ **فعلِ متعدی بَسِہ مفعول:** (جس کو تین مفعول بہ کی ضرورت ہو)،

---

① غایۃ التحقیق: ۲۶۷۔ درایۃ النحو: ۲۲۹۔

جیسے: أَعْلَمَ، أَرٰی، أَنْبَأَ، نَبَّأَ، أَخْبَرَ، خَبَّرَ، حَدَّثَ"۔ جیسے: أَعْلَمَ اللّٰهُ زَيْدًا عَمْرًوا فَاضِلًا (بتلایا اللہ تعالیٰ نے زید کو عمر کا فاضل ہونا)۔

فائدہ: فعلِ متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول پر اقتصار جائز نہیں ہے، اس کا دوسرا مفعول اور فعلِ متعدی بَسہ مفعول کا تیسرا مفعول اور مفعول لہ اور مفعول معہ کو نائب فاعل نہیں بنایا جاسکتا ہے، دیگر تمام مفاعیل کو نائبِ فاعل بنا سکتے ہیں؛ اور فعلِ متعدی بدو مفعول -جس کے ایک مفعول پر اقتصار جائز ہے- کے پہلے مفعول کو نائب فاعل بنانا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت دوسرے مفعول کے۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب اور فعلِ متعدی کی قسم متعین کریں، نیز فعل کے مجہول ہونے کی صورت میں نائب فاعل کا انتخاب صحیح ہے یا غلط؟ اس کی وضاحت کریں:

① أَكَلَ زَيْدٌ طَعَامًا ② ظَنَنْتُ الْمُخْبِرَ صَادِقًا (گمان کیا میں نے خبر دینے والے کو سچا) ③ خِلْتُ الْفَجْرَ طَالِعًا (خیال کیا میں نے فجر کو طلوع ہونے والا) ④ زَعَمْتُ الشَّمْسَ مُنْكَشِفَةً (یقین کیا میں نے سورج کو ظاہر ہونے والا) ⑤ أَسْأَلُ اللّٰهَ عِلْمًا نَّافِعًا (سوال کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے نفع دینے والے علم کا) ⑥ كَسَوْتُ حَامِدًا ثَوْبًا (پہنایا میں نے حامد کو کپڑا) ⑦ مَنَحْتُ الْمُجْتَهِدَ جَائِزَةً (دیا میں نے محنت کرنے والے کو انعام) ⑧ نَبَّأْتُ عَمْرًوا خَالِدًا نَائِمًا (خبر دی میں نے عمر کو خالد کے سونے کی) ⑨ زُعِمَتِ الشَّمْسُ مُنْكَشِفَةً (یقین کیا گیا سورج ظاہر ہونے والا) ⑩ لَا يُحْسَبُ نَيْلُ الْعُلٰى سَهْلًا (نہیں گمان کیا جاتا ہے

بلندی کو حاصل کرنا آسان) ⑪ عُلِمَتِ النِّسَاءَ مُؤْمِنَاتٌ ⑫ أَعْطَيْتُ مَحْمُودًا زَمِيْلًا فِي السَّفَرِ (دیا میں نے محمود کو ایک رفیقِ سفر)۔

سبق: ۵۵

افعالِ ناقصہ: وہ افعال ہیں جو اپنی صفت کے علاوہ فاعل کو ایک مخصوص صفت کے ساتھ ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں[1]، جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا ہے)؛ اس مثال میں "كَانَ" نے اپنی صفت کے علاوہ زید فاعل کو صفت قیام کے ساتھ ثابت کر دیا ہے۔

افعالِ ناقصہ سترہ ہیں: كَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسٰى، أَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ، عَادَ، آضَ، غَدَا، رَاحَ، مَا زَالَ، مَا انْفَكَّ، مَا بَرِحَ، مَا فَتِئَ، مَا دَامَ، لَيْسَ.

یہ افعال جملہ اسمیہ یعنی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں، مبتدا کو ان افعال کا "اسم" اور خبر کو ان افعال کی "خبر" کہتے ہیں، یہ افعال اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں، جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا ہے)۔

فائدہ: ① افعالِ ناقصہ کو افعالِ ناقصہ اس لیے کہتے ہیں کہ: ہر فعل فاعل پر پورا ہو جاتا ہے؛ لیکن یہ افعال تنہا فاعل پر پورے نہیں ہوتے؛ بلکہ ان کے فاعل کی خبر یعنی صفت بیان کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

فائدہ: ② افعالِ ناقصہ میں سے بعض افعال کبھی صرف فاعل پر پورے ہو جاتے ہیں، خبر کے محتاج نہیں ہوتے، ان کو "افعالِ تامہ" کہتے ہیں، جیسے: كَانَ مَطَرٌ

---

① ہدایۃ النحو: ۹۵۔

(بارش ہوئی)، أَصْبَحَ زَیْدٌ (زید نے صبح کی)، ترکیب ہوگی: "کَانَ" فعل تام "مَطَرٌ" فاعل، نیز "کَانَ زائدہ" بھی ہوتا ہے اس کے حذف کردینے سے معنیٰ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، جیسے: مَا کَانَ أَصَحَّ عِلْمَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ (کس قدر اچھا ہے متقدمین کا علم)۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، افعالِ ناقصہ کا عمل اور تامہ کی شناخت، اور وجہ شناخت بیان کریں:

① کَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ② جَمَدَ الْمَاءَ فَکَانَ ثَلْجًا (جم گیا پانی پھر برف ہوگیا) ③ أَشْرَقَتِ الشَّمْسُ فَکَانَ نُوْرٌ (سورج چمکا چناں چہ روشنی ہوگئی) ④ ظَلَّ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا (موسم معتدل ہوگیا) ⑤ بَاتَ الْقَائِدُ سَاهِرًا (رات گذاری راہ نما نے جاگ کر) ⑥ صَارَتِ الشَّجَرَةُ بَابًا (درخت دروازہ ہوگیا) ⑦ أَمْسیٰ زَیْدٌ نَائِمًا (زید شام کے وقت سویا) ⑧ صَارَ الْمَاءُ بُخَارًا (پانی بھاپ ہوگیا) ⑨ مَا انْفَكَّ الْبَاطِلُ مَهْزُوْمًا (باطل شکست خوردہ رہا) ⑩ لَیْسَ الْعُلَمَاءُ مُتَکَبِّرِیْنَ (علماء متکبر نہیں ہیں) ⑪ مُحَمَّدٌ کَانَ فَاضِلٌ (محمد فاضل ہے) ⑫ مَنْ کَانَ ضَرَبَ زَیْدًا (زید کو کس نے مارا)۔

سبق: ⑤⑥

افعالِ مقاربہ: وہ افعال ہیں جو خبر کو فاعل سے قریب کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں[1]، جیسے: عَسیٰ زَیْدٌ أَنْ یَّخْرُجَ (امید ہے کہ زید نکلے)،

---

[1] ہدایۃ النحو: ۹۷۔

افعالِ مقاربہ چار ہیں: عَسیٰ، کَادَ، کَرَبَ، أَوْشَكَ.

یہ ایسے جملے اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں جس میں خبر فعلِ مضارع ہو، یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ ان کی خبر (فعلِ مضارع) پر کبھی "أَنْ" آتا ہے، جیسے: "عَسیٰ زَیْدٌ أَنْ یَّخْرُجَ" اور کبھی "أَنْ" نہیں آتا ہے، جیسے: "عَسیٰ زَیْدٌ یَخْرُجُ"

یہ تین معنیٰ کے لیے استعمال ہوتے ہیں:

① امید کے لیے یعنی اس بات کو بتلانے کے لیے کہ فاعل کے لیے خبر ثابت ہونے کی امید ہے، اس معنیٰ کے لیے "عَسیٰ" ہے، جیسے: عَسیٰ زَیْدٌ أَنْ یَّخْرُجَ.

② یقین کے لیے یعنی اس بات کو بتلانے کے لیے کہ فاعل کے لیے خبر کے ثبوت کا قریب ہونا یقینی ہے، اس معنیٰ کے لیے "کَادَ" ہے، جیسے: کَادَ الْقِطَارُ یَتَأَخَّرُ (قریب ہے کہ گاڑی مؤخر ہو جائے)۔

③ شروع فی الفعل کے لیے یعنی اس بات کو بتلانے کے لیے کہ فاعل نے خبر کو شروع کر دیا ہے، اس معنیٰ کے لیے "کَرَبَ" اور "أَوْشَكَ" ہیں[1]، جیسے: کَرَبَ زَیْدٌ یَکْتُبُ (زید نے لکھنا شروع کر دیا)، أَوْشَكَ زَیْدٌ أَنْ یَّقْرَأَ (زید نے پڑھنا شروع کر دیا)۔

"عَسیٰ" کی دو قسمیں ہیں: ① ناقصہ ② تامہ

① **عسیٰ ناقصہ**: وہ عسیٰ ہے جو فاعل کے علاوہ خبر کا بھی محتاج ہو۔

② **عسیٰ تامہ**: وہ عسیٰ ہے جو فاعل کے علاوہ خبر کا محتاج نہ ہو،

---

① ہدایۃ النحو: ۹۷-۹۸۔

عسیٰ تامہ کی پہچان یہ ہے کہ اس کے بعد فعلِ مضارع "أَنْ" کے ساتھ متصلاً واقع ہوتا ہے اور ترکیب میں مصدر کے معنیٰ میں ہو کر "عَسیٰ" کا فاعل ہوتا ہے، جیسے: عَسیٰ أَنْ يَخْرُجَ زَيْدٌ، "عَسیٰ" کی طرح "أَوْشَكَ" بھی ناقصہ اور تامہ ہوتا ہے[1]۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، افعالِ مقاربہ کا عمل اور کون کس معنیٰ کے لیے استعمال ہے اس کی وضاحت کریں، نیز عسیٰ تامہ اور ناقصہ کی شناخت کریں:

① عَسَى اللهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ (امید ہے کہ اللہ تعالیٰ لے آئے فتح کو) ② عَسیٰ أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا (شاید کہ ناپسند کرو تم کسی چیز کو) ③ اَلرَّجُلُ عَسیٰ أَنْ يَقُوْمَ (شاید کہ مرد کھڑا ہو جائے) ④ كَادَ الْمَاءُ يَغْلِيْ (قریب ہے کہ پانی جوش مارے) ⑤ كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُوْنَ كُفْرًا (قریب ہے کہ فقیری کفر ہو جائے) ⑥ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ (قریب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے) ⑦ أَوْشَكَ الْمَطَرُ أَنْ يَنْقَطِعَ (بارش رکنے لگی ہے) ⑧ كَرَبَ الْهَوَاءُ أَنْ يَطِيْبَ (ہوا خوشگوار ہونے لگی) ⑨ كَرَبَ اللَّيْلُ يَنْقَضِيْ (رات پوری ہونے لگی) ⑩ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَتْعَبَ (آدمی تھکنے لگا)۔

سبق: ۵۷

افعالِ مدح وذم: وہ افعال ہیں جو تعریف یا برائی ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں، یہ اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں[2]، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ

---

① النحو الوافی: ۱/ ۶۱۷۔ رضی: ۴/ ۲۱۱۔ غایۃ التحقیق: ۲۷۴۔ درایۃ النحو: ۲۳۶۔ ② کافیہ: ۱۱۱۔

(زید اچھا مرد ہے)، یہ چار ہیں:

نِعْمَ، حَبَّذَا تعریف کے لیے، "بِئْسَ، سَاءَ" برائی کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ان کے فاعل کے بعد جو اسم آتا ہے اس کو "مخصوص بالمدح" اور "مخصوص بالذم" کہتے ہیں۔

فائدہ: ان چاروں میں سے "نِعْمَ، بِئْسَ" اور "سَاءَ" کے فاعل کے لیے تین شرطوں میں سے ایک کا پایا جانا ضروری ہے:

① فاعل یا تو اسمِ جنس معرف باللام ہو، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ .

② یا فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہو، جیسے: بِئْسَ سَيِّدُ الْقَوْمِ زَيْدٌ (برا ہے قوم کا سردار زید)۔

③ یا فاعل ایسی ضمیر مستتر ہو جس کی تمیز نکرہ منصوبہ لائی گئی ہو، جیسے: نِعْمَ رَجُلًا زَيْدٌ (اچھا ہے وہ مرد زید)۔ "حَبَّ" کا فاعل ہمیشہ "ذَا" ہوتا ہے، جیسے: حَبَّذَا زَيْدٌ (اچھا مرد ہے زید)۔

فائدہ: کبھی کبھی قرینہ پائے جانے کے وقت مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کو حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے: نِعْمَ الْعَبْدُ (أَيُّوبُ) .

افعالِ تعجب: وہ افعال ہیں جو تعجب ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں[1]۔ اس کے ثلاثی مجرد سے دو صیغے آتے ہیں:

① مَا أَفْعَلَهُ: مَا أَفْعَلَ کے بعد آنے والا اسم مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے، جیسے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا (کس قدر حسین ہے زید)۔

---

① کافیہ: ۱۰۹۔

②أَفْعِلْ بِهٖ: أَفْعِلْ کے بعد آنے والا اسم لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہوتا ہے اور باء زائدہ ہوتی ہے، جیسے: أَحْسِنْ بِزَيْدٍ (کس قدر حسین ہے زید)۔ (ترکیب تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، نیز افعالِ مدح وذم کے فاعل کی شرط پائی جارہی ہے یا نہیں؟ اس کی وضاحت کریں، افعالِ مدح وذم اور فعلِ تعجب کا عمل بتلائیں:

①نِعْمَ الْوَالِدُ شَفِيْقٌ (اچھا باپ ہے شفیق) ②بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ خَالِدٌ (برا ہے مرد کا غلام خالد) ③سَاءَ سَائِقُ السَّيَّارَةِ نُعْمَانُ (برا ہے کار کا ڈرائیور نعمان) ④نِعْمَ قَوْمًا اَلْعَرَبُ (اچھی قوم ہے عرب) ⑤حَبَّذَا أَبُوْبَكْرٍ رضـ (اچھے ہیں ابو بکرؓ) ⑥نِعْمَ الْعَبْدُ (أَيُّوْبَ) (اچھے بندے ہیں ایوب) ⑦بِئْسَ الْمَصِيْرُ (جَهَنَّمُ) (برا ٹھکانا ہے دوزخ) ⑧نِعْمَ الْمَهِدُوْنَ (نَحْنُ) (اچھا بچھانے والے ہیں ہم) ⑨نِعْمَتِ الْجَامِعَةُ دَارُ الْعُلُوْمِ ⑩سَاءَتِ الْخَادِمَةُ عَاطِفَةُ ⑪بِئْسَتِ الْمُوْظَفَةُ سَارَةُ (بری ملازمہ ہے سارہ) ⑫مَا أَحْلٰى كَلَامَهُ (کس قدر شیریں ہے اس کا کلام) ⑬أَعْلِ بِجِبَالِ الْهِنْدِ (کس قدر بلند ہیں ہندوستان کے پہاڑ) ⑭مَا أَظْرَفَ الْأَدِيْبَ (کس قدر ظریف ہے ادیب) ⑮أَسْمِعْ بِهِمْ (کس قدر سننے والے ہیں وہ لوگ) ⑯مَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ (کس قدر صبر کرنے والے ہیں وہ آگ پر) ⑰مَا أَشْهَرَ دَارَ الْعُلُوْمِ (کس قدر مشہور ہے دار العلوم) ⑱مَا أَجْمَلَ مَظَاهِرَ الْعُلُوْمِ (کس قدر خوب صورت ہے مظاہر علوم) ⑲أَقْدِمْ بِجَمْعِيَّةِ الْعُلَمَاءِ (کس قدر پرانی ہے جمعیۃ علماء) ⑳أَطْوِلْ بِالنَّخْلَةِ (کس قدر لمبا ہے کھجور کا درخت)۔

سبق: ۵۸

اسمائے عاملہ کی گیارہ قسمیں ہیں: ① اسماءِ شرطیہ بمعنیٰ "إنْ" ② اسماءِ افعال بمعنیٰ فعلِ ماضی ③ اسماءِ افعال بمعنیٰ امر حاضر ④ اسمِ فاعل ⑤ اسمِ مفعول ⑥ صفتِ مشبہ ⑦ اسمِ تفضیل ⑧ مصدر ⑨ اسمِ مضاف ⑩ اسمِ تام ⑪ اسماءِ کنایہ۔

① **اسماءِ شرطیہ بمعنیٰ "إنْ"**: وہ اسماء ہیں جو "إنْ" شرطیہ کی طرح دو جملوں پر داخل ہوتے ہیں اور فعلِ مضارع کو جزم دیتے ہیں، ترکیب میں پہلے جملے کو "شرط" اور دوسرے جملے کو "جزا" کہتے ہیں [1]، یہ نو ہیں: مَنْ، مَا، أَیْنَ، مَتٰی، أَيٌّ، أَنّٰی، إِذْ مَا، حَیْثُمَا، مَهْمَا، جیسے: مَنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ (جس کو تم مارو گے میں ماروں گا)، مَا تَفْعَلْ أَفْعَلْ (جو تم کرو گے میں کروں گا)، أَیْنَ تَجْلِسْ، أَجْلِسْ (جہاں آپ بیٹھیں گے میں بیٹھوں گا)، مَتٰی تَقُمْ أَقُمْ (جب آپ کھڑے ہوں گے میں کھڑا ہوں گا)، أَيَّ شَيْءٍ تَأْكُلْ آكُلْ (جو چیز آپ کھائیں گے میں کھاؤں گا)، أَنّٰی تَكْتُبْ أَكْتُبْ (جہاں آپ لکھیں گے میں لکھوں گا)، إِذْ مَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ (جس وقت آپ سفر کریں گے میں سفر کروں گا)، حَیْثُمَا تَقْصِدْ أَقْصِدْ (جہاں کا آپ ارادہ کریں گے میں ارادہ کروں گا)، مَهْمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ (جہاں آپ بیٹھیں گے میں بیٹھوں گا)۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب اور اسماءِ شرطیہ بمعنیٰ "إِنْ" کا عمل بیان کریں:

① مَنْ یُكْرِمْنِيْ أُكْرِمْهُ ② مَنْ یَكْثُرْ كَلَامُهُ یَكْثُرْ مَلَامُهُ

---

① درایۃ النحو: ۲۱۸۔

(جس شخص کی بات زیادہ ہوگی اس کی ملامت زیادہ ہوگی) ③ مَا تَشْتَرِ أَشْتَرِ (جو آپ خریدو گے میں خریدوں گا) ④ أَيْنَ يَكْثُرِ الظُّلْمُ يَضْعُفِ الْعُمْرَانُ (جہاں ظلم زیادہ ہوگا آبادی کمزور ہو جائے گی) ⑤ مَتٰى أَضَعِ الْعِمَامَةَ يَعْرِفُوْنِيْ (جب میں عمامہ رکھ دوں گا - اتار دوں گا - تو وہ لوگ مجھے پہچان لیں گے) ⑥ أَيَّ بُقْعَةٍ جَمِيْلَةٍ تَقْصِدْ أَقْصِدْ (جس خوب صورت مقام کا تم قصد کرو گے میں بھی کروں گا) ⑦ حَيْثُمَا تَجِدْ صَدِيْقًا وَفِيًّا، تَجِدْ كَنْزًا نَفِيْسًا (جہاں بھی آپ وفادار دوست پائیں گے - وہاں - عمدہ خزانہ پائیں گے)۔

سبق: ۵۹

② **اسمائے افعال بمعنیٰ امر حاضر**: یہ اپنے بعد آنے والے اسم کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں، جیسے: رُوَيْدَ زَيْدًا (چھوڑ زید کو)۔

③ **اسمائے افعال بمعنیٰ فعلِ ماضی**: یہ اپنے بعد آنے والے اسم کو فاعل ہونے کی وجہ سے رفع دیتے ہیں، جیسے: هَيْهَاتَ زَيْدٌ (دور ہوا زید)۔

④ **اسمِ فاعل**: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو، اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنیٔ مصدری بطورِ حدوث یعنی تینوں زمانوں میں سے ایک زمانہ میں قائم ہو[1]، جیسے: ضَارِبٌ (مارنے والا)۔ اسمِ فاعل فعلِ معروف کا عمل کرتا ہے، یعنی لازم ہونے کی صورت میں فاعل کو رفع اور مفعول مطلق، مفعولِ لہ، مفعول معہٗ، مفعول فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔ اور متعدی ہونے کی صورت میں فاعل کو

---

① ہدایۃ النحو: ۶۷۔ النحو الوافی: ۲۳۸/۳۔ کشاف اصطلاحات الفنون: ۲۰/۲۔

رفع اور مفعول بہ، مفعول مطلق، مفعولِ لہ، مفعول معہ، مفعولِ فیہ، حال، تمیز اور مستثنیٰ کو نصب دیتا ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور اسماء افعال کا عمل بیان کریں:

① بَلْهَ التَّفَكُّرَ (چھوڑ دیجیے آپ سوچنے کو) ② دُوْنَكَ اللَّبَنَ (لے لیجیے آپ دودھ کو) ③ هَيْهَاتَ يَوْمُ الْعِيْدِ (عید کا دن دور ہو گیا) ④ عَلَيْكَ الرِّفْقَ (لازم پکڑ لیجیے آپ نرمی کو) ⑤ سَرْعَانَ السَّائِقُ (جلدی کی ڈرائیور نے) ⑥ حَيَّهَلِ الْمَائِدَةَ (دسترخوان پر آیئے) ⑦ هَلُمَّ شُهَدَائَكُمْ (اپنے گواہوں کو لاؤ) ⑧ شَتَّانَ الزَّمِيْلَانِ (دونوں ساتھی جدا ہو گئے)۔

سبق: ⑥⓪

اسمِ فاعل کے فاعل اسمِ ظاہر اور مفعول بہ میں عمل کرنے کی دو شرطیں ہیں:

① حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو۔

② اس سے پہلے چھ لفظوں میں سے کوئی ایک لفظ ہو۔

① مبتدا ہو، لازم میں، جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ (زید کھڑا ہونے والا ہے اس کا باپ)، متعدی میں، جیسے: زَيْدٌ ضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًوا (زید مارنے والا ہے اس کا باپ عمرو کو)۔

② یا موصوف ہو، جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ أَبُوْهُ عَمْرًوا (گذرا میں ایسے آدمی کے پاس سے کہ مارنے والا ہے جس کا باپ عمرو کو)۔

③ یا اسمِ موصول ہو، جیسے: جَاءَنِي الْقَائِمُ أَبُوْهُ (آیا میرے پاس وہ شخص کہ کھڑا ہونے والا ہے اس کا باپ)۔

④ یا ذوالحال ہو، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ رَاكِبًا غُلَامُهُ فَرَسًا (آیا میرے پاس زید اس حال میں کہ سوار ہے اس کا غلام گھوڑے پر)۔

⑤ یا حرفِ استفہام ہو، جیسے: أَضَارِبٌ أَبُوْهُ عَمْرًوا؟.

⑥ یا حرفِ نفی ہو، جیسے: "مَا قَائِمٌ أَبُوْهُ" جو عمل "قَامَ" اور "ضَرَبَ" کرتا ہے وہی عمل "قَائِمٌ" اور "ضَارِبٌ" نے کیا۔

فائدہ: اگر اسمِ فاعل سے پہلے الف لام بمعنیٰ "اَلَّذِيْ" ہے تو اسمِ فاعل ہر زمانہ میں عامل ہوگا، حال یا استقبال کی شرط نہیں ہوگی[①]۔ (ترکیب تدریس النحو میں دیکھیں)

فائدہ: اگر اسمِ فاعل ماضی کے معنیٰ میں ہے تو مابعد اسم کی طرف اضافتِ معنوی واجب ہوگی، اور اس وقت اسمِ ظاہر اور مفعولِ بہ میں عمل نہیں کرے گا، باقی معمولات میں عمل کرے گا، جیسے: زَيْدٌ ضَارِبُ عَمْرٍو أَمْسِ میں أَمْسِ ضَارِبُ کا مفعول فیہ ہے۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، نیز اسمِ فاعل کے عمل کرنے کی دونوں شرطیں پائی جارہی ہیں یا نہیں اس کی وضاحت کریں:

① أَنَا عَالِمٌ فَائِدَةَ التَّعَاوُنِ (میں جاننے والا ہوں تعاون کے فائدہ کو)

---

① ہدایۃ النحو:۷۶۔ کافیہ:۸۸۔

② أَقَائِمٌ صَدِيْقُنَا الْآنَ (کیا ہمارا دوست اس وقت کھڑا ہے) ③ مَا فَاتِحٌ قَوْمُكَ (فاتح نہیں ہے تیری قوم) ④ رَأَيْتُ وَلَدًا مُلْتَحِقًا بِالْجَامِعَةِ (میں نے ایسے لڑکے کو دیکھا جو داخلہ لینے والا ہے یونیورسٹی میں) ⑤ خَالِدٌ مُنْفِقٌ مَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَمْسِ (خالد اپنے مال کو خرچ کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں گذشتہ کل) ⑥ رَأَيْتُ النَّاظِمَ قَصِيْدَةً رَائِعَةً (دیکھا میں نے اس شخص کو جو بنانے والا ہے ایک خوشگوار قصیدے کو) ⑦ مُدَرِّسُ الْحَدِيْثِ صَالِحٌ (حدیث پڑھانے والا نیک) ⑧ جَاءَنِيْ خَالِدٌ سَائِقًا سَيَّارَةً (آیا میرے پاس خالد اس حال میں کہ چلانے والا ہے گاڑی کو) ⑨ عِنْدِيْ خَادِمُ الْمَلِكِ (میرے پاس بادشاہ کا خادم ہے)۔

سبق: ⑥①

⑤ **اسمِ مفعول**: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو، اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے[1]، جیسے: مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا ایک شخص)، یہ فعلِ مجہول کا عمل کرتا ہے، اسمِ مفعول کے عمل کرنے کی بھی وہی دو شرطیں ہیں جو اسمِ فاعل کے عمل کرنے کی ہیں، جیسے: عَمْرٌو مُعْطًى غُلَامُهُ دِرْهَمًا (عمرو دیا ہوا ہے اس کا غلام ایک درہم)، زَيْدٌ مَضْرُوْبٌ أَبُوْهُ (زید مارا ہوا ہے اس کا باپ)، بَكْرٌ مَعْلُوْمٌ اِبْنُهُ فَاضِلًا (بکر جانا ہوا ہے اس کا بیٹا فاضل)، خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُهُ عَمْرًوا فَاضِلًا (خالد خبر دیا ہوا ہے اس کا بیٹا عمرو کے فاضل ہونے کی)، وہی عمل جو "ضُرِبَ، أُعْطِيَ، عُلِمَ" اور "أُخْبِرَ" کرتا ہے "مَضْرُوْبٌ، مُعْطًى، مَعْلُوْمٌ" اور "مُخْبَرٌ" نے کیا ہے۔

---

① ہدایۃ النحو: ۷۷۔ کشاف اصطلاحات الفنون: ۲/۲۱۷۔ النحو الوافی: ۳/۲۷۱۔

⑥ **صفتِ مشبہ**: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنیٔ مصدری بطورِ ثبوت (تینوں زمانوں سے قطع نظر) قائم ہوں[1]، جیسے: حَسَنٌ (اچھا، خوب صورت)۔ صفتِ مشبہ فعل لازم کا عمل کرتا ہے یعنی اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور مشابہ بالمفعول، مفعولِ مطلق، مفعولِ فیہ، مفعول لہ اور تمیز کو نصب دیتا ہے۔ صفتِ مشبہ کے مشابہ بالمفعول میں عمل کرنے کی شرط یہ ہے کہ صفتِ مشبہ سے پہلے الف لام بمعنیٰ "اَلَّذِيْ" اسمِ موصول کے علاوہ پانچ الفاظ مبتدا، موصوف، ذوالحال، ہمزۂ استفہام اور حرفِ نفی میں سے کوئی ایک لفظ ہو، جیسے: زَيْدٌ اَلْحَسَنُ الْوَجْهَ (زید خوب صورت ہے) فاعل اور دیگر معمولات میں عمل کرنے کے لیے کوئی شرط نہیں ہے۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اسمِ مفعول اور صفتِ مشبہ کا عمل بیان کریں، اور اس بات کی وضاحت کریں کہ اسمِ مفعول اور صفتِ مشبہ کے عمل کرنے کی شرطیں پائی جا رہی ہیں یا نہیں؟

① اَلْحُجْرَةُ مَفْتُوْحَةٌ نَوَافِذُهَا (کمرہ کھلی ہوئی ہیں اس کی کھڑکیاں)
② رَأَيْتُ رَجُلًا طَلِقًا لِسَانُهُ (دیکھا میں نے ایسے آدمی کو تیز طرّار ہے اس کی زبان)
③ رَأَيْتُ خَالِدًا مَمْدُوْحًا اِبْنُهُ (دیکھا میں نے خالد کو اس حال میں کہ تعریف کیا جاتا ہے اس کا بیٹا) ④ مَرَرْتُ بِمَدْرَسَةٍ مَفْتُوْحٍ بَابُهَا (گذرا میں ایسے مدرسہ سے کھلا ہوا ہے جس کا دروازہ) ⑤ اَلسُّلْحَفَاةُ بَطِيْءٌ سَيْرُهَا (کچھوا سست ہے اس کی چال)

---

① النحو الوافی: ۳/۲۸۱، ۲۸۲۔

⑥مَا مَفْتُوْحٌ سُلْطَانُ الْإِقْلِيمِ (ملک کا بادشاہ مغلوب نہیں ہے)⑦مُخْرَجُ الْمَدْرَسَةِ خَائِبٌ (مدرسہ کا نکالا ہوا نامراد ہے)⑧حَسَنُ الْوَجْهِ زَيْدٌ ⑨جَاءَنِي الْمَسْمُوْعُ تِلَاوَتُهُ (آیا میرے پاس وہ شخص کہ سنی ہوئی ہے جس کی تلاوت) ⑩أَخَالِدٌ بِلِزٌ جِسْمُهُ (کیا خالد فربہ ہے اس کا جسم؟)⑪مَا نَائِلَةُ شُجَاعٌ أَبُوْهَا (نائلہ اس کا باپ بہادر نہیں ہے)⑫اِشْتَرَيْتُ الْجَوَادَ الْأَشْهَبَ لَوْنُهُ (خریدا میں نے ایسا گھوڑا کہ چتکبرا ہے جس کا رنگ)⑬إِنَّمَا يُنْجَحُ الشُّجَاعُ الْقَلْبُ (طاقتور دل والا شخص ہی کامیاب ہوتا ہے)۔

سبق: ⑥②

⑦**اسمِ تفضیل**: وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور ایسی ذات پر دلالت کرے جس میں معنیٔ مصدری دوسرے کے مقابلے میں زیادتی کے ساتھ پائے جائیں[1]، جیسے: أَضْرَبُ (زیادہ مارنے والا دوسرے کے مقابلہ میں)، أَشْهَرُ (زیادہ مشہور دوسرے کے مقابلہ میں)، یہ اپنے فاعل کو رفع، مفعول فیہ حال اور تمیز کو نصب دیتا ہے، جیسے: زَيْدٌ أَحْسَنُ مِنْكَ الْيَوْمَ رَاكِبًا (زید زیادہ اچھا ہے تجھ سے آج سوار ہونے کی حالت میں)، أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا (میں زیادہ ہوں تجھ سے مال کے اعتبار سے)۔ اس کا فاعل (اکثر) ضمیر مستتر ہوتی ہے[2]۔

اسمِ تفضیل کا استعمال تین طریقوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ہوتا ہے:

---

① النحو الوافی: ۳/۳۹۵۔ ہدایۃ النحو: ۷۹۔ ② غایۃ التحقیق: ۲۴۴۔ شرح شذور الذہب: ۳۶۳۔

① "مِنْ" کے ساتھ، جیسے: زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (زید زیادہ افضل ہے عمرو سے)، اس صورت میں اسمِ تفضیل ہمیشہ مفرد اور مذکر ہوتا ہے، جیسے: زَيْنَبُ أَفْضَلُ مِنْ فَاطِمَةَ.

② الف لام کے ساتھ، جیسے: زَيْدٌ الْأَفْضَلُ عَالِمٌ (افضل زید عالم ہے)، اس وقت اسمِ تفضیل واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث ہونے میں اپنے سے پہلے اسم کے موافق ہوتا ہے، جیسے: جَاءَنِي الزَّيْدَانِ الْأَفْضَلَانِ وَالزَّيْدُوْنَ الْأَفْضَلُوْنَ، جَاءَتْنِيْ فَاطِمَةُ الْفُضْلٰى، وَالْفَاطِمَتَانِ الْفُضْلَيَانِ، وَالْفَاطِمَاتُ الْفُضَلُ.

③ اضافت کے ساتھ، جیسے: زَيْدٌ أَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم کا افضل ہے)، اس وقت اسمِ تفضیل کو اپنے سے پہلے اسم کے موافق لانا اور مفرد مذکر لانا دونوں طریقے جائز ہیں، جیسے: جَاءَنِي الزَّيْدَانِ أَفْضَلَا الْقَوْمِ، أَفْضَلُ الْقَوْمِ، وَالزَّيْدُوْنَ أَفْضَلُوا الْقَوْمِ، أَفْضَلُ الْقَوْمِ، جَاءَتْنِي الْهِنْدَانِ فُضْلَيَا النِّسَاءِ، أَفْضَلُ النِّسَاءِ، اَلْهِنْدَاتُ فُضَلُ النِّسَاءِ، أَفْضَلُ النِّسَاءِ.

⑧ **مصدر**: وہ اسم ہے جو معنیٔ حدثی (قائم بالغیر) پر دلالت کرے اور اس سے افعال وغیرہ نکلتے ہوں، جیسے: ضَرْبٌ (مارنا)۔ یہ اپنے فعل کا عمل کرتا ہے۔ مصدر کے عمل کرنے کی شرط یہ ہے کہ مفعولِ مطلق نہ ہو، جیسے: أَعْجَبَنِيْ ضَرْبُ زَيْدٌ عَمْرًوا (تعجب میں ڈال دیا مجھ کو عمر کو مارنے نے)۔ أَعْجَبَنِيْ قِيَامُ زَيْدٌ (تعجب میں ڈال دیا مجھ کو زید کے کھڑے ہونے نے)، جو عمل "قَامَ" اور "ضَرَبَ" کرتا ہے وہی عمل "ضَرْبٌ" اور "قِيَامٌ" نے کیا۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، اور اسمِ تفضیل کا استعمال تینوں طریقوں میں سے کس طریقے سے ہو رہا ہے؟ اس کی وضاحت کرنے کے بعد اسمِ تفضیل کا عمل بیان کریں؛ نیز مصدر کے عمل کرنے کی شرط پائی جا رہی ہے یا نہیں؟ اس کو بیان کرنے کے بعد اس کا عمل متعین کریں:

① اَلشَّمْسُ أَكْبَرُ مِنَ الْأَرْضِ (سورج زمین سے بڑا ہے) ② كَانَ اِسْتِقْبَالُ خَالِدٌ الضُّيُوْفَ حَسَنًا (خالد کا مہمانوں کا استقبال کرنا اچھا تھا) ③ إِنَّ إِكْرَامَ خَالِدٍ الْوُفُوْدَ حَمِيْدٌ (بلاشبہ خالد کا وفود کا اکرام کرنا قابلِ تعریف ہے) ④ مَكَّةُ الْمُكَرَّمَةُ وَالْمَدِيْنَةُ الْمُنَوَّرَةُ أَشْرَفُ الْمُدُنِ (مکہ مکرمہ مدینہ منورہ شہروں میں سب سے زیادہ باعزت ہیں) ⑤ اَلدَّارُ الْكُبْرٰى جَمِيْلَةٌ (بڑا گھر خوب صورت ہے) ⑥ اَلطَّيَّارَةُ أَسْرَعُ مِنَ الْقِطَارِ (ہوائی جہاز زیادہ تیز رفتار ہے ٹرین سے) ⑦ رَحْمَةُ مَاجِدٍ الضُّعَفَاءَ دَلِيْلُ نُبْلِهٖ (ماجد کا کمزوروں پر رحم کرنا اس کی شرافت کی دلیل ہے) ⑧ اُذْكُرِ اللهَ ذِكْرًا (اللہ تعالیٰ کو خوب یاد کرتا رہ) ⑨ اَلْعُلَمَاءُ الْعَامِلُوْنَ أَفَاضِلُ النَّاسِ (عمل کرنے والے علماء لوگوں میں سب سے زیادہ افضل ہیں) ⑩ رِجَالُ الْعِلْمِ أَنْفَعُ الرِّجَالِ (علم کے لوگ لوگوں میں زیادہ نفع بخش ہیں) ⑪ أَعْجَبَنِيْ مُسَاعَدَةُ رَاشِدٍ الْمَرِيْضَ (تعجب میں ڈال دیا مجھ کو راشد کے بیمار کا تعاون کرنے نے) ⑫ زَيْدٌ أَحْسَنُ مِنْكَ الْيَوْمَ رَاكِبًا (زید زیادہ خوب صورت ہے تجھ سے آج سوار ہونے کی حالت میں) ⑬ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا (میں زیادہ ہوں تجھ سے مال کے اعتبار سے)۔

سبق: ۶۳

⑨ **اسمِ مضاف:** یہ مضاف الیہ کو جر دیتا ہے، جیسے: "جَاءَ غُلَامُ زَيْدٍ" اس مثال میں "غُلَامُ" مضاف نے "زَيْدٍ" مضاف الیہ کو جر دیا ہے۔

فائدہ: مضاف الیہ سے پہلے حرف جر مقدر ہوتا ہے، کبھی وہ حرفِ جر "مِنْ" ہوتا ہے، جب کہ مضاف الیہ مضاف کی جنس سے ہو، جیسے: خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)، اس کی اصل "خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ" ہے، اس کو "اضافتِ بیانیہ" کہتے ہیں [1]۔ اور کبھی وہ حرفِ جر "فِيْ" ہوتا ہے، جب کہ مضاف الیہ مضاف کا ظرف ہو، جیسے: صَلَاةُ اللَّيْلِ (رات کی نماز)، اس کی اصل "صَلَاةٌ فِي اللَّيْلِ" ہے، اس کو "اضافتِ ظرفیہ" کہتے ہیں [2]۔ اور کبھی وہ حرفِ جر "لام" ہوتا ہے جب کہ مضاف الیہ نہ مضاف کی جنس سے ہو اور نہ ظرف ہو، جیسے: "غُلَامُ زَيْدٍ" اس کی اصل "غُلَامٌ لِزَيْدٍ" ہے، اس کو "اضافتِ لامیہ" کہتے ہیں [3]۔

سبق: ۶۴

⑩ **اسمِ تام:** وہ اسم ہے جس کے آخر میں کوئی ایسی چیز ہو کہ اس کے باقی رہتے ہوئے اس کی اضافت دوسرے کی طرف جائز نہ ہو [4]، یہ تمیز مفرد کو نصب دیتا ہے، اسم تام ہوتا پانچ چیزوں سے۔

① **تنوینِ لفظیہ سے**، جیسے: "عِنْدِيْ رَطْلٌ زَيْتًا" میں "رَطْلٌ"۔

---

① المعجم المفصل فی النحو: ۱/ ۱۸۸۔ ② ایضا: ۱/ ۱۸۹۔ ③ المعجم المفصل فی النحو: ۱/ ۱۹۰۔ ④ درایۃ النحو: ۱۲۴۔

②**تنوینِ مقدرہ سے**، جیسے: "عِنْدِيْ أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا" میں جزءِ ثانی "عَشَرَ" اس کی اصل "أَحَدٌ وَعَشَرٌ" ہے۔ "كَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ" میں "كَمْ" (کتنے مرد ہیں تیرے پاس؟) اصل میں "كَمٌ" ہے، تنوین مقدر ہے①۔

③**نونِ تثنیہ سے**، جیسے: "عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا" میں "قَفِيْزَانِ" (میرے پاس دو قفیز گیہوں ہیں)۔

④**مشابہ نونِ جمع سے**، جیسے: "عِنْدِيْ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا" میں "عِشْرُوْنَ".

⑤**اضافت سے**، جیسے: "عِنْدِيْ مِلْؤُهُ عَسْلًا" میں "مِلْؤُ" (میرے پاس برتن بھر شہد ہے)②۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، مضاف اور اسمِ تام کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں، اور ان کے عمل کو متعین کریں:

① تَوَاضُعُ الْمَرْءِ كَرَامَةٌ (مرد کی تواضع شرافت ہے) ② فِي الْعُلْبَةِ رَطْلٌ عَسْلًا (ڈبہ میں ایک رطل شہد ہے) ③ اَلْكَعْبَةُ بَيْتُ اللهِ ④ مَا فِي الْإِنَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ دَقِيْقًا (نہیں ہے برتن میں ہتھیلی کے بقدر آٹا) ⑤ صَلَّتْ خَوْلَةُ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً

---

① کلامِ عرب میں متمم اسم ہونے کے اعتبار سے صرف دو جگہ تنوین مقدر ہوتی ہے، ① "أحد عشر" سے "تسعة عشر" تک کے جزءِ ثانی عشر میں، ② "كم" استفہامیہ میں کہ اصل میں ہے "كَمٌ"۔ تفصیل "رضی" فی بیان کم ملاحظہ ہو؛ نیز مزید تفصیل "نحو میر مع تمرین" میں دیکھی جاسکتی ہے۔ ② صاحبِ نحو میرؒ نے نونِ جمع کو بھی متممات اسم میں شمار کرایا ہے، بندے نے "نحو میر مع تمرین" میں اسی موقع پر دلچسپ، مفید، حوالہ سے مزین حاشیہ لکھا ہے جو پڑھنے کے قابل ہے، اس کو پڑھ لیا جائے۔

(خولہ نے بیس رکعت نماز پڑھی) ⑥ كُتُبُ الْمَكْتَبَةِ كَثِيْرَةٌ (لائبریری کی کتابیں بہت ہیں)۔

سبق: ⑥⑤

⑪ **اسمِ کنایہ از عدد:** اسمائے کنایہ میں "كَمْ" اور "كَذَا" مبہم عدد کے لیے استعمال ہوتے ہیں، اور تمیز کو نصب دیتے ہیں، جیسے: كَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ (کتنے درہم ہیں تیرے پاس)۔ كَذَا دِرْهَمًا عِنْدِيْ (اتنے درہم میرے پاس ہیں)، "كَمْ" اور "كَذَا" کو ترکیب میں "ممیِّز" اور مابعد کو "تمیز" کہتے ہیں۔

فائدہ: "كَمْ" کی دو قسمیں ہیں: ① استفہامیہ ② خبریہ

"كَمْ" استفہامیہ تمیز کو نصب دیتا ہے اور اس کی تمیز مفرد ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ "کتنے" ہوتا ہے، جیسے: كَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ؟ (کتنے مرد ہیں تیرے پاس)۔ اور "كَمْ" خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے اور اس کی تمیز مجموع ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ "بہت سے، کتنے ہی" ہوتا ہے، جیسے: كَمْ رِجَالٍ عِنْدِيْ (بہت سے مرد ہیں میرے پاس)، یا مجرور ہوتی ہے، جیسے: كَمْ مَّالٍ أَنْفَقْتُ (کتنا ہی مال میں نے خرچ کیا)۔

فائدہ: کبھی "كَمْ" خبریہ اور استفہامیہ کی تمیز پر "مِنْ" حرفِ جر زائد آجاتا ہے، خبریہ کی مثال، جیسے: كَمْ مِّنْ مَلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ (کتنے ہی فرشتے آسمان میں ہیں)؛ استفہامیہ کی مثال، جیسے: كَمْ آتَيْنَاهُمْ مِّنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ (کتنی عنایتیں کیں ہم نے اُن کو کھلی ہوئی نشانیاں)۔

فائدہ: "كَذَا، كَمْ" خبریہ کی طرح خبر کے لیے استعمال ہوتا ہے؛ لیکن

"گذا" بصریین کے نزدیک کم استفہامیہ کی طرح تمیز کو نصب دیتا ہے، جیسے: گذَا ثَوْبًا فِي الْمَتْجَرِ (اتنے کپڑے ہیں بازار میں)۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، "كَمْ وَكَذَا کا عمل بیان کریں، اور استفہامیہ وخبریہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① كَمْ أَفْرَاسٍ مَلَكْتُهَا (بہت سے گھوڑوں کا میں مالک ہوا) ② كَمْ رَجُلٍ فِيْ دَارِيْ (کتنے ہی مرد میرے گھر میں ہیں) ③ كَمْ مَدْرَسَةً فِيْ قَرْيَتِكَ (کتنے مدرسے تمہارے گاؤں میں ہیں) ④ كَمْ مَدَارِسَ نَظَرْتُهَا (بہت سے مدرسے ہیں جن کو میں نے دیکھا) ⑤ كَمْ كُتُبٍ اِشْتَرَيْتُهَا (کتنی ہی کتابیں ہیں جن کو میں نے خریدا ہے) ⑥ كَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنٰهَا (کتنے ہی گاؤں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کردیا) ⑦ كَذَا قَلَمًا فِي الدُّكَّانِ (دکان میں اتنے قلم ہیں) ⑧ فِي الْمَصْنَعِ كَذَا عَامِلًا (کارخانہ میں اتنے کام کرنے والے ہیں) ⑨ قَبَضْتُ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا (میں نے قبضہ کیا اتنے اتنے درہم پر)۔

سبق: ⑥⑥

عاملِ معنوی: وہ عامل ہے جو لفظوں میں موجود نہ ہو، عاملِ معنوی کی دو قسمیں ہیں:

① **ابتداء:** اسم کا عاملِ لفظی سے اس طرح خالی ہونا کہ وہ مسند یا مسند الیہ واقع ہورہا ہو، یہ مبتدا اور خبر کو رفع دیتا ہے، جیسے: "زَيْدٌ عَالِمٌ" اس مثال میں "زَيْدٌ"

مبتدا اور "عَالِمٌ" خبر کو ابتداء عامل معنوی نے رفع دیا۔ یہاں دو مذہب اور ہیں:

① ابتداء عامل ہے مبتدا میں اور مبتدا عامل ہے خبر میں۔

② مبتدا اور خبر دونوں ایک دوسرے میں عامل ہیں۔

فائدہ: مبتدا: وہ اسم ہے جو عاملِ لفظی سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو، جیسے: "زَيْدٌ عَالِمٌ" میں "زَيْدٌ".

خبر: وہ اسم ہے جو عاملِ لفظی سے خالی ہو اور مسند ہو[1]، جیسے: "زَيْدٌ عَالِمٌ" میں "عَالِمٌ".

② فعلِ مضارع کا عاملِ ناصب اور جازم سے خالی ہونا، یہ فعلِ مضارع کو رفع دیتا ہے، جیسے: يَضْرِبُ.

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اور عاملِ لفظی و معنوی کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① لَا نُكَذِّبُ بِآيَاتِ رَبِّنَا (نہیں جھٹلائیں گے ہم اپنے رب کی نشانیوں کو) ② عَمَلِيَّةُ الْبَطْنِ صَعْبَةٌ (پیٹ کا آپریشن مشکل ہے) ③ اَلْخِبْرَةُ نَافِعَةٌ (تجربہ نفع بخش ہے) ④ سَيَقُوْلُ السُّفَهَاءُ (عنقریب کہیں گے بے وقوف لوگ) ⑤ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (پناہ لیتا ہوں میں لوگوں کے پروردگار کی) ⑥ اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ (نماز دین کا ستون ہے) ⑦ جَدَّةُ مَدِيْنَةٌ جَمِيْلَةٌ (جدہ ایک خوب صورت شہر ہے)

---

① کافیہ:۱۸۔

⑧ عِنْدَكُمْ مَاءٌ ⑨ فِي الْفَصْلِ تِلْمِيْذٌ ⑩ أَمَامَ الْمَدْرَسَةِ حَدِيْقَةٌ (مدرسے کے سامنے باغ ہے)۔

سبق: ۶۴

توابع کا بیان

تابع: ہر ایسا دوسرا لفظ ہے جو اپنے سے پہلے لفظ کے ایک ہی وجہ سے اعراب میں موافق ہو۔

متبوع: وہ لفظ ہے اعراب میں تابع جس کے موافق ہو۔ تابع کی پانچ قسمیں ہیں: ① صفت ② تاکید ③ بدل ④ عطف بحرف ⑤ عطف بیان۔

① **صفت:** ایسا تابع ہے جو اپنے سے پہلے اسم یا اس کے متعلق کی حالت کو بیان کرے[1]، ترکیب میں اس کے متبوع کو "موصوف" کہتے ہیں۔

صفت کی دو قسمیں ہیں: ① صفت بحال موصوف ② صفت بحالِ متعلق موصوف۔

① **صفت بحالِ موصوف:** وہ صفت ہے جو ایسے معنیٰ پر دلالت کرے جو موصوف میں ہوں، جیسے: "جَاءَ رَجُلٌ عَالِمٌ" اس مثال میں "عَالِمٌ" ایسے معنیٰ پر دلالت کر رہا ہے جو "رَجُلٌ" موصوف میں ہیں؛ لٰہذا "عَالِمٌ" کو صفت بحالِ موصوف کہیں گے۔

صفت بحالِ موصوف کا دس چیزوں تعریف (معرفہ ہونا)، یعنی اگر موصوف

---

① ہدایۃ النحو: ۲۷۔

معرفہ ہوگا تو صفت بھی معرفہ ہوگی، تنكير (نکرہ ہونا)، تذكير (مذکر ہونا)، تانيث (مؤنث ہونا)، افراد (واحد ہونا)، تثنيه (مثنیٰ ہونا)، جمع (مجموع ہونا)، رفع (مرفوع ہونا)، نصب (منصوب ہونا)، جر (مجرور ہونا)، میں موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

فائدہ: صفت بحالِ موصوف کی موصوف کے ساتھ مذکورہ دس چیزوں میں سے بیک وقت چار چیزوں میں مطابقت پائی جانی ضروری ہے، جیسے: عِنْدِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ، رَجُلَانِ عَالِمَانِ، رِجَالٌ عَالِمُوْنَ؛ اِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ، اَلْاِمْرَأَتَانِ الْعَالِمَتَانِ، اَلنِّسْوَةُ الْعَالِمَاتُ .

سبق: ⑥⑧

② **صفت بحالِ متعلقِ موصوف**: وہ صفت ہے جو ایسے معنیٰ پر دلالت کرے جو موصوف کے متعلق میں ہوں [1]، جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُهٗ (آیا میرے پاس ایسا مرد کہ خوب صورت ہے اس کا غلام)۔ اس مثال میں "حَسَنٌ" ایسے معنیٰ پر دلالت کر رہا ہے جو "رَجُلٌ" موصوف کے متعلق غلام میں ہے۔

صفت بحالِ متعلق موصوف کا پانچ چیزوں: تعریف، تنکیر، رفع، نصب، جر میں موصوف کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

فائدہ: ① صفت بحالِ متعلق موصوف کی موصوف کے ساتھ مذکورہ پانچ چیزوں میں سے بیک وقت دو چیزوں میں مطابقت پائی جانی ضروری ہے، جیسے:

---

① النحو الوافی: ۳/ ۴۵۲۔

جَاءَنِيْ رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوْهُ (آیا میرے پاس ایسا مرد کہ عالم ہے جس کا باپ)۔

فائدہ: ② نکرہ کی صفت جملہ خبریہ آسکتی ہے، اس وقت جملہ میں نکرہ موصوفہ سے ربط کے لیے عائد یعنی ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جیسے: جَاءَنِيْ رَجُلٌ أَبُوْهُ عَالِمٌ.

(ترکیب تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اور صفت بحالِ موصوف وصفت بحالِ متعلق موصوف کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں، نیز صفت کا موصوف کے جن چیزوں میں مطابق ہونا ضروری ہے، ان کو بیان کریں:

① يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا (داخل کردے گا اس کو چڑھتے ہوئے عذاب میں) ② جَاءُوْا عَلٰى قَمِيْصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ (لائے وہ لوگ ان کی قمیص پر جھوٹے خون کو) ③ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (ہدایت دے ہم کو سیدھے راستے کی) ④ اِتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا (اس دن سے ڈرو کہ نہیں کام آئے گا جس میں کوئی شخص کسی شخص کے کچھ بھی) ⑤ هٰذَا حَقْلٌ نَضَرَتْ زُرُوْعُهُ (یہ ایسا کھیت ہے کہ تروتازہ ہوگئیں جس کی کھیتیاں) ⑥ جَاءَنِيْ طَالِبٌ عَطُوْفٌ أَسَاتِذَتُهُ (آیا میرے پاس ایسا طالبِ علم کہ مہربان ہیں جس کے اساتذہ) ⑦ جَاءَنِي الْوَلَدَانِ الْعَالِمُ أَبُوْهُمَا (آئے میرے پاس ایسے دولڑکے کہ عالم ہیں ان کا باپ) ⑧ جَاءَتْنِي الطِّفْلَاتُ الْقَائِمُ أَبُوْهُنَّ (آئیں میرے پاس ایسی بچیاں کہ کھڑا ہے جن کا باپ) ⑨ تِلْكَ الدَّارُ الْبَدِيْعَةُ فُرُشُهَا (یہ ایسا گھر ہے کہ عمدہ ہیں جس کے بستر)۔

سبق: ۶۹

۲ **تاکید**: ایسا تابع ہے جو نسبت یا شمولِ حکم میں اپنے متبوع کے حال کو اچھی طرح ثابت کردے کہ سامع کو کوئی شک باقی نہ رہے[۱]، نسبت کی مثال، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ نَفْسُهُ (زید خود آیا)، اس مثال میں آنے کی نسبت جو زید کی طرف ہو رہی ہے، اس میں شک ہے کہ زید خود نہ آیا ہو؛ بلکہ اس کا قاصد آیا ہو، "نَفْسُهُ" نے آکر اس شک کو ختم کردیا۔ شمولِ حکم کی مثال، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ (پوری ہی قوم آئی)، اس مثال میں آنے کا حکم جو قوم پر لگایا جارہا ہے اس میں شک ہے، کہ آنے کا حکم قوم کے تمام افراد کو شامل ہے یا بعض افراد کو؟ "كُلُّهُمْ" نے اس شک کو ختم کردیا۔ ترکیب میں اس کے متبوع کو "مؤکد" کہتے ہیں۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں: ۱ تاکیدِ لفظی ۲ تاکیدِ معنوی

۱ **تاکیدِ لفظی**: وہ تاکید ہے جو لفظِ اول یعنی مؤکد کو مکرر لانے سے حاصل ہو[۲]، خواہ لفظِ اول اسم ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ (زید ہی آیا)؛ یا فعل ہو، جیسے: جَاءَ جَاءَ زَيْدٌ؛ یا حرف ہو، جیسے: إِنَّ إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ (بلاشبہ زید ہی کھڑا ہے)۔

۲ **تاکید معنوی**: وہ تاکید ہے جو چند مخصوص الفاظ کے ذریعے لائی جائے، وہ مخصوص الفاظ یہ ہیں[۳]: نَفْسٌ، عَيْنٌ، كِلَا، كِلْتَا، كُلٌّ، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ.

---

۱ ہدایۃ النحو: ۵۱۔ کافیہ: ۶۰۰۔ ۲ ہدایۃ النحو: ۵۱۔ کافیہ: ۶۱۔ ۳ ہدایۃ النحو: ۵۱۔ کافیہ: ۶۱۔

سبق:۴۰

تاکید معنوی: کے مخصوص الفاظ میں سے ''نَفْسٌ'' اور ''عَيْنٌ'' واحد، تثنیہ اور جمع تینوں کی تاکید کے لیے استعمال ہوتے ہیں، مؤکد کے مطابق صیغوں اور ضمیروں کی تبدیلی کے ساتھ، جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ نَفْسُهُ، اَلزَّيْدَانِ أَنْفُسُهُمَا، اَلزَّيْدُوْنَ أَنْفُسُهُمْ، جَاءَنِي زَيْدٌ عَيْنُهُ إلخ۔ اور ''كِلَا'' تثنیہ مذکر اور ''كِلْتَا'' تثنیہ مؤنث کی تاکید کے لیے استعمال ہوتے ہیں، جیسے: جَاءَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا، وَجَاءَتِ الْمَرْأَتَانِ كِلْتَاهُمَا (دونوں عورتیں آئیں)۔ اور ''كُلٌّ، أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ'' اور ''أَبْصَعُ'' واحد اور جمع کی تاکید کے لیے استعمال ہوتے ہیں، لفظ ''كُلٌّ'' میں مؤکد کے مطابق ضمیر کی تبدیلی اور ''أَجْمَعُ، أَكْتَعُ، أَبْتَعُ'' اور ''أَبْصَعُ'' میں صیغہ کی تبدیلی کے ساتھ، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ أَكْتَعُوْنَ أَبْتَعُوْنَ أَبْصَعُوْنَ (میرے پاس پوری ہی قوم آئی)، قَرَأْتُ الْجَرِيْدَةَ كُلَّهَا جَمْعَاءَ كَتْعَاءَ بَتْعَاءَ بَصْعَاءَ (میں نے پورا ہی اخبار پڑھا)۔

فائدہ:① تثنیہ کی تثنیہ کی طرف اضافت کی صورت میں پہلے تثنیہ کو جمع سے تعبیر کرنا اولیٰ ہے، چناں چہ ''جَاءَ الزَّيْدَانِ نَفْسَاهُمَا'' میں ''أَنْفُسُهُمَا'' اولیٰ ہے[1]۔

فائدہ:② ''أَكْتَعُ أَبْتَعُ'' اور ''أَبْصَعُ''، یہ ''أَجْمَعُ'' کے تابع ہوتے ہیں؛ لہٰذا ''أَجْمَعُ'' کے بغیر ان کو استعمال کرنا اور ''أَجْمَعُ'' پر ان کو مقدم کرنا جائز نہیں ہوگا[2]۔

---

① ہدایۃ النحو: ۷۲۔ ② ہدایۃ النحو: ۵۲۔ کافیہ: ۶۲۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، نیز تاکید کی دونوں قسموں میں سے کسی ایک کو متعین کریں:

① دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا (زمین خوب کوٹ دی جائے گی) ② أَنْتَ صَادِقٌ صَادِقٌ (تم سچے ہی ہو) ③ حَضَرَ الْأَمِيْرُ نَفْسُهُ (امیر خود تشریف لائے) ④ طَلَعَ طَلَعَ الْهِلَالُ (چاند نکل آیا) ⑤ سَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُوْنَ (تمام ہی فرشتوں نے سجدہ کیا) ⑥ حَضَرَتِ الْوُفُوْدُ كُلُّهَا جَمْعَاءُ كَتْعَاءُ بَتْعَاءُ بَصْعَاءُ (تمام ہی وفود آئے) ⑦ طَالَعْتُ الْكِتَابَيْنِ كِلَيْهِمَا (میں نے دونوں ہی کتابوں کا مطالعہ کیا) ⑧ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ (ضرور بالضرور گمراہ کروں گا ان تمام کو) ⑨ اِشْتَرَيْتُ الْجَوَارِيَ كُلَّهُنَّ (میں نے تمام ہی باندیوں کو خریدا)۔

سبق: ۷۱

③ بدل: ایسا تابع ہے جو نسبت سے خود مقصود ہو، متبوع مقصود نہ ہو[1]، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ أَخُوْكَ (آیا زید تیرا بھائی)، اس مثال میں آنے کی نسبت "زَيْدٌ" اور "أَخُوْكَ" دونوں کی طرف ہو رہی ہے؛ لیکن "أَخُوْكَ" کی طرف جو نسبت ہے یہ مقصود ہے، "زَيْدٌ" کی طرف جو نسبت ہے وہ مقصود نہیں ہے، ترکیب میں اس کے متبوع کو "مبدل منہ" کہتے ہیں۔

---

① ہدایۃ النحو: ۵۲۔ کافیہ: ۶۲۔

بدل کی چار قسمیں ہیں: ① بدل الکل ② بدل البعض ③ بدل الاشتمال ④ بدل الغلط۔

① **بدل الکل:** ایسا بدل ہے جو مبدل منہ کا عین ہو، (یعنی دونوں کا مدلول ایک ہو)[1]، جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ أَخُوكَ (میرے پاس زید تمہارا بھائی آیا)۔

② **بدل البعض:** ایسا بدل ہے جو مبدل منہ کا جز ہو[2]، جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهُ (مارا گیا زید یعنی اس کا سر)۔

③ **بدل الاشتمال:** ایسا بدل ہے جو نہ مبدل منہ کا عین ہو نہ اس کا جز ہو؛ بلکہ مبدل منہ کا متعلق ہو[3]، جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ غُلَامُهُ (مارا گیا زید یعنی اس کا غلام)۔

④ **بدل الغلط:** ایسا بدل ہے جو غلطی کے بعد دوسرے لفظ سے ذکر کیا جائے[4]، جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ بَكْرٌ (آیا میرے پاس زید نہیں؛ بلکہ بکر)۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب، بدل کی چاروں قسموں کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① بَنَى الرَّجُلُ الْبَيْتَ أَسَاسَهُ (بنایا آدمی نے گھر یعنی اس کی بنیاد)
② أَطْرَبَنِي الْبُلْبُلُ صَوْتُهُ (مست کردیا مجھ کو بلبل نے یعنی اس کی آواز نے)
③ نَفَعَنِي الْأُسْتَاذُ نَصِيحَتُهُ (نفع پہنچایا مجھے استاذ نے یعنی ان کی نصیحت نے)
④ خَسَفَ الْقَمَرُ جُزْئُهُ (گہن ہوا چاند یعنی اس کا جز) ⑤ خُذْ دِرْهَمًا دِينَارًا

---

① کافیہ: ۶۲۔ ② کافیہ: ۶۲۔ ③ کافیہ: ۶۲۔ ④ ہدایۃ النحو: ۵۳۔

(لے تو درہم، نہیں بلکہ دینار) ⑥ ضَرَبْتُ اللِّصَّ بِعَصًا سَيْفٍ (مارا میں نے چور کو لاٹھی سے، نہیں بلکہ تلوار سے) ⑦ أَعْجَبَنِيْ الطِّفْلُ كَلَامُهُ (تعجب میں ڈال دیا مجھ کو بچے نے یعنی اس کی بات نے) ⑧ هَبَطَ أَبُوْنَا آدَمُ الْهِنْدَ (اترے ہمارے والد آدم ہندوستان میں) ⑨ نَجَا مِنَ النَّارِ الْخَلِيْلُ اِبْرَاهِيْمُ (نجات پائی آگ سے دوست ابراہیم نے) ⑩ طَالَعْتُ الْكِتَابَ نِصْفَهُ (مطالعہ کیا میں نے کتاب کا یعنی اس کے نصف کا) ⑪ أَعْطِ السَّائِلَ شَعِيْرًا قَمْحًا (دے دو فقیر کو جو، نہیں بلکہ گیہوں)۔

سبق: ۴۲

④ **عطف بحرف**: ایسا تابع ہے جو حرفِ عطف کے بعد واقع ہو اور نسبت میں اپنے متبوع کے ساتھ مقصود ہو[1]، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (آیا میرے پاس زید اور عمرو)۔ اس مثال میں آنے کی نسبت زید اور عمرو دونوں کی طرف ہو رہی ہے اور نسبت میں عمرو تابع اپنے متبوع زید کے ساتھ مقصود ہے، اس کو ''عطفِ نَسَق'' بھی کہتے ہیں۔ ترکیب میں اس کو معطوف اور متبوع کو ''معطوف علیہ'' کہتے ہیں۔

⑤ **عطفِ بیان**: ایسا تابع ہے جو صفت نہ ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے[2]، جیسے: أَقْسَمَ بِاللّٰهِ أَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ (قسم کھائی اللہ کی ابو حفص عمر نے)، اس مثال میں ''عُمَرُ'' صفت نہیں ہے اور اپنے متبوع ابو حفص کی وضاحت کر رہا ہے، ترکیب میں اس کے متبوع کو ''مُبَيَّن'' کہتے ہیں۔

فائدہ: اکثر کسی چیز کے دو ناموں میں سے مشہور کو عطفِ بیان بنایا جاتا ہے[3]۔

---

① ہدایۃ النحو: ۴۹۔ کافیہ: ۵۹۔ ② ہدایۃ النحو: ۵۳۔ کافیہ: ۶۳۔ ③ ہدایۃ النحو: ۵۳۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور عطف بحرف اور عطفِ بیان کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① فَازَ الرَّجُلُ بِالْعِلْمِ وَالْأَدَبِ (کامیاب ہوگیا آدمی علم اور ادب کی وجہ سے) ② دَخَلَ عِنْدَ السُّلْطَانِ عُلَمَاءُ ثُمَّ أُمَرَاءُ (داخل ہوئے بادشاہ کے پاس علماء پھر امراء) ③ جَلَسَ اِبْنُ عَلِيٍّ حَسَنٌ (بیٹھے حسن ابن علی) ④ خَطَبَ خَالِدٌ وَعَامِرٌ (تقریر کی خالد نے اور عامر نے) ⑤ أَكْرَمَ الصَّالِحُ لَا الطَّالِحُ (اکرام کیا نیک نے نہ کہ برے نے) ⑥ مَا سَافَرَ مَحْمُوْدٌ بَلْ يُوْسُفُ (نہیں سفر کیا محمود نے بلکہ یوسف نے) ⑦ خَرَجَ الْمُعَلِّمُوْنَ ثُمَّ الْمُتَعَلِّمُوْنَ (نکلے اساتذہ پھر طلبہ) ⑧ قَالَ نُعْمَانُ أَبُوْحَنِيْفَةَ (کہا نعمان ابوحنیفہ نے) ⑨ سَافَرَ أَخُوْكَ وَأَبِيْ (سفر کیا تمہارے بھائی اور میرے والد نے) ⑩ رَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ (روایت کیا عبداللہ بن عمر نے) ⑪ جَاهَدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ (جہاد کیا عبداللہ بن عباس نے)۔

سبق: ۴۳

حروفِ غیر عاملہ وہ حروف ہیں جو عمل نہیں کرتے۔ ان کی سولہ قسمیں ہیں:

① **حروفِ تنبیہ:** وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جو مخاطب سے غفلت کو دور کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں[1]، یہ تین ہیں: "أَلَا، أَمَا، هَا"، جیسے:

① غایۃ التحقیق: ۲۹۔ ہدایۃ النحو: ۱۱۴۔

أَلَا زَيْدٌ قَائِمٌ (خبردار! زید کھڑا ہے)۔

② **حروفِ ایجاب**: وہ حروف غیر عاملہ ہیں جو کلامِ سابق کو ثابت کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں①، یہ چھ ہیں: "نَعَمْ، بَلٰى أَجَلْ، إِيْ، جَيْرِ، إِنَّ"، مثلاً: نَعَمْ (جی ہاں)، اس شخص کے جواب میں جس نے کہا: أَجَاءَ زَيْدٌ؟ (کیا زید آگیا؟)۔

③ **حروفِ تفسیر**: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جو کلامِ سابق سے پوشیدگی دور کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں، یہ دو ہیں: "أَيْ، أَنْ"۔ ترکیب میں "أَيْ" حرفِ تفسیر کا ماقبل مُفَسَّر اور مابعد مفسِّر ہوگا جب کہ جملے کی تفسیر جملے سے کی جائے، جیسے: قُطِعَ رِزْقُهُ؛ أَيْ مَاتَ (اس کا رزق ختم کردیا گیا یعنی وہ مرگیا)۔ مبدل منہ اور بدل ہوگا، جب کہ مفرد کی تفسیر مفرد سے کی جائے، جیسے: خَطَبَ أَبُوْ حَفْصٍ أَيْ عُمَرُ (ابو حفص یعنی عمر نے تقریر فرمائی)②۔ "أَنْ" ایسے فعل کے بعد آتا ہے جو قول کے معنیٰ میں ہو ترکیب میں "أَنْ" کے ماقبل کو مفسَّر اور مابعد کو مفسِّر کہتے ہیں، جیسے: كَتَبْتُ إِلَيْهِ أَنْ قُمْ.

④ **حروفِ مصدریہ**: وہ حروف ہیں جو جملے کو مصدر کے معنیٰ میں کردیتے ہیں، یہ تین ہیں: "مَا، أَنْ، أَنَّ"؛ ان میں سے "مَا" اور "أَنْ" جملہ فعلیہ پر داخل ہوکر اس کو مصدر کے معنیٰ میں کردیتے ہیں، اور "أَنَّ" جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر اس کو مصدر کے معنیٰ میں کردیتا ہے③، جیسے: "بَلَغَنِيْ أَنَّكَ قَائِمٌ" یہ "بَلَغَنِيْ قِيَامُكَ" کے

---

① غایۃ التحقیق: ۲۹۰۔ المعجم المفصل فی النحو: ۱/ ۴۶۵۔ ② (النحو الوافی: ۲/ ۱۴۰، ۱۴۴، ۲۸۶۔ رضی: ۴/ ۴۶۹۔ مغنی اللبیب ۲/ ۳۱، ۳۲) بمعنیٰ قول، ندا، امر، وحی، کتابت وغیرہ ہوتے ہیں۔ ③ غایۃ التحقیق: ۲۹۳۔ ہدایۃ النحو ۱۱۷، ۱۱۸۔

معنیٰ میں ہے، (خبر پہنچی مجھے تمھارے کھڑے ہونے کی)۔ (ترکیب تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اور مذکورہ حروفِ غیر عاملہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① هَا زَيْدٌ قَائِمٌ ② أَلَا لَا تَنْصُرْ (خبردار! مدد نہ کر) ③ اِسْئَلِ الْقَرْيَةَ أَيْ أَهْلَ الْقَرْيَةِ ④ قُطِعَ رِزْقُ اللِّصِّ أَيْ مَاتَ اللِّصُّ (ختم کردیا گیا چور کا رزق یعنی چور مر گیا) ⑤ "أَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ" یہ "صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ" کے معنیٰ میں ہے؛ (تمھارا روزہ رکھنا بہتر ہے تمھارے لیے) ⑥ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى (کیا میں تمھارا رب نہیں ہوں؟ انھوں نے کہا: کیوں نہیں) ⑦ أَمَا الأُسْتَاذُ يَقْدَمُ (خبردار! استاذ آرہے ہیں) ⑧ ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ "بِرُحْبِهَا" کے معنیٰ میں ہے؛ (تنگ ہوگئی ان پر زمین اپنے کشادہ ہونے کے باوجود) ⑨ نَادَيْنَاهُ أَنْ يَّا اِبْرَاهِيْمُ (ہم نے اس کو آواز دی کہ اے ابراہیم) ⑩ أَوْحَيْنَا إِلٰى أُمِّ مُوْسٰى أَنْ أَرْضِعِيْهِ (ہم نے موسیٰ کی ماں کو وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلاؤ)۔

سبق: ۴۷

⑤ **حروفِ تحضیض**: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جو مخاطب کو سختی سے کسی کام پر آمادہ کرنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں[1]، جیسے: هَلَّا تَأْكُلُ؟ (تو کیوں نہیں کھاتا)۔

یہ چار ہیں، "أَلَّا، هَلَّا، لَوْلَا، لَوْمَا"؛ ان کو "حروفِ تندیم" بھی کہتے ہیں۔

---

① غایۃ التحقیق: ۲۹۳۔ النحو الوافی: ۴/ ۵۱۲۔

⑥ **حرفِ توقع:** وہ حرفِ غیر عامل ہے جس کے ذریعہ ایسی بات کی خبر دی جائے جس کی امید ہو[1]، وہ حرفِ "قَدْ" ہے، یہ تحقیق یا تقریب (ماضی کو حال سے قریب کرنے کے لیے) ماضی میں، یا تقلیل (کمی کو ظاہر کرنے) کے لیے مضارع میں استعمال ہوتا ہے، تحقیق وتقریب کی مثال، جیسے: قَدْ جَاءَ زَيْدٌ (بے شک زید آ گیا ہے)، تقلیل کی مثال، جیسے: إِنَّ الْكَذُوْبَ قَدْ يَصْدُقُ (بے شک جھوٹا کبھی سچ بول دیتا ہے)۔

⑦ **حروفِ استفہام:** وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جو کسی نامعلوم شیٔ کی معرفت کوطلب کرنے کے وضع کیے گئے ہوں[2]، یہ دو ہیں: "هَمْزَہْ، هَلْ"، جیسے: أَزَيْدٌ قَائِمٌ؟ (کیا زید کھڑا ہے؟)، هَلْ جَاءَ زَيْدٌ؟ (کیا زید آیا؟)۔

⑧ **حرفِ رَدْع:** وہ حرفِ غیر عامل ہے جو مخاطب کو ڈانٹنے یا کسی کام سے باز رکھنے کے لیے وضع کیا گیا ہو[3]، اور یہ حرف "كَلَّا" ہے، جیسے: "كَلَّا" ہرگز نہیں۔ یہ خبر کے جواب میں بولا جاتا ہے، جیسے: رَبِّيْ أَهَانَنِ (میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا)؛ کے جواب میں "كَلَّا" (ہرگز نہیں)، یعنی ایسا مت کہو۔ کبھی طلب کے بعد اجابتِ طالب کی نفی کے لیے بولا جاتا ہے، جیسے: اِضْرِبْ (مار تو) کے جواب میں کہا جائے "كَلَّا" (ہرگز نہیں یعنی میں ایسا نہیں کروں گا)۔ یہ "حَقًّا" بے شک کے معنیٰ میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (بے شک تم لوگ جان لوگے)۔

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اور حروفِ غیر عامل کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

---

① درایۃ النحو: ۲۶۷۔ ② المعجم المفصل فی النحو: ۱/ ۸۷۔ ③ غایۃ التحقیق: ۲۹۶۔ ہدایۃ النحو: ۱۲۴۔

① هَلَّا رَحِمْتَ الطَّيْرَ (تم رحم کیوں نہیں کرتے پرندہ پر؟) ② كَلَّا (جو) ③ زَيْدٌ يُبْغِضُكَ (زید تم سے بغض رکھتا ہے کے جواب میں بولا جائے) ④ إِنَّ الْجَوَادَ قَدْ يَبْخَلُ (بے شک سخی کبھی کنجوسی کر دیتا ہے) ⑤ هَلَّا صَافَحْتَ الضُّيُوْفَ (تم مہمانوں سے مصافحہ کیوں نہیں کرتے؟) ⑥ أَطِفْلَةُ حَمُوْدٍ بَاكِيَةٌ (کیا حمود کی بچی رو رہی ہے؟) ⑥ إِنَّ الْمُصَلِّيَ قَدْ يَكْسَلُ (بے شک نمازی کبھی سستی کر دیتا ہے) ⑦ قَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمُ الْكِتَابَ (نازل کر چکے ہم تمھاری طرف کتاب)۔

سبق: ⑦⑤

⑨ **تنوین:** وہ نون زائدۃ ساکنہ ہے جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے تابع ہو اور فعل کی تاکید کے لیے نہ ہو[①]، جیسے: رَجُلٌ، عَامِرٌ، تنوین کی پانچ قسمیں ہیں: ① تنوین تمکّن ② تنوین تنکیر ③ تنوین عوض ④ تنوین مقابلہ ⑤ تنوینِ ترنم۔

① **تنوینِ تمکُّن:** وہ تنوین ہے جو اسم کے متمکّن یعنی منصرف ہونے کو بتلائے[②]، جیسے: زَيْدٌ، رَجُلٌ.

② **تنوینِ تنکیر:** وہ تنوین ہے جو اسم کے نکرہ ہونے کو بتلائے[③]، جیسے: صَهٍ تنوین کے ساتھ، یہ "أُسْكُتْ سُكُوْتًا مَّا فِيْ وَقْتٍ مَّا" کے معنیٰ میں ہے، (کسی وقت خاموش رہو)، اور "صَهْ" بغیر تنوین کے یہ "أُسْكُتِ السُّكُوْتَ الْآنَ" کے معنیٰ میں ہے؛ (اس وقت خاموش رہو)۔

---

① ہدایۃ النحو: ۱۲۵۔ کافیہ: ۱۲۵۔ مغنی اللبیب: ۲/ ۳۴۰۔ ② رضی: ۱/ ۴۱۔ درایۃ النحو: ۵۷۵۔ مغنی اللبیب: ۲/ ۳۵۔
③ رضی: ۱۳۔ درایۃ النحو: ۶۷۶۔ مغنی اللبین: ۲۰/ ۳۴۱۔

③ **تنوینِ عوض**: وہ تنوین ہے جو مضاف الیہ جملہ یا مفرد کے بدلے میں مضاف پر لائی جائے، مضاف الیہ جملے کے بدلے میں آنے والی تنوین اسمِ ظرف "إِذْ" کے ساتھ خاص ہے، جیسے: "يَوْمَئِذٍ، حِيْنَئِذٍ" اس کی اصل "يَوْمَ إِذْ كَانَ كَذَا" ہے، مضاف الیہ مفرد کے بدلے میں آنے والی تنوین لفظ "كُلٌّ، بَعْضٌ، أَيٌّ" کے ساتھ خاص ہے، جیسے: كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْأَمْثَالَ (ہر ایک کو کہہ سنائیں ہم نے مثالیں)، اس کی اصل "كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ" ہے، تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ (یہ سب رسول فضیلت دی ہم نے ان میں بعض کو بعض سے)، اس کی اصل "بَعْضِهِمْ" ہے، أَيًّا مَّا تَدْعُوْا (جو کہہ کر پکارو تم)، اس کی اصل "أَيَّ هٰذَيْنِ الْاِسْمَيْنِ سَمَّيْتُمْ" ہے، حرف کے بدلے میں آنے والی تنوین اسمِ منقوص کی جمع منتہی الجموع کی حالتِ رفعی وجری کے ساتھ خاص ہے، جیسے: جَوَارٍ، دَوَاعٍ اصل میں "جَوَارِيٌّ، دَوَاعِيٌّ" ہے[①]۔

④ **تنوینِ مقابلہ**: وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں آئے[②]، جیسے: مُسْلِمَاتٌ، تنوین کی یہ چاروں قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں۔

⑤ **تنوینِ ترنم**: وہ تنوین ہے جو اشعار اور مصرعوں کے آخر میں حُسن اور خوب صورتی پیدا کرنے کے لیے لائی جائے، یہ اسم، فعل اور حرف تینوں پر آتی ہے[③]، جیسے:

---

① (تفصیل الدروس الصرفیہ حصہ دوم میں ملاحظہ ہو) مغنی اللبیب: ۲/۴۱ ۳۔ الصرف التعلیمی: ۱۴۱۔ ② رضی: ۱/۴۱۔ درایۃ النحو: ۶ ۷ ۲۔ مغنی اللبیب: ۲/ ۰ ۴ ۳۔ ③ رضی: ۱/۴۱۔ درایۃ النحو: ۶ ۷ ۲۔

أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ وَالْعِتَابَنْ	وَقُوْلِيْ إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ

ترجمہ: کم کر ملامت اے ملامت کرنے والی عورت اور عتاب کو! اور کہہ تو اگر میں صحیح کام کروں کہ اس نے صحیح کیا۔

اس شعر کے اندر "اَلْعِتَابَ" اسم کے آخر میں اور "أَصَابَ" فعل کے آخر میں تنوینِ ترنم ہے۔

أَفِدَ التَّرَحُّلُ غَيْرَ أَنَّ رِكَابَنَا	لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَكَأَنْ قَدِنْ

ترجمہ: کوچ کرنے کا وقت قریب آگیا؛ مگر بے شک ہماری سواریوں کے اونٹوں نے ابھی تک ہمارے کجاووں کے ساتھ کوچ نہیں کیا، حالاں کہ شان یہ ہے کہ انھوں نے کوچ کر ہی لیا (اس لیے کہ سفر کا عزم پختہ ہے)۔ اس شعر میں "قَدْ" حرف کے اخیر میں تنوینِ ترنم ہے۔ (دونوں شعر کی ترکیب تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب کریں، اور تنوین کی قسم کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① قُلْتُ لِسِيْبَوَيْهٍ (میں نے کہا سیبویہ سے) ② تَبَحَّرَ رَاشِدٌ (ماہر ہوگا راشد) ③ إِنَّهُنَّ مُؤْمِنَاتٌ ④ سَافَرْتُ حِيْنَئِذٍ إِلىٰ دِهْلِيْ (سفر کیا میں نے اس وقت دہلی کا) ⑤ أَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ (تم اس وقت دیکھتے رہتے ہو)؛ اس کی اصل "حِيْنَ إِذْ بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ" ہے۔

سَلَامٌ عَلىٰ خَيْرِ الْخَلَائِقِ شَافِعٌ	سَلَامٌ عَلىٰ خَيْرِ الْأَنَامِ يُشَفَّعَنْ

(شوق بلند شہری)

سلامتی ہو مخلوقات کے سب سے بہتر شخص پر وہ سفارش فرمانے والے ہیں،
سلامتی ہو مخلوق کے سب سے بہتر شخص پر ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔

⑥ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلىٰ شَاكِلَتِهِ (ہر کوئی کام کرتا ہے اپنے ڈھنگ پر)، اس کی اصل "كُلُّ إِنْسَانٍ يَعْمَلُ عَلىٰ شَاكِلَتِهِ".

سبق: ⑦٦

⑩ **نونِ تاکید**: وہ نونِ مشدد اور نونِ ساکن ہے جو فعلِ مضارع، امر اور نہی کے آخر میں تاکید کے لیے وضع کیا گیا ہو[1]، جیسے: اِضْرِبَنَّ، اِضْرِبَنْ.

حروفِ زیادت: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جن کے حذف کر دینے سے اصل معنیٰ میں کوئی خلل نہ ہو[2]، یہ آٹھ حروف ہیں: إِنْ، مَا، أَنْ، لَا، مِنْ، کاف، بَا، لَامْ، جیسے: لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ (میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی)، ان میں سے آخر کے چار عمل کرتے ہیں۔

⑪ **حروفِ شرط**: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جو دو جملوں پر داخل ہو کر ایک جملہ کے شرط اور دوسرے جملہ کے جزا ہونے پر دلالت کریں، یہ دو ہیں: "أَمَّا" اور "لَوْ"، "أَمَّا" اجمال کی تفصیل کے لیے آتا ہے اور اس کے جواب میں فاء کا آنا ضروری ہے[3]، جیسے: فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيْدٌ فَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ، وَأَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ (لوگوں میں بد بخت اور نیک بخت ہیں، بہر حال جو لوگ بد بخت ہوئے تو

---

① رضی: ۴/ ۵۲۳۔ درایۃ النحو: ۲۷۷۔ مغنی اللبیب: ۲/ ۳۴۲۔ ② درایۃ النحو: ۲۶۴۔ ③ البتہ اگر "أَمَّا" کا جواب قولِ محذوف کا مقولہ واقع ہے تو فاء نہیں لایا جائے گا، جیسے: "أما الذين اسودت وجوههم أكفرتم بعد إيمانكم"، اس کی اصل "فيقال لهم أكفرتم بعد إيمانكم" ہے۔

وہ دوزخ میں ہیں اور بہر حال وہ لوگ جو نیک ہوئے تو وہ جنت میں ہیں)۔

سبق: ۷۷

⑫ "لَوْ" دو جملوں فعلیہ پر داخل ہوتا ہے، اور پہلے جملہ کی نفی کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی کرتا ہے[1]، جیسے: لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا (اگر ان میں (زمین وآسمان میں) اللہ کے علاوہ چند معبود ہوتے تو البتہ زمین وآسمان تباہ ہو جاتے)۔

⑬ "لَوْلَا" وہ حرفِ غیر عامل ہے جو دو جملوں پر داخل ہوتا ہے اور پہلے جملہ کے پائے جانے کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی کرتا ہے[2]، جیسے: لَوْلَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ (اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا)، "لَوْلَا" کی خبر محذوف ہوتی ہے، اس کی اصل "لَوْلَا عَلِيٌّ مَوْجُوْدٌ" ہے۔

سبق: ۷۸

⑭ **لامِ مفتوحہ**: وہ حرفِ زائدہ غیر عامل ہے جو جملے کے معنیٰ میں تاکید کے معنیٰ پیدا کرنے کے لیے اسم یا فعل کے شروع میں لایا جاتا ہے[3]، جیسے: لَزَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو (واقعی زید افضل ہے عمرو سے)، زَيْدٌ لَيَعْلَمُ (زید واقعی جانتا ہے)۔

⑮ **"مَا" بمعنیٰ "مَادَامَ"**: وہ ما (مصدریہ) ہے جو اپنے مابعد فعل کو مصدر کے معنیٰ میں کردے اور اس سے پہلے مدت یا وقت وغیرہ ظرف محذوف ہو[4]، جیسے: أَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْأَمِيْرُ (میں کھڑا رہوں گا جب تک امیر بیٹھے رہیں گے)، یہ

---

① ہدایۃ النحو: ۱۲۱۔ النحو الوافی: ۴/۴۹۱۔ ② ہدایۃ النحو: ۱۱۹۔ النحو الوافی: ۴/۵۱۲۔ ③ المعجم المفصل فی النحو: ۲/۸۷۲۔
④ المعجم المفصل فی النحو: ۲/۹۱۳۔ النحو الوافی: ۱/۳۵۴۔

"أَقُوْمُ مُدَّةَ جُلُوْسِ الْأَمِيْرِ" کے معنیٰ میں ہے اس کو ما مصدریہ ظرفیہ بھی کہتے ہیں۔

⑯ **حروفِ عطف**: وہ حروفِ غیر عاملہ ہیں جو اپنے مابعد کو ماقبل سے جوڑنے کے لیے وضع کیے گئے ہوں[1]، یہ دس ہیں: "وَاوْ، فَا، ثُمَّ، حَتّٰی، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِنَّ" جیسے: أَكْرَمَنِيْ زَيْدٌ وَعَمْرٌو (اکرام کیا میرا زید اور عمرو نے)۔

(ترکیب تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب اور حروفِ غیر عاملہ کی شناخت اور وجہِ شناخت بیان کریں:

① لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِيْنَ (ضرور بالضرور میں تم سب لوگوں کو سولی دوں گا)
② مَا إِنْ قَرَأْتُ دَرْسًا (میں نے کوئی سبق نہیں پڑھا) ③ لَوِ اجْتَهَدْتَ لَفُزْتَ فِي الْاِمْتِحَانِ (اگر تو محنت کرتا تو امتحان میں کامیاب ہوجاتا) ④ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ لَهَلَكْتُمْ (اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا تو تم ہلاک ہوجاتے) ⑤ مِنَ الطُّلَّابِ مُجْتَهِدٌ وَمُهْمِلٌ؛ أَمَّا الْمُجْتَهِدُ فَفَائِزٌ وَأَمَّا الْمُهْمِلُ فَفَاشِلٌ (طلبہ میں سے محنتی ہیں اور لاپرواہ ہیں، بہرحال محنتی تو وہ کامیاب ہیں اور بہرحال لاپرواہ تو وہ ناکام ہیں) ⑥ أَتْلُوا الْقُرْآنَ الْكَرِيْمَ مَا صَلَّيْتَ (میں قرآن شریف کی تلاوت کرتا رہوں گا جب تک کہ آپ نماز پڑھتے رہیں گے) ⑦ أَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ (بہرحال کشتی چند محتاجوں کی تھی)۔

---

① ہدایۃ النحو: ۱۱۱۔ آسان نحو: ۲/ ۹۳۔

سبق: ۷۹

مستثنیٰ: وہ اسم ہے جو کلماتِ استثناء یعنی "إِلَّا" وغیرہ کے بعد مذکور ہو؛ تاکہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ جس چیز کی نسبت ماقبل کی طرف ہو رہی ہے مستثنیٰ کی طرف نہیں ہو رہی ہے، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)[۱]، جس چیز کی طرف نسبت ہو رہی ہو اس کو "مستثنیٰ منہ" کہتے ہیں۔

کلماتِ استثناء گیارہ ہیں: "إِلَّا، غَيْرَ، سِوىٰ، سَوَاءَ، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ، لَا يَكُوْنُ"؛ ان میں سے "إِلَّا" حرف ہے، اور "غَيْرَ، سِوٰى، سَوَاءَ" اسم ہیں، "مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ" اور "لَا يَكُوْنُ" فعل ہیں، "حَاشَا، خَلَا" اور "عَدَا" حرف بھی ہوتے ہیں اور فعل بھی۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: ۱ مستثنیٰ متصل ۲ مستثنیٰ منقطع

۱ **مستثنیٰ متصل:** وہ مستثنیٰ ہے جو مستثنیٰ منہ میں داخل ہو اور کلمۂ استثناء کے ذریعہ مستثنیٰ منہ کے حکم سے نکالا گیا ہو، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا[۲] (میرے پاس قوم آئی سوائے زید کے)۔

۲ **مستثنیٰ منقطع:** وہ مستثنیٰ ہے جو کلمۂ استثناء کے بعد مذکور ہو اور مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہونے کی وجہ سے مستثنیٰ منہ کے حکم سے نہ نکالا گیا ہو، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا (میرے پاس قوم آئی سوائے گدھے کے)، جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا جب کہ زید مخصوص قوم میں داخل نہ ہو۔

---

۱ ہدایۃ النحو: ۴۰۔ ۲ ہدایۃ النحو: ۴۰۔

کلامِ مُوجَب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی یا استفہامِ انکاری جو نفی کے معنیٰ کو شامل ہو، نہ ہو[1]، جیسے: قَامَ زَيْدٌ .

کلامِ غیر مُوجَب: وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی یا استفہامِ انکاری ہو[2]، جیسے: مَا ضَرَبَ زَيْدٌ، لَا تَضْرِبْ زَيْدًا، هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ (کیا احسان کا بدلہ احسان کے علاوہ ہوسکتا ہے؟)۔

مستثنیٰ منہ کے مذکور ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں:

① مستثنیٰ مفرغ ② مستثنیٰ غیر مفرغ

① **مستثنیٰ مفرغ:** وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو اور کلام غیر موجب ہو[3]، جیسے: مَا جَاءَنِيْ إِلَّا زَيْدٌ (نہیں آیا میرے پاس سوائے زید کے)۔

② **مستثنیٰ غیر مفرغ:** وہ مستثنیٰ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو[4]، جیسے: مَا جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (نہیں آئی میرے پاس قوم سوائے زید کے)۔

سبق: ⑧⓪

مستثنیٰ کے اعراب کی چار صورتیں ہیں: ① وجوبِ نصب ② نصب اور ماقبل سے بدل ③ اعراب بحسبِ عوامل ④ جر۔

وجوبِ نصب کی چار صورتیں ہیں:

① مستثنیٰ متصل ''إِلَّا'' کے بعد کلامِ موجب میں واقع ہو، جیسے:

---

① النحو الوافی: ۲/ ۳۱۷۔ المعجم المفصل: ۱/ ۸۲۔ ② النحو الوافی: ۲/ ۳۱۶۔ المعجم المفصل: ۱/ ۸۲۔ ③ النحو الوافی: ۲/ ۳۱۷۔
④ ہدایۃ النحو: ۱۴۱۔

جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا .

② مستثنیٰ منقطع ہو، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا.

③ مستثنیٰ "خَلَا" اور "عَدَا" کے بعد واقع ہو، اکثر علماء کے نزدیک اور بعض کے نزدیک مجرور ہوتا ہے، یہ ان کو حرفِ جر مانتے ہیں، اور "مَا خَلَا، مَا عَدَا، لَيْسَ" اور "لَا يَكُوْنُ" کے بعد ہو تمام علماء کے نزدیک، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ مَاخَلَا زَيْدًا (میرے پاس قوم آئی اس حال میں کہ خالی ہے قوم کا آنا زید سے)۔

④ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ پر مقدم ہو، کلامِ موجب ہو، جیسے: جَاءَنِيْ إِلَّا زَيْدًا الْقَوْمُ (آئی میرے پاس قوم زید کے علاوہ)، یا کلامِ غیر موجب ہو، جیسے: مَا جَاءَنِيْ إِلَّا زَيْدًا أَحَدٌ (نہیں آیا میرے پاس کوئی زید کے علاوہ)۔

② **نصب اور ما قبل سے بدل**: اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ غیر مفرغ، "إِلَّا" کے بعد واقع ہو، جیسے: مَا جَاءَ أَحَدٌ إِلاَّ زَيْدًا إِلَّا زَيْدٌ.

③ **اعراب بحسبِ عوامل**: اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ مفرغ کلامِ غیر موجب میں "إِلَّا" کے بعد واقع ہو، جیسے: مَا جَاءَنِيْ إِلَّا زَيْدٌ، مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْدًا، مَامَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ .

④ **جر**: اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستثنیٰ لفظ "غَيْرَ، سِوىٰ، سَوَاءَ" کے بعد واقع ہو، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ، سِوىٰ زَيْدٍ، سَوَاءَ زَيْدٍ (میرے پاس قوم آئی زید کے سوا)۔

یا "حَاشَا" کے بعد واقع ہو، اکثر علماء کے نزدیک، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ (میرے پاس قوم آئی زید کے علاوہ)، اور بعض کے نزدیک مفعول بہ

ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا .

سبق: ⑧١

لفظِ "غَيْرَ" کا اعراب مستثنیٰ بہ "إِلَّا" کا اعراب ہوتا ہے یعنی "إِلَّا" کی صورت میں مستثنیٰ کا جو اعراب ہے وہ لفظ "غَيْرَ" کو دے دیا جاتا ہے، اور مستثنیٰ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے، جیسے: جَاءَنِي الْقَوْمُ غَيْرَ زَيْدٍ، غَيْرَ حِمَارٍ، مَا جَاءَنِي غَيْرَ زَيْدٍ الْقَوْمُ، مَا جَاءَنِيْ أَحَدٌ غَيْرُ زَيْدٍ، مَا رَأَيْتُ غَيْرَ زَيْدٍ، مَا مَرَرْتُ بِغَيْرِ زَيْدٍ .

فائدہ: لفظ "غَيْرَ" کو صفت کے لیے اور "إِلَّا" کو استثناء کے لیے وضع کیا گیا ہے؛ لیکن کبھی کبھی "غَيْرَ" کو استثناء کے لیے اور "إِلَّا" کو صفت کے لیے استعمال کرلیا جاتا ہے، "إِلَّا" صفت کے لیے اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کہ "إِلَّا" کا استعمال استثناء کے لیے متعذر ہو، یہ اکثر اس وقت ہوتا ہے جب کہ "إِلَّا" کے ماقبل مستثنیٰ منہ جمع ہو، نکرہ ہو اور اس کے افراد متعین نہ ہوں، جیسے: لَوْ كَانَ فِيْهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے)۔ (ترکیب تدریس النحو میں ملاحظہ ہو)

تمرین

مندرجۂ ذیل جملوں کی ترکیب اور وجوہِ اعراب کے اعتبار سے مستثنیٰ کی قسم متعین کریں، نیز اس بات کی وضاحت کریں کہ "إِلَّا، غَيْرَ" کے معنیٰ میں ہے یا استثناء کے لیے ہے؟

① رَكِبْتُ الطَّائِرَةَ عِشْرِيْنَ سَاعَةً إِلَّا خَمْسَةً ② لَوْ حَضَرَ الضُّيُوْفُ إِلَّا وَاحِدًا لَأَكْرَمْتُهُمْ ③ مَا شَاهَدْتُ إِلَّا وَاحِدًا (نہیں دیکھا میں نے مگر ایک کو) ④ لَا يَكْتُمُ النَّاسُ السِّرَّ إِلَّا كُلُّ ذِيْ شَرَفٍ (نہیں چھپاتے ہیں لوگ راز کو مگر ہر شرافت والا) ⑤ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا (نہیں سنیں گے وہ لوگ اس میں لغو بات مگر سلامتی کی بات) ⑥ فَحَصَ الطَّبِيْبُ الْجِسْمَ إِلَّا الْيَدَ (ڈاکٹر نے چیک کیا جسم کو سوائے ہاتھ کے) ⑦ مَا أَخْطَأَ إِلَّا عَبْدُ الْقَادِرِ (نہیں غلطی کی مگر عبدالقادر نے) ⑧ نَامَ أَصْحَابُ الْبَيْتِ غَيْرَ عُصْفُوْرٍ مُغَرِّدٍ (سو گئے گھر والے سوائے چہچہانے والی چڑیا کے) ⑨ فَازَ الطُّلَّابُ فِي الْاِمْتِحَانِ سِوٰى أُسَيْدٍ، سَوَاءَ أُسَيْدٍ (طلبہ امتحان میں کامیاب ہوگئے سوائے اسید کے) ⑩ سَيُهْزَمُ الْأَعْدَاءُ، فَقَدْ خَرَجَ لِمُلَاقَاتِهِمْ جَيْشٌ كَبِيْرٌ إِلَّا الْقُوَّادُ الرُّمَاةُ (عنقریب شکست خوردہ ہوں گے دشمن تو نکلے گا ان سے ملاقات کے لیے ایک بڑا لشکر سوائے قائدین اور تیراندازوں کے)۔

تَمَّ هٰذَا الْكِتَابُ بِعَوْنِهٖ تَعَالٰى شَأْنُهٗ، هٰذَا مَا تَيَسَّرَ لِيْ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى إِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنْ عِنْدِ اللّٰهِ، وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِيْ وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِيْ.

محمد علی بجنوری

ساکن اسلام گڈھ، پوسٹ بڑھاپور، ضلع بجنور (یوپی)

استاذ دارالعلوم دیوبند، ۱۸- ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ